محافظ امت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ابنِ عبدالشکور

www.kitabosunnat.com

حرا پبلی کیشنز
۲/۱۴، فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

DATA ENTERED

محافظِ اُمّت

ابنِ عبد الشکور

Institute of Islamic Studies Punjab University Lbr

195274

www.KitaboSunnat.com

ناشر

حِرا پبلی کیشنز

۴/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

نام کتاب ——— سیرت عثمانِ غنی رضؓ

مصنف ——— ابنِ عبدالشکور

ناشر ——— شفیق الاسلام فاروقی
حرا پبلیکیشنز فضل الٰہی مارکیٹ
اُردو بازار، لاہور

مطبع ——— میٹرو پرنٹرز لاہور

تعداد ——— ایک ہزار

بار دوم ——— جنوری ۱۹۹۲ء
بار سوم ——— مئی سنہ ۱۹۹۶ء
قیمت ——— ۴۸ روپے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19574

عرضِ ناشر

اُردو زبان میں خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور خلیفۂ ثانی حضرت عمرؓ بن الخطاب پر کافی اہم اور گرانقدر تصنیفات شائع ہو چکی ہیں بعض بلا واسطہ اور بعض عربی سے ترجمہ اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ لیکن خلیفۂ ثالث حضرت عثمان غنی رضؓ اور خلیفۂ چہارم حضرت علی رضؓ پر کوئی مبسوط کُتب راقم الحروف کے علم میں نہیں۔ ایسے میں ابنِ عبدالشکور کی بہ زیرِ اشاعت پیش کش "سیرتِ عثمانِ غنی رضؓ" کا پیش کیا جانا، ادارہ حِرا پبلی کیشنز کے لیے باعثِ خیر و سعادت ہے۔ اس موضوع پر یہ کتاب نہ حتمی ہے اور نہ ادارہ ہذا کو اس کا ذرا بھی دعویٰ ہے بلکہ اس کو کاوشِ اوّل کہنا ہی موزوں ہوگا۔ لیکن جس جذبۂ خلوص کے ساتھ یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے اُمید ہے کہ خلفائے راشدین رضؓ کے ساتھ بلاتخصیص محبّت کرنے والے مطالعہ کے شوقین حضرات اس کتاب کی وسیع پذیرائی فرمائیں گے۔

خاکسار

شفیق الاسلام فارُوقی

Punjab University Lib.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نام مضمون	صفحہ نمبر
نام ونسب	۱۱
والدہ	۱۰
بنی اُمیّہ کا چاند	۱۱
بتوں کا شہر	۱۲
دعوتِ محمّدی	۱۲
طلوعِ سحر	۱۳
سچّا دوست	۱۴
اسلام کی گود میں	۱۵
حضرت اروی رضؓ بنت کریز	۱۷
بنی اُمیّہ کے جوانمرد اور جانباز عورتیں	۱۸
سیدہ رقیہ بنت محمّدؐ کاشانۂ عثمان میں	۱۹
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے داماد	۲۰
دعوتِ اسلامی	۲۱
میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سربلندی	۲۲
ظلم چچا	۲۲
داعیانِ حق پر مظالم	۲۳
فرزندِ توحید	۲۳
مہاجرینِ حبشہ	۲۴
ہجرتِ حبشہ	۲۷
حبشہ میں	۲۶

نام مضمون	صفحہ نمبر
نواسۂ رسول	۲۶
حیرت انگیز واقعہ	۲۶
حبش سے واپسی	۲۷
دوسری بار مکہ سے حبش	
حبش سے دوبارہ مکہ کو روانگی	۲۹
ہجرتِ مدینہ	۳۰
اللہ کے مددگار	۳۱
دلِ بے قرار	۳۱
نبوت کا چاند	۳۲
مسجدِ نبوی کی تعمیر	۳۳
اسلامی بھائی	۳۳
اسلامی حکومت پر حملہ	۳۳
سیدہ رقیہ رضؓ کی وفات	۳۴
بدری صحابی	۳۴
جانشینِ رسولِ اکرمؐ	۳۴
بیر رومہ	۳۴
ذوالنورین (دو نوروں والے)	۳۵
دوسری زوجۂ مطہرہ	۳۵
حضرت عثمانؓ اور غزوۂ احد	۳۸
حضرت عثمانؓ	۳۹
غزوۂ احد کے موقع پر	۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
صلح حدیبیہ کے موقع پر	۴۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر	۴۲
حضرت عثمانؓ کے قتل کی افواہ	۴۳
بیعت رضوان	۴۴
بیعت نہ کرنے والا	۴۴
بیعت میں سبقت کرنے والے	۴۵
حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت کرنے والے۔	۴۵
مبارک ہاتھ	۴۵
حضرت عثمانؓ کی واپسی	۴۵
غزوۂ تبوک کے موقع پر	۴۶
مالی ایثار	۴۷
رسول اللہؐ کی پیشین گوئیاں	۵۰
پہلی پیشین گوئی	۵۱
دوسری پیشین گوئی	۵۱
تیسری پیشین گوئی	۵۲
چوتھی پیشین گوئی	۵۲
پانچویں پیشین گوئی	۵۲
دعائیں	۵۳
ایک جامع دعا	۵۳
حضرت عثمانؓ کے لیے دعائیں	۵۳
دین کی تکمیل	۵۴
نمونۂ کامل	۵۵
وصیت رسولؐ	۵۵

نام مضمون	صفحہ نمبر
وفات رسولؐ	۵۶
پہلا چاند	۵۸
دوسرا چاند	۵۹
تیسرا چاند	۶۱
حضرت عثمانؓ خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔	۶۳
ابوعبیدہؓ بن الجراح	۶۴
حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ	۶۴
حضرت عبداللہ بن عمرؓ	۶۴
ان میں سے کسی ایک کو منتخب کرلو	۶۶
تم لوگ مسلمانوں کے سردار اور راہنما ہو۔	۶۶
میرے مرنے کے بعد صلاح و مشورہ کرنا	۶۷
انصار امر (خلافت) میں مدد کرنا۔	۶۷
حضرت مقداد بن اسودؓ نے فرمایا	۶۸
حضرت صہیبؓ کو ہدایت	۶۸
حضرت صہیبؓ کی امانت	۶۸
مجلس شوریٰ کا انعقاد	۶۹
مجلس شوریٰ کی کارروائی	۶۹
افتتاحی کلمات	۷۰
حضرت عثمانؓ بن عفان کی تقریر	۷۱
حضرت زبیرؓ بن العوام کی تقریر	۷۱
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا خطاب	۷۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی تقریر	۷۳
حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی دستبرداری	۷۴
حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	۷۴
مجلس کے مختارِ کل	۷۴
حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی مساعی جمیلہ	۷۵
حضرت علیؓ سے مشورہ	۷۵
حضرت عثمانؓ سے مشورہ	۷۵
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت زبیرؓ بن عوام سے مشورہ	۷۶
ہونے والا خلیفہ	۷۶
حضرت مسورؓ بن مخرمہ کا بیان	۷۶
حضرت عثمانؓ کی آمد	۷۷
اجتماعِ عام	۷۷
نئے خلیفہ کا اعلان	۷۸
حضرت عثمانؓ کی بیعت	۷۹
حضرت طلحہؓ کی آمد	۷۹
حضرت طلحہؓ کی بیعت	۷۹
پہلا خطبہ	۷۹
نیک کام کی تلقین	۸۰
دنیا کی بے ثباتی	۸۱
پہلا ہدایت نامہ	۸۱
سپہ سالاروں کو ہدایت	۸۱
محصلینِ خراج کے نام	۸۲
عوام کے نام	۸۲

نام مضمون	صفحہ نمبر
امیرالمومنین حضرت عثمانؓ بن عفان کے کارنامے	۸۴
حرم شریف (کعبۃ اللہ) کی	۸۵
توسیع	۸۵
مسجدِ نبوی کی تعمیر	۸۵
قرآن جمع کرنا	۸۷
قرآن جمع کرنا اور اس کی اشاعت کرنا	۸۸
حدود اللہ کا نفاذ	۸۹
حد جاری کرنا	۹۰
داماد کو منصب سے معزول کرنا	۹۱
اسلامی فتوحات	۹۲
بغاوت، سازش، کورش، یورش	۹۳
محبوب خلیفہ	۹۴
فیاض خلیفہ	۹۵
بغاوت کی تیاریاں	۹۶
فتنۂ عظیم	۹۶
صحابہ کرامؓ اس فتنہ سے خوب آگاہ تھے	۹۷
مصری ٹولہ	۹۸
بصری ٹولہ	۹۸
کوفی ٹولہ	۹۸
مدینہ کے قریب	۹۹
حضرت علیؓ کی دھتکار	۹۹
حضرت طلحہؓ کی ڈانٹ پھٹکار	۹۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
حضرت زبیرؓ کا غصہ	۹۹
اچانک محاصرہ	۱۰۰
حضرت عثمانؓ کی تقریر	۱۰۰
حضرت عثمانؓ پر سنگباری	۱۰۰
صحابہؓ کی عیادت	۱۰۱
امامت ممنوع	۱۰۱
محاصرہ کی مدت	۱۰۲
باغیوں کے اعتراضات اور انکا جواب	۱۰۲
باغیوں کا مطالبہ	۱۰۴
حضرت عثمانؓ کا فیصلہ	۱۰۵
قصرِ خلافت کا محاصرہ	۱۰۵
آخری حکم	۱۰۶
ایامِ محاصرہ میں	۱۰۷
حضرت ابو سہلہؓ کا بیان،	۱۰۸
حضرت عائشہؓ کا بیان	۱۰۸
حضرت ابو لیلیٰ کندی کا بیان	۱۰۹
حضرت ابو عبدالرحمٰنؓ کا بیان	۱۱۰
حضرت ثمامہؓ بن حزن کا بیان	۱۱۰
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان	۱۱۱
حضرت ابو امامہؓ کا بیان	۱۱۲
ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ کی تشریف آوری۔	۱۱۴
ام المؤمنین حضرت صفیہؓ بنت حیی کی تشریف آوری	۱۱۴
حضرت علیؓ کی خدمات	۱۱۴

نام مضمون	صفحہ نمبر
حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی خدمات	۱۱۶
حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی خدمات	۱۱۹
حضرت سعیدؓ بن العاص کی خدمات	۱۲۰
حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خدمات	۱۲۰
حضرت زیدؓ بن ثابت کی خدمات	۱۲۱
حضرت عبداللہؓ بن عامر کی خدمات	۱۲۱
حضرت ابو قتادہؓ کی خدمات	۱۲۲
حضرت ابو ہریرہؓ کی خدمات	۱۲۳
شہادت عظمیٰ	۱۲۴
میں یہاں تمہارا منتظر ہوں	۱۲۵
میرے رفیق ! چلے آؤ	۱۲۵
شہادت کی تیاری	۱۲۵
میں آرہا ہوں ۔	۱۲۶
شہادت کا حال	۱۲۶
شہادت کا مزید حال	۱۳۰
ابن سعدؓ کی روایت میں ہے	۱۳۲
تاریخ شہادت	۱۳۳
عمر مبارک	۱۳۴
حضرت زبیرؓ کا اظہارِ افسوس	۱۳۴
حضرت علیؓ کی مذمت	۱۳۴
حضرت عثمانؓ کی تدفین	۱۳۵
حضرت نائلہؓ	۱۳۷
قتل سے پہلے	۱۳۷
قتل کے بعد	۱۳۷
ام المؤمنین حضرت عائشہؓ	۱۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
حضرت علیؓ بن ابی طالب	۱۳۷
حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۱۳۸
حضرت حذیفہؓ بن یمان	۱۳۸
حضرت عمار بن یاسرؓ	۱۳۹
حضرت ثمامہؓ بن عدی	۱۳۹
حضرت ابوحمید ساعدیؓ	۱۳۹
حضرت زیدؓ بن ثابت	۱۳۹
حضرت ابوہریرہؓ	۱۴۰
حضرت عبداللہؓ بن سلام	۱۴۰
حضرت سعیدؓ بن زید	۱۴۰
زید بن صوحان	۱۴۰
حضرت اُم سلیمؓ	۱۴۰
مراثی	۱۴۱
حضرت حسانؓ کا پہلا مرثیہ	۱۴۱
" " دوسرا مرثیہ	۱۴۱
" " تیسرا مرثیہ	۱۴۲
حضرت کعبؓ کا مرثیہ	۱۴۲
جباب بن یزید کا مرثیہ	۱۴۳
حلیہ مبارک	۱۴۴
ازواج و اولاد	۱۴۸
داماد	۱۴۹
اخلاق محمدی کا مجسمہ	۱۵۰
خلق محمدی کا پیکر	۱۵۰
روشن چہرہ	۱۵۰
سچے اور صادق	۱۵۱

نام مضمون	صفحہ نمبر
یہ امیر المؤمنین ہیں	۱۵۱
سادہ غذا	۱۵۱
انکسار	۱۵۱
آقا اور غلام	۱۵۲
مالک اور نوکر	۱۵۲
ہمیشہ روزہ رکھنے والے	۱۵۲
کوئی باڈی گارڈ نہیں	۱۵۳
التزام حج	۱۵۳
خشیت الٰہی	۱۵۳
عقبیٰ کا ڈر	۱۵۴
میرا بدلہ لے لے	۱۵۴
سادہ لباس	۱۵۴
راز کے کاتب	۱۵۵
حدیث بیان کرنے والے	۱۵۵
فتویٰ دینے والے	۱۵۵
قرآن کی تلاوت کرنے والے	۱۵۶
وضو، نماز اور تسبیحات	۱۵۶
کلمۂ نجات	۱۵۷
مثالی زندگی	۱۶۱
حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۲
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۳
حضرت عباسؓ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۵
حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ بن خطابؓ	۱۶۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۶
حضرت بریدہ اسلمیؓ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۷
حضرت عثمانؓ اور حضرت حذیفہؓ بن یمان۔	۱۶۸
حضرت عثمانؓ اور حضرت عبادہؓ بن صامت۔	۱۶۸
حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ اور حضرت عثمانؓ	۱۶۹
حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت عثمانؓ	۱۶۹
حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ	۱۷۰
ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ	۱۷۱
حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ۔	۱۷۱
عام مسلمانوں کے نام خط	۱۷۵
آیات سے استدلال	۱۷۵
اتحاد کی تلقین	۱۷۵
اطاعت کا حکم	۱۷۶
افواہوں سے پرہیز	۱۷۶
غداری کی مذمت	۱۷۶
تقویٰ اور اطاعت	۱۷۶
حکام کی اطاعت	۱۷۶
خلافت کا وعدہ	۱۷۷
بیعت کی اہمیت	۱۷۷
امن و اتحاد کی ضرورت	۱۷۸

نام مضمون	صفحہ نمبر
باہمی اختلاف کا انجام بد۔	۱۷۸
نااتفاقی کی مذمت	۱۷۸
مخالفت کا حشر	۱۷۸
فتنہ پردازی	۱۷۹
معاہدہ کی پابندی	۱۷۹
جائز مطالبات کی حمایت	۱۷۹
قومی مال کی حفاظت	۱۷۹
بزرگوں سے مشورہ	۱۷۹
مشورہ پر عمل	۱۸۰
مخالفوں کے مظالم کا ذکر	۱۸۰
باغیوں کا مطالبہ	۱۸۰
اعلانِ برّیت	۱۸۰
قصاص کا معاملہ	۱۸۰
دست برداری سے انکار	۱۸۰
اعلانِ برّیت کا جواب	۱۸۱
اللہ کی رضا جوئی	۱۸۱
عہد شکنی کی مذمت	۱۸۱
خونریزی سے پرہیز	۱۸۱
حق و صداقت کی دعوت	۱۸۱
ایفائے عہد کا حکم	۱۸۲
معذرت خواہی	۱۸۲
توبہ و استغفار	۱۸۲
اُمت کی خیر خواہی	۱۸۲
نامۂ عثمان سُنانا	۱۸۲
حج سے واپسی	۱۸۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام مضمون	صفحہ نمبر
خطباتِ امیرالمومنین	۱۸۳
روایاتِ عثمانی	۱۹۰
نماز کا ثواب	۱۹۱
مسجد بنانے کا ثواب	۱۹۱
سب میں اچھا	۱۹۱
روٹی، کپڑا اور مکان	۱۹۱
عرب سے غداری	۱۹۲
توحید	۱۹۲
وضو کی صفت اور کمال وضو کا بیان	۱۹۲
حضرت عثمانؓ کے مناقب احادیث میں	۱۹۵
عثمان! تم پر مصیبتیں آئیں گی۔	۱۹۶
تمہیں جنت مبارک ہو	۱۹۶
ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان	۱۹۷
تمہیں شہادت مبارک ہو	۱۹۷
پیکرِ شرم وحیا	۱۹۹
جنت کی بشارت	۱۹۹
شہید	۲۰۲
دُعائے رحمت	۲۰۴
عثمان شہیدؓ	۲۰۴
دو شہید	۲۰۴
رفیقِ جنت	۲۰۵
ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان	۲۰۵
جو عثمان کا دشمن، اللہ اس کا دشمن	۲۰۵
میرے یار کو جنت کی بشارت دے دو	۲۰۵
عثمانؓ دس جنتیوں میں سے ایک	۲۰۶
عثمانؓ! جنت میں	۲۰۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19574

نام ونسب

عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصیّ بن کلاب مُرّہ بن کعب، بن لُویّ، بن غالب، بن فہر، بن مالک بن النّضر، بن کنانہ، بن خزیمہ، بن مُدرکہ، بن الیاس، بن مُضر، بن نزار، بن مَعدّ بن عدنان۔

والدہ

حضرت ارویٰؓ بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف صحابیہ ہیں اور رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اُم حکیم بیضا بنت عبدالمطلب کی صاجزادی ہیں

بنی اُمیہ کا چاند :

وہ ایک خوبصورت، حسین اور خوبرو نوجوان تھا۔ انتہائی شرمیلا، بے حد رحمدل کم سخن، حلیم و متین۔ قبیلہ والوں کی آنکھ کا تارا۔ سب کا چہیتا۔ اس کی شرافت، صلہ رحمی اور نیک دلی کا پورے مکہ میں چرچا تھا۔ قریش کا ہر فرد اُسے عزت کی نگاہوں سے دیکھتا تھا اور اس کا احترام کرتا تھا۔ اس کا دل آئینہ کی طرح صاف وشفاف تھا۔ اس کے اخلاق پاکیزہ تھے اور اس کی ذات بھلائیوں کا مجموعہ تھی۔ جیسا وہ تھا۔ ویسے اس کے دوست اور احباب تھے۔ نیک دل، نیک فطرت، نیک خو اور نیکوکار یعنی ابوبکر، ابوعبیدہ عبدالرحمٰن بن عوف، مصعب بن عمیر، سعید بن زید، سعد بن ابی وقاص۔

اُسے نفاست پسند تھی۔ نیکی سے محبت تھی۔ منکرات سے نفرت تھی اور اس کا دامن برائیوں سے پاک تھا۔

وہ انتہائی فیاض اور بے حد سخی تھا۔ اس کے اندر سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ پڑوسی اس سے خوش تھے۔ رشتہ دار اس سے خوش تھے۔ قبیلے والے اس سے خوش تھے۔ اہلِ مکہ اس سے راضی اور اس کے خصائل اور شریفانہ سلوک سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگاہ تھے۔

یہ تھے عثمان بن عفان........ بنی امیہ کا چاند..... عفان کے نورِ نظر اُروی ارویؓ کے لال۔

بتوں کا شہر:

ان دنوں مکہ میں بُت پرستی عام تھی۔ گھر گھر بت رکھے ہوئے تھے۔ ہر قبیلہ کا بُت جدا تھا۔ ان تراشیدہ پتھروں کی پوجا کی جاتی تھی۔ انہیں معبود، مشکل کشا، حاجت روا، شفا بخشنے والا سمجھا جاتا تھا۔ ان کے آگے نذر و نیاز پیش کی جاتی تھی۔ ان کے نام کی دہائی دی جاتی تھی۔ ان کے نام پر قربانی دی جاتی تھی۔ مشرکینِ مکہ ان کے آگے سرِ نیاز خم کرتے تھے اور ان کے روبرو سجدہ ریز ہوتے تھے۔ یہ کتنی پستی اور ذلت کی بات تھی کہ انسان اشرف المخلوقات ہو کر ان بے جان پتھروں کے سامنے اپنا سر جھکا رہا تھا۔

ان کے علاوہ نفس پرستی، قوم پرستی، نسلی غرور اور رنگ و زبان کے افتخار کے بُت دلوں میں براجمان تھے۔ ان زہریلے نظریات نے انسانیت کو پھاڑ کر رکھ دیا تھا اور انسانوں کے درمیان نفرت و عداوت کی خلیج حائل کر رہی تھی۔

باغی شیطان نے انسانوں کو بھی اپنی طرح بغاوت پر اُکسا دیا تھا۔ ان کے اعمال خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کر دیے تھے اور کبھی نہ سلجھنے والی گتھیوں میں الجھا کر رکھ دیا تھا۔ اس نے سوسائٹی کے چالاک اور مکار لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا لیا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو عیش و عشرت کے دلدادہ اور دنیا کی زندگی پر فریفتہ تھے۔ اپنے مفادات کی خاطر انسانوں کا خون بہاتے تھے۔ نسلوں اور فصلوں کو خراب کرتے تھے۔ یہ ان کے مفادات ہی تھے جن سے تمام کاروبار وابستہ تھے۔ شراب فروشی، ہتھیار اور نشہ آور اشیاء کی فروخت، زنانِ بازاری، رقص و سرود کی محفلیں، سودی کاروبار، فحش گیت اور اشعار کے ذریعہ دولت کماتے تھے اور انسانوں پر دھاک جمائے ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ محمدیؐ :

مکہ کے مشرکانہ ماحول میں دعوتِ محمدیؐ کا پرچم بلند ہوا۔ یہ دعوت نئی دعوت نہیں تھی۔ یہ وہی دعوت تھی جو آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، یحییٰؑ، اور عیسیٰؑ نے دی تھی اور وہ یہ تھی کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا ہی انسانوں کا معبود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہی رب ہے۔ وہی مالک ہے اور وہی حاکم ہے۔ حکومت اسی کے لیے ہے۔ حکم اسی کا چلتا ہے۔ وہی رزق دیتا ہے وہی روزی رساں ہے۔ وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ وہی دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ وہی شفا بخشتا ہے۔ وہی مشکلات میں کام آتا ہے۔ اُسی نے انسانوں کو پیدا کیا۔ ان کی ہدایت کا سامان کیا۔ انبیاء بھیجے۔ کتابیں نازل کیں۔ انبیاءؑ، بنی آدم کے واحد رہنما ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے سردار ہیں ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کا کہا ماننا، خدا کا کہا ماننا ہے۔ اُن کے نقشِ قدم پر چل کر ہی انسان نجات حاصل کرسکتا ہے۔ دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرسکتا ہے اور آخرت میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

یہ دنیا فانی ہے۔ ہر شخص کو ایک نہ ایک دن مرنا ہے۔ ہر ایک کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ پس جو شخص اللہ کو واحد معبود مانکر اعمال صالحہ بجالائے اس کے لیے نعمت بھری جنت ہے اور جو شخص خدائی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرائے اور خدا سے سرکشی و بغاوت کی روش اختیار کرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آخرت کو ماننے سے انکار کرے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

طلوعِ سحر :

آفتابِ نبوت نمودار ہو گیا تھا اس کی کرنیں چہار سو پڑ رہی تھیں۔ زندگی کی نئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سحر طلوع ہو گئی تھی۔ کفر کی شب تاریک رخصت ہو گئی تھی۔ اسلام کا اُجالا پھیل سا تھا نیک اور سعید روحیں بیدار ہو گئی تھیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے جاگ اُٹھے تھے۔ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لے آئی تھیں۔ زینب رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے قلوب نورِ ایمان سے منور ہو گئے تھے۔ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے اسلام کی گود میں آنکھیں کھولی تھیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جامِ توحید نوش کر چکے تھے۔

آپ کے پروردہ، چچازاد بھائی علی بن ابی طالب ایمان کا مزہ چکھ چکے تھے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کاشانۂ دل نورِ ایمان سے منور ہو گیا تھا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدائے حق بلند کر رہے تھے۔ ابوبکر صدیق، مشعلِ ہدایت لیے طالبانِ حق کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔

سچا دوست:

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفان میں گہری دوستی تھی۔ عثمان رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فطرت سے واقف تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ عثمان کی فطرت سے آگاہ تھے۔ حق کی طلب دونوں میں موجود تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجسمۂ صداقت و شجاعت تھے۔ عثمان شرم و حیا، فیاضی و سخاوت کا پیکر تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حق کو پا لیا تھا اور اب انہیں اس حق کو دوسروں تک پہنچانے کی دھن تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے دوست تھے اور ایک سچے دوست کو ہمیشہ اپنے دوستوں کی بھلائی کی فکر ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے منتخب دوستوں کو دعوت دینی شروع کر دی۔ چنانچہ وہ عثمان بن عفان کے پاس پہنچے اور انہیں دعوتِ اسلامی سے آگاہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ بن عفان

اسلام کی گود میں

عثمانؓ بن عفان کا آئینہ دل جاہلی عصبیت اور تعصبات سے پاک تھا۔ نورِ حق کی تجلی عثمانؓ کے آئینہ قلب پر پڑی۔ ان کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اٹھا۔ ان کے ایمان لانے کا واقعہ خود انہی کی زبان سے سنیے۔

حضرت عثمانؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے صحن میں چند دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتاً کسی آدمی نے آکر مجھے یہ اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کا عقد عتبہ بن ابی لہب سے کر دیا، چونکہ حضرت رقیہؓ حسن و جمال اور اپنے قابل رشک اوصاف کے لحاظ سے امتیاز رکھتی تھیں اس لیے میرا رجحان خاطر ان کی طرف تھا، جب یہ خبر پہنچی تو میں مضطرب ہو گیا اور سیدھا گھر پہنچا اتفاق سے گھر میں میری خالہ سعدہ تشریف رکھتی تھیں، جو کہانت میں ماہر تھیں مجھے دیکھتے ہی بے ساختہ بولیں۔

البشر وحییت ثلاثاً وترا ثم	(اے عثمان، تمہیں مژدہ ہو اور تم پر
ثلاثاً وثلاثاً اخری ثم	تین مرتبہ سلام پہنچے پھر تین مرتبہ اور
بأخری کی تتم عشرا	پھر تین بار تم پر سلام پہنچے پھر ایک
القیت خیرا ووقیت شرا	سلام پہنچے تاکہ دس سلام پورے
انکحت واللہ حصانا زھرا	ہو جائیں (خدا کرے)، تم بھلائی سے
وانت بکر ولقیت بکرا،	ملو اور برائی سے بچائے جاؤ۔ خدا
وافیتھا بنت عظیم قدرا،	کی قسم تم نے ایک عفیفہ اور حسینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجمیلہ خاتون سے نکاح کیا تم بھی ناکتخدا ہو
اور ناکتخدا ہی تم کو مل گئی سا ایک بڑے عظیم القدر
جلیل المرتبت شخص کی بیٹی تم نے پالی۔

ان کی ایسی گفتگو سے مجھے سخت تعجب ہوا میں نے پوچھا خالہ یہ آپ کیا فرما رہی ہیں کہا،

عثمان یا عثمان یا عثمان	عثمان، اے عثمان، اے عثمان
لک الجمال و لک الشان	تم صاحب جمال اور صاحب شان ہو
هذا نبی معه البرهان	یہ نبی صاحب برہان ہیں۔
ارسله بحقه الدیان	وہ رسول برحق ہیں
وجاءه التنزیل والفرقان	ان پر قرآن نازل ہوا ہے۔
فاتبعه لا یغرنک الاوثان	ان کا اتباع کرو اور بتوں کے فریب میں نہ آؤ

میں اس مرتبہ بھی کچھ نہ سمجھا۔ میں نے پھر کہا کہ ذرا تفصیل و تشریح کے ساتھ فرمائیے تو کہا:

ان محمد بن عبد اللہ رسول	محمد بن عبداللہ جو خدا کے رسول ہیں
اللہ من عند اللہ جاء بتنزیل	قرآن لے کر آئے ہیں خدا کی طرف
اللہ یدعوا به الی اللہ	بلاتے ہیں اس کا چراغ دراصل چراغ
مصباحه مصباح ودینه	ہے اس کا دین ذریعہ فلاح ہے جب
فلاح ما ینفع الصیاح لو وقع	قتل و قتال شروع ہوگا اور تلواریں
الذباح وسلت الصفاح	کھینچ لی جائیں گی۔ اور برچھیاں تن
ومدت الرماح،	جائیں گی۔ اس وقت شور و غل کوئی
	نفع نہ دے گا۔

ان کی اس گفتگو نے میرے دل پر بہت اثر کیا اور میں مال کار پر غور و فکر کرنے لگا ابوبکر کے پاس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا۔ دو روز کے بعد ان کے پاس گیا اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کے پاس کوئی شخص نہ تھا میں فکر مند بیٹھا تھا کہ انہوں نے پوچھا کہ تم آج اس قدر متفکر کیوں ہو، چونکہ وہ میرے دوست تھے میں نے ان سے اپنی خالہ کی گفتگو کا ماحصل بیان کیا۔ فرمایا اے عثمان تم ایک ذی فہم آدمی ہو، اگر تم حق و باطل کی تمیز نہ کرد تو سخت تعجب ہے تمہاری قوم ان بتوں کی پرستش کرتی ہے، کیا یہ بت پتھر کے نہیں ہیں۔ یہ نہ سُن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔"

میں نے کہا بے شک آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے وہ بولے خدا کی قسم تمہاری خالہ نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے۔ محمد بن عبداللہ خدا کے رسول ہیں جنہیں خدا نے اپنا پیام بندوں تک پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔ کیا حرج ہے اگر تم ان کے پاس چلو اور جو کچھ وہ فرمائیں اسے بغور سنو۔ چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا (لیکن ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس گفتگو کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تشریف لے آئے) آپ نے فرمایا اے عثمان خدا تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلاتا ہے تم اس کو قبول کرو میں خدا کا رسول ہوں، جو تمہارے اور تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

خدا ہی جانے آپ کے ان جملوں میں کیا اثر تھا کہ میں بے قابو ہو گیا اور میں نے بے اختیار کلمۂ شہادت اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد الرسول الله۔ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (اصابہ)

حضرت اَرْوٰیؓ بنت کریز:

حضرت عثمانؓ بن عفان، ایمان لاتے ہی اپنی ماں کی خدمت میں پہنچے اور اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا۔ اَرْوٰیؓ بنت کریز کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اجنبی نہیں تھے۔ ان کی ماں اُمّ حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب کے بھائی عبداللہ بن عبدالمطلب کے نور نظر تھے۔ بی بی آمنہ کے لال کے پاکیزہ اخلاق و پاکیزہ سیرت اَرْوٰیؓ کے سامنے تھی۔ الامین صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور صادق تھے۔ پس دیر کس بات کی تھی حضرت اَرْوٰیؓ نے صدقِ دل سے کلمہ پڑھا اور اسلام کے حلقہ میں داخل ہو گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی امیہ کے جوانمرد اور جانباز عورتیں:

دعوتِ اسلامی کے تین سالہ خفیہ دور میں درج ذیل جانباز مرد اور عورتوں نے اسلام قبول کیا۔

- ☆ حضرت خالدؓ بن سعید بن العاص بن امیہ
- ☆ ان کی بیوی امیمہ بنت خلف الخزاعیہ
- ☆ ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان

ان میں کا ہر فرد استقامت کا پہاڑ ثابت ہوا راہِ حق کے مرحلہ میں ثابت قدم رہا۔ گو بعد میں بنی امیہ کے کم و بیش تمام لوگ دولت ایمان سے مالا مال ہوئے لیکن سر فہرست حضرت عثمانؓ بن عفان کا نام مبارک جگمگا رہا ہے۔

جاہلیت کے زمانہ میں جب کہ اسلام کا غلغلہ ابھی بلند نہیں ہوا تھا بنی ہاشم کے ایک فرد پر ایمان لانا اور اس کی اطاعت کا قلادہ اپنی گردن میں ڈالنا امر محال تھا لیکن یہ اسلام کا کرشمہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی جو ان نیک اور صالح نوجوان مرد اور عورتوں کو کھینچ کر اسلام کی چوکھٹ پر لے آئی اور یہ پاکباز افراد اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی لختِ جگر

کاشانۂ عثمان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفان

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے داماد

دعوت اسلامی کا خفیہ دور ختم ہوا اور اللہ کے حکم سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آپؐ کا چچا ابولہب بن عبدالمطلب آپؐ کی مخالفت پر اتر آیا۔ اس کی فطرت بد اور طبیعت جھگڑالو تھی۔ مال کی محبت اس کے دل میں سمائی ہوئی تھی۔ دعوتِ حق اسے ایک آنکھ نہ بھائی اور وہ اپنے سارے ہتھکنڈے لیے میدانِ عمل میں آگیا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بڑی بیٹی سیدہ زینبؓ کا نکاح اپنی سالی ہالہؓ بنت خویلد کے بیٹے ابوالعاص بن ربیع سے کیا تھا۔ دونوں اپنی جگہ خوش تھے اور مسرت کی زندگی بسر کر رہے تھے حضورؐ کی دوسری اور تیسری بیٹی سیدہ رقیہؓ اور سیدہ اُم کلثومؓ ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے بیاہی گئی تھیں مگر رخصتی ابھی عمل میں نہ آئی تھی ابولہب نے ضد میں آکر اپنے دونوں بیٹوں سے کہا: "میرے لیے تم سے ملنا حرام ہے اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔" چنانچہ دونوں نے طلاق دے دی۔

اس کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر سیدہ رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمان بن عفان سے کر دیا۔

عثمانؓ کے لیے رقیہؓ سے بہتر بیوی اور کون مل سکتی تھی اور رقیہ کے لیے عثمانؓ سے بہتر شوہر اور کون ہو سکتا تھا۔

دونوں اسلام کے شیدائی تھے۔

دونوں تحریک اسلامی کے سرگرم، متحرک اور فعال کارکن تھے۔

دونوں اقامتِ دین کے حامی تھے اور اسلام کے پرجوش مبلغ تھے۔

دونوں نے اسلام لانے میں سبقت کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔
دونوں نے خدا سے عہد باندھا تھا اور راہ حق میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کی قسم کھائی تھی۔
سیدہ رقیہؓ کتنی خوش قسمت تھیں کہ بنی امیہ کا چاندان کے آنگن میں اتر آیا تھا۔
حضرت عثمانؓ کتنے خوش قسمت تھے کہ ان کا کاشانہ نورِ نبوت سے جگمگا رہا تھا۔
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ طاہرہؓ اپنے داماد عثمان بن عفان کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور انہیں دعائیں دے رہے تھے۔
اس مبارک نکاح پر فرشتے آسمان میں خوشیاں منا رہے تھے عثمانؓ اور رقیہ کو مبارک باد دے رہے تھے۔ تحریک اسلامی کے کارکن اس سادہ اور آسان نکاح پر جس میں زوجین تحریک ہی کے کارکن تھے، خوشی سے پھولے نہ سما رہے تھے۔

دعوتِ اسلامی :

اسلام کا غلغلہ بلند ہونا تھا کہ کفر، شرک، الحاد اور نیشنلزم کے علمبردار ہڑ بڑا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے عقائد، نظریات، فلسفہ و طریقۂ زندگی اور سان کے اقتدار کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ کے معنی معبودانِ باطل کا انکار اور اللہ کی حاکمیت کا اقرار تھا اور یہی چیز مشرکین مکہ کو کھل رہی تھی۔
انہوں نے ابوبکرؓ کے ساتھ بلالؓ، عثمانؓ کے ساتھ خبابؓ کو طلحہؓ کے ساتھ صہیبؓ کو، زبیرؓ کے ساتھ عامرؓ بن فہیرہ کو، صفیہ بنت عبدالمطلب کے ساتھ زنیرہؓ کو اٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے دیکھا تو حیرت زدہ ہو گئے۔
اور جب انہیں اقامتِ دین کا کام کرتے ہوئے اور دعوت دین کو پھیلاتے ہوئے دیکھا تو آگ بگولا ہو گئے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ یہ دعوت، رنگ و نسل، زبان، ملک و وطن، قبیلہ و خاندان کے برخلاف کلمہ طیبہ کی بنیاد پر دلوں کی جوڑنے کا وافر سامان اپنے اندر رکھتی تھی۔ یہاں نہ بھید بھاؤ تھا، نہ چھوت چھات تھی۔ نہ بڑے اور چھوٹے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیاز تھا، نہ رنگ و نسل کی تفریق تھی۔ یہ تمام عصبیتوں سے پاک خالص اسلامی دعوت تھی۔

میری زندگی کا مقصد:

تیرے دین کی سربلندی

حضرت عثمانؓ نے جاہلیت سے اپنا رشتہ کاٹ لیا اور اسلامؐ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا۔ اپنے ایمانی ہتھیار سے وہ تمام بُت توڑ دیے جو ان کے راستے میں حائل تھے اب وہ ہر طرح کے بندھنوں سے آزاد تھے۔

ان کی زبان پر کلمہ طیبہ تھا۔

ان کے ہاتھ میں اسلام کا پرچم تھا۔

ان کے قدم راہِ حق میں گامزن تھے۔

ان کی زندگی کا مقصد اعلاء کلمۃ الحق تھا۔

ان کی زندگی کے مشاغل نماز اور تلاوت قرآن تھی۔

اور ان کی مصروفیت لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا تھا۔

حضرت عثمانؓ دولت ایمان پا کر خوش تھے اور راہِ خدا میں ہر طرح کی مصیبت جھیلنے کے لیے تیار تھے اور یہ مرحلہ جلد ہی ان کے سامنے آگیا۔

ظالم چچا:

جیسے ہی حضرت عثمانؓ کے چچا حکم بن العاص (مروان کا باپ) کو حضرت عثمانؓ کے اسلام لانے کی اطلاع ملی، اُن سے سخت ناراض ہو گیا۔ انہیں رسّی سے باندھ دیا اور کہا:

"تو اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ کر اس نئے مذہب کو قبول کر بیٹھا ہے۔ خدا کی قسم! میں تجھ کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو اس مذہب کو ترک نہیں کر دے گا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں حضرت عثمانؓ فرماتے :

"بخدا! میں اس دین کو کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ اس سے جدا ہوں گا۔"

(ابن سعد)

داعیانِ حق پر مظالم :

تحریکِ اسلامی کے تقریباً تمام کارکن مظالم کی لپیٹ میں آ گئے۔ سب سے بُرا حال آلِ یاسرؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت خبابؓ کا تھا۔ حضرت سمیہؓ، ابوجہل کے ہاتھوں شہید ہوئیں یاسرؓ بن عامر، مظالم کی تاب نہ لا کر فوت ہو گئے۔ عبداللہ بن یاسرؓ تیر سے شہید کر دیے گئے مکہ کی زمین داعیانِ حق پر تنگ ہو گئی۔ باپ خفا ہو گیا۔ ماں ناراض ہو گئی۔ بھائی دشمن بن گیا۔ چچا ظالم بن گیا۔ دوست احباب نے آنکھیں پھیر لیں۔ سسرال والوں نے قطع تعلق کا اعلان کر دیا۔

مشرکینِ مکہ نے دعوتِ حق سننے سے انکار کر دیا۔ دعوتِ حق اور داعیانِ حق کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ ان کی تضحیک کی گئی۔ انہیں دشنام طرازیوں سے نوازا گیا۔ یہاں تک کہ مکّہ کی گلیوں میں داعیانِ حق کا چلنا پھرنا دشوار ہو گیا۔

فرزندِ توحید :

حضرت عثمانؓ کی زندگی کسی طوفان سے ناآشنا تھی۔ آرام و آسائش کی زندگی تھی۔ اطمینان و فراغت کے دن تھے۔ راحت و آرام کی راتیں تھیں لیکن جب سے ان کی زندگی میں انقلاب آیا تھا۔ ان کا طرز زندگی ہی بدل گیا تھا۔ اب وہ تھے اور تحریکِ اسلامی کے شب و روز بڑھتے ہوئے کام اور ذمہ داریاں۔ اقامتِ دین کی مہم میں سعی و جہد و سبقت حضرت عثمانؓ کے لیے تحریک ہی اوڑھنا بچھونا تھی۔ تحریکِ اسلامی کے مستقبل کی فکر ہی ان کی جان کو کھائے جا رہی تھی۔ انہیں اپنی جان کی کوئی فکر نہیں تھی، مشرکینِ مکّہ کے انجام کی فکر تھی۔ خدا کی اتنی ساری مخلوق جہنم کا ایندھن بننے جا رہی تھی۔ اس لحاظ سے ان کی ذمہ داریاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بڑھ گئی تھیں وہ اپنے رفقاء کے ساتھ اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچا رہے تھے لیکن خدا کے باغی دمنکر داعیانِ حق کی جان کے دشمن بن گئے تھے۔ ان مشکل ترین حالات میں اللہ کا پیغام پہنچانا، دشوار ہو گیا تھا۔ اب انہیں وطن چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ خدا کی راہ میں ہجرت کرنی تھی۔ اللہ کے اس نیک بندے نے کمر ہمت باندھ لی اور اپنی تجارت، مکان اور وطن کو چھوڑ کر حبشہ کی راہ لی۔

فرزند مکہ راہ خدا میں ہجرت کر کے سوئے خدا جا رہا تھا۔
اور یہ مبارک جوڑا وطن سے نکل کر حبشہ کی جانب روانہ ہو رہا تھا۔

مہاجرینِ حبشہ :

۱ حضرت عثمان بن عفان
۲ ان کی بیوی حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
۳ حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ۔
۴ ان کی بیوی حضرت سہلہؓ بنت سہیل بن عمرو۔
۵ حضرت زبیرؓ بن العوام۔
۶ حضرت مصعبؓ بن عمیر۔
۷ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف
۸ حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالاسد۔
۹ ان کی بیوی حضرت اُم سلمہؓ۔
۱۰ حضرت عثمانؓ بن مظعون۔
۱۱ حضرت عامرؓ بن ربیعہ العنزی۔
۱۲ ان کی بیوی لیلیٰؓ بنت ابی حثمہ۔
۱۳ حضرت ابو سبرہؓ بن ابی رھم۔
۱۴ حضرت سہیلؓ بن بیضاء (ابن ہشام)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرتِ حبشہ

راہِ حق کے مہاجر تم پر خدا کی رحمتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان رض پہلے شخص ہیں ،
جنہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی ہے ۔

(اصابہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبشہ میں :

حضرت عثمانؓ، حبشہ پہنچ گئے۔ وہاں عرصہ تک ان کا قیام رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خیریت کے متعلق کوئی خبر نہ ملی۔ اتفاق سے ایک عورت حبشہ کی آئی تو اس سے آپؐ نے ان لوگوں کی خیریت دریافت کی۔ عورت نے کہا: جی ہاں میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے وہ خیریت سے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی جانب سے اطمینان ہو گیا تو فرمایا:

صحبھما اللہ ان عثمان	یعنی خدا ان دونوں پر رحم فرمائے
اول من ھاجر باھلہٖ	عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہجرت کی (اصابہ)

نواسۂ رسولؐ :

دورانِ قیام حبشہ میں حضرت رقیہ رضؓ کے بطنِ اطہر سے ایک صاحبزادے عبداللہ رضؓ پیدا ہوئے۔ عبداللہ رضؓ ہی کے نام سے حضرت عثمان رضؓ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ (ابن سعد)

حیرت انگیز واقعہ :

اسی سال رمضان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی خبر حبشہ میں مہاجرین کو اس شکل میں پہنچی کہ کفارِ مکہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمِ پاک میں جہاں قریش کے لوگوں کا ایک بڑا مجمع موجود تھا، یکایک تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زبانِ مبارک پر سورۂ نجم جاری فرما دی۔ کلام کی شدت تاثیر کا حال یہ تھا جب آپ نے اُسے سنانا شروع کیا تو مخالفین کو اس پر شور مچانے کا ہوش تک نہ رہا اور خاتمہ پر جب آپؐ نے سجدہ فرمایا تو سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضرین سجدہ میں گر گئے۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ "یہ قرآن مجید کی پہلی سورۃ تھی جسے حضورؐ نے قریش کے مجمع عام میں (اور ابن مردویہ کی روایت کے مطابق حرم میں) سنایا تھا۔ مجمع میں کافر و مومن سب موجود تھے آخر میں جب آپ نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ فرمایا تو تمام حاضرین آپ کے ساتھ سجدے میں گر گئے اور مشرکین کے وہ بڑے بڑے سردار تک، جو مخالفت میں پیش پیش تھے سجدہ کیے بغیر نہ رہ سکے۔ میں نے کفار میں سے صرف ایک شخص اُمیہ بن خلف کو دیکھا کہ اس نے سجدہ کرنے کے بجائے کچھ مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگا لی اور کہا۔ "میرے لیے بس یہی کافی ہے"

اس واقعہ کے دوسرے عینی شاہد حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ ہیں جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ نسائی اور مسند احمد میں ان کا اپنا بیان یہ نقل ہوا ہے کہ "جب حضورؐ نے سورۂ نجم پڑھ کر سجدہ کیا اور سب حاضرین آپ کے ساتھ سجدے میں گر گئے تو میں نے سجدہ نہ کیا اور اُسی کی تلافی اب میں اس طرح کرتا ہوں کہ اس سورہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کبھی نہیں چھوڑتا" ابن سعد نے واقدی کی سند سے بیان کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے بھی مٹھی بھر مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی پر لگالی تھی کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر سکتا تھا۔ اور ابواحیحہ سعید بن العاص نے بھی اسی طرح مٹی اپنی پیشانی پر لگالی تھی کیونکہ وہ بھی بوڑھا تھا۔

(سیرت سرور عالمؐ ج ۲)

حبش سے واپسی :

چنانچہ بہت سے مہاجرین حبش سے مکّہ کی طرف واپس آگئے۔ مگر یہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ کفارِ مکّہ کے مسلمان ہونے کی خبر غلط تھی۔ اسلام اور کفر کی دشمنی جوں کی توں قائم ہے۔ واپس ہونے والوں میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت رقیہ شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاذری نے تفصیل بیان کی ہے کہ مکہ میں داخل ہوتے وقت واپس آنے والے مہاجرین میں سے کس نے قریش کے سرداروں میں سے کس کی پناہ حاصل کی تھی۔

۱	حضرت عثمانؓ بن عفان	کو پناہ دینے والا	ابواحیحہ سعید بن العاص
۲	حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ	" " "	زمعہ بن الاسود
۳	حضرت زبیرؓ بن العوام	" " "	زمعہ بن الاسود
۴	حضرت مصعبؓ بن عمیر	" " "	نضر بن الحارث بن کلدہ یا ابوعزیز بن عمیر
۵	حضرت عبدالرحمان بن عوف	" " "	اسود بن عبد یغوث
۶	حضرت عامر بن ربیعہ	" " "	عاص بن وائل سہمی
۷	حضرت ابو سبرہؓ بن ابی رہم	" " "	اخنس بن شریق
۸	حضرت حاطبؓ بن عمرو	" " "	حویطب بن عبدالعزیٰ
۹	حضرت سہیلؓ بن عمرو	" " "	ان کے قبیلے کا کوئی شخص
۱۰	حضرت عثمانؓ بن مظعون	" " "	ولید بن مغیرہ

ابن ہشام کے بیان کے مطابق حضرت ابوسلمہؓ نے اپنے ماموں ابوطالب کی پناہ لی۔ (سیرت سرور عالم ج ۲)

دوسری بار مکہ سے حبش:

مکہ میں وہی شعلہ بار آنکھیں تھیں، خونیں نگاہیں تھیں، بہرے کان تھے۔ بگڑے ہوئے چہرے تھے، خوفناک عزائم تھے، خطرناک چالیں تھیں، پناہ دینے والے، پناہ دے کر پچھتا رہے تھے۔ کفار، داعیانِ حق پر دوبارہ مظالم ڈھانے لگے تھے۔

اقامتِ دین کی راہیں مسدود تھیں۔ اللہ کا پیغام پہنچانے میں رکاوٹیں پیش آ رہی تھیں۔ قرآن سنانے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ خدا کی حاکمیت کا پرچم بلند کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ ان مخدوش حالات میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس مرتبہ ۸۰ سے زیادہ مردوں اور ۱۸۔ ۱۹ عورتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حبش کی راہ لی اور خیریت سے وہاں پہنچ گئے۔

قافلۂ ہجرت میں حضرت عثمانؓ بن عفان اور حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل تھے۔ راہِ خدا میں حضرت عثمانؓ کی یہ دوسری ہجرت تھی۔

حبش سے دوبارہ مکہ کو روانگی:

ایک عرصہ حبش میں قیام کے بعد حضرت عثمانؓ بن عفان اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرتِ مدینہ سے پہلے مکہ واپس آ گئے۔ جہاں سے انہیں تیسری بار مدینہ کی جانب ہجرت کرنی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرتِ مدینہ

حضرت عثمانؓ بن عفان مدینہ میں

وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے. یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوری کرن، آفتاب سے ملنے تڑپ رہی تھی
غلام اپنے آقا سے ملنے کے لیے بے تاب تھا

آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد مدینہ میں نزول اجلال فرمانے والے تھے

نبوت کا چاند :

آج مدینہ میں چاند نکل آیا تھا۔ ہر طرف نور ہی نور تھا۔ روشنی ہی روشنی تھی۔ یہ نبوت کا چاند تھا۔ مکہ میں ۱۳ سال ضوفشاں رہا۔ دل کے اندھوں کو یہ چاند نظر نہ آیا۔ وہ اندھیرے ہی میں بھٹکتے رہے۔ انصارؓ نے عقبہ کی گھاٹی میں قمر نبوت کو پہلی بار دیکھا ان کے دل کے آئینے نورِ ایمان سے چمک اٹھے اور انہوں نے اپنے محبوب قائد کو مدینہ تشریف لانے کی دعوت دی۔ ان کی دعوت پر قمر نبوت مدینہ میں جلوہ گر ہوا۔

حضرت عثمانؓ نے انصارؓ کی مسرتوں کو دیکھا۔

ان کے آنگن میں پھولوں کو کھلتے دیکھا۔

ان کے بچوں کو ترانے گاتے دیکھا۔

مدینہ کو دلہن کی طرح سجا دیکھا۔

خیر مقدم کرنے والوں کی دو رویہ صفیں دیکھیں۔

عاشقانِ رسولؐ کا جم غفیر دیکھا۔

عورتوں کی قطاریں دیکھیں۔

زمین کو فرشِ گل بنے دیکھا۔

اور آسمان کو پھول برساتے ہوئے دیکھا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے عثمانؓ کو دیکھا۔

حضرت عثمانؓ کے دل کی کلی کھل گئی اور حیا، ادب و احترام سے انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

❖ ❖

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نوری کرن، آفتاب سے ملنے تڑپ رہی تھی
غلام اپنے آقا سے ملنے کے لیے بے تاب تھا
آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد مدینہ میں نزول اجلال فرمانے والے تھے

نبوت کا چاند :

آج مدینہ میں چاند نکل آیا تھا۔ ہر طرف نور ہی نور تھا۔ روشنی ہی روشنی تھی۔ یہ نبوت کا چاند تھا۔ مکہ میں ۱۳ سال ضو فشاں رہا۔ دل کے اندھوں کو یہ چاند نظر نہ آیا۔ وہ اندھیرے ہی میں بھٹکتے رہے۔ انصارؓ نے عقبہ کی گھاٹی میں قمر نبوت کو پہلی بار دیکھا ان کے دل کے آئینے نورِ ایمان سے چمک اٹھے اور انہوں نے اپنے محبوب قائد کو مدینہ تشریف لانے کی دعوت دی۔ ان کی دعوت پر قمر نبوت مدینہ میں جلوہ گر ہوا۔

حضرت عثمان رضؓ نے انصارؓ کی مسرتوں کو دیکھا۔
ان کے آنگن میں پھولوں کو کھلتے دیکھا۔
ان کے بچوں کو ترانے گاتے دیکھا۔
مدینہ کو دلہن کی طرح سجا دیکھا۔
خیر مقدم کرنے والوں کی دو رویہ صفیں دیکھیں۔
عاشقانِ رسولؐ کا جم غفیر دیکھا۔
عورتوں کی قطاریں دیکھیں۔
زمین کو فرشِ گل بنے دیکھا۔
اور آسمان کو پھول برساتے ہوئے دیکھا۔
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے عثمانؓ کو دیکھا۔
حضرت عثمانؓ کے دل کی کلی کھل گئی اور حیا ادب واحترام سے انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

❊ ❊

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبویؐ کی تعمیر:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تشریف لاتے ہی پہلے خدا کے گھر کی تعمیر کی۔ پھر ازواج مطہرات کے لیے حجرے بنائے۔ اس پاک اور مقدس مسجد کی تعمیر میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس حصہ لیا۔ انصارؓ و مہاجرینؓ کے ساتھ حضرت عثمانؓ نے اس کی تعمیر کی۔

اسلامی بھائی:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرینؓ و انصارؓ کے درمیان اسلامی بھائی چارہ قائم فرمایا تاکہ ان کے درمیان انس و محبت کا رشتہ مزید مستحکم ہو اور وہ اسلامی اخوت کے سانچے میں ڈھل جائیں۔ حضرت ثابتؓ بن المنذر (بنو نجار)، حضرت عثمان کے دینی بھائی قرار پائے۔

(ابن ہشام)

اسلامی حکومت پر حملہ:

مدینہ میں اسلامی حکومت کو قائم ہوتے دیکھ کر کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اسلامی نظریۂ حیات کے مقابلہ میں ان کا نظریۂ شرک والحاد پسپا ہوگیا تو انہوں نے اسلحہ کے بل پر اسلام کے حیات بخش نظام حیات کو نابود کرنا چاہا، اور پوری تیاری کے ساتھ اسلامی حکومت پر حملہ کر دیا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱۳ سرفروشوں کے ساتھ لشکر کفار کا مقابلہ کرنے کے لیے مدینہ سے باہر تشریف لے گئے۔ سیدہ رقیہ بیمار تھیں۔ انہیں چیچک نکل آئی تھی اس لیے ان کی تیمار داری کے لیے حضرت عثمانؓ کو مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔

❊ ❊

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ رقیہؓ کی وفات :

اسی بیماری میں سیدہ رقیہؓ کا انتقال ہو گیا جس وقت حضرت زیدؓ بن حارثہ فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ میں داخل ہو رہے تھے، سیدہ رقیہؓ کی قبر پر مٹی ڈالی جارہی تھی۔

(اصابہ)

بدری صحابی :

حضرت عثمانؓ، غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے۔ یہ عدم شرکت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھی اس لیے حضورؐ نے حضرت عثمانؓ کو بھی مالِ غنیمت میں سے ایک مجاہد کا حصہ عطا فرمایا۔ (ابن سعد)

جانشینِ رسول اکرمؐ :

سریہ غطفان (۳ھ) کے موقع پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا انتظام حضرت عثمانؓ کے سپرد فرمایا۔ (ابن سعد)

بیر رومہ :

حضرت عثمان بن عفانؓ نے بیر رومہ خریدا اور خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہم لوگوں کے لیے بیر رومہ کو خریدے اور اس کو تمام مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دے، اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جب پیاس لگے گی، سیراب کر دے گا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے اس کنویں کو خریدا اور تمام مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا۔

(ابن عدی۔ ابن عساکر)

بشیر کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ تشریف لائے یہاں کا پانی انہیں پسند نہ آ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک غفاری کا کنواں تھا جس کو رومہ کہا جاتا تھا وہ اس میں سے ایک مشک پانی ایک مد کے عوض بیچا کرتا تھا (مُد ایک صاع کا چوتھائی ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے تین سیر دو تولہ کا) اس سے حضورؐ نے فرمایا: اس کنوئیں کو تو میرے ہاتھ جنت کے چشمے کے عوض بیچ دے " اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرے اور میرے بال بچوں کے لیے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور نہ مجھے اس کی مقدرت ہے۔ جب یہ خبر حضرت عثمانؓ بن عفان کو ملی تو آپ نے پینتیس ہزار درہم میں اس کنویں کو خریدا اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا آپ میرے لیے وہ قیمت مقرر فرماتے ہیں جو کنویں والے کو دے رہے تھے؟ یعنی جنت میں چشمہ اگر میں اس کو خرید لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا کہ میں نے اس کو خرید لیا ہے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

(طبرانی۔ ابن عساکر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالنورین

(دونوروں والے)

ارشادِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر میری دس لڑکیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے، عثمان ہی کے رشتۂ تزویج میں منسلک کرتا۔

(ابن سعد)

دوسری روایت میں مذکور ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری سو لڑکیاں ہوتیں تو میں سب لڑکیاں یکے بعد دیگرے عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں دیتا۔

(تاریخ الخمیس)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری زوجہ مطہرہ

حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ کے انتقال کے بعد، حضرت عثمان مغموم و افسردہ رہنے لگے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھ کر دریافت فرمایا کہ "اے عثمانؓ! میں تم کو غم والم میں مبتلا پاتا ہوں اس کا کیا سبب ہے؟

حضرت عثمانؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھ پر وہ مصیبت پڑی جو کبھی کسی پر نہ پڑی ہوگی حضورؐ کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا ان کی وفات سے میری کمر ٹوٹ گئی حضورؐ سے جو رشتہ قرابت وابستہ تھا منقطع ہوگیا اب کیا چارہ ہے۔"

ابھی یہ گفتگو ختم نہ ہونے پائی تھی کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ حکم پہنچایا ہے کہ میں اپنی بیٹی ام کلثوم کو اسی مہر پر جو رقیہؓ کا تھا، تمہارے عقد میں دوں۔" (اسد الغابہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت عثمانؓ سے کہا، تم میری بیٹی حفصہ سے (جو بیوہ تھیں) عقد کر لو۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے تامل کیا اور کوئی جواب نہیں دیا اس لیے کہ وہ سن چکے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حفصہؓ سے عقد کرنے کا خیال ہے۔ جب حضورؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: کیا میں حفصہؓ کے لیے عثمانؓ سے بہتر شوہر اور عثمان کے لیے حفصہ سے بہتر بیوی تلاش کر دوں۔" پھر آپؐ نے حضرت حفصہؓ کو اپنے نکاح میں لیا اور حضرت عثمان کا عقد حضرت ام کلثومؓ سے کر دیا۔ (استیعاب)

یہ نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا۔ نکاح کے دو مہینے بعد جمادی الآخر ۳ھ میں رخصتی عمل میں آئی۔ (ابن سعد)

حضرت ام کلثوم کی وفات شعبان ۹ھ ہوئی۔ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ اور غزوہ اُحد :

موسیٰ، ابو عوانہ عثمان بن موہب سے بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مصر سے ایک شخص آیا اور اس نے بیت اللہ کا حج کیا تو ایک جگہ چند لوگوں کو بیٹھے دیکھ کر کہا یہ کون لوگ ہیں، کسی نے کہا یہ قریش ہیں، اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر، اس شخص نے ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا ابن عمرؓ میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم اس کا جواب دو کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان جنگ احد میں بھاگ گئے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا ہاں، پھر اس نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے کہ عثمان بدر کے معرکہ میں موجود نہ تھے اور ابن عمرؓ نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ عثمانؓ بیعتِ رضوان میں غائب تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا ہاں! اس پر اس شخص نے اللہ اکبر کہا تو ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ ادھر آئیں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں احد کے دن عثمان کا بھاگ جانا تو اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ خدا نے ان کے اس قصور کو معاف فرما دیا اور ان کو بخش دیا اور بدر کے دن عثمان کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی (حضرت رقیہؓ) ان کی بیوی تھیں اور وہ (اس زمانہ میں) بیمار تھیں آپ نے حضرت عثمان کو ان کی خبر گیری کے لیے مدینہ چھوڑ دیا) اور فرمایا عثمانؓ کو بدر میں حاضر ہونے والے شخص کا ثواب ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے بھی پورا حصہ ملے گا، رہا بیعت رضوان سے عثمانؓ کا غائب رہنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمان سے زیادہ ہر دلعزیز اور باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے (لیکن ایسا نہ تھا، اس لیے آپؐ نے انہیں کو مکہ روانہ کیا اور ان کے جانے کے بعد بیعتِ رضوان کا واقعہ پیش آیا اور بیعت کے وقت آنحضرتؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے پھر اس ہاتھ کو اپنے ہاتھ پر مار کر فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ اس کے بعد ابن عمرؓ نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کا مکمل جواب ہے۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ ....

غزوۂ اُحد کے موقع پر

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ مصر کے ایک شخص نے بیت اللہ کا حج کیا۔ اس شخص نے ایک قوم کو بیٹھے دیکھا۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پھر اس نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ یہ حضرت ابن عمر ہیں وہ شخص ان کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتلائیے میں آپ کو اس گھر کی حرمت کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جنگ اُحد کے دن بھاگ گئے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہاں پھر اس شخص نے پوچھا کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان سے غائب تھے۔ اس میں موجود نہ تھے؟ فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ جنگ بدر سے بھی غائب تھے۔ اس میں شریک نہ ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں اس نے کہا۔ اللہ اکبر اس سے حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ آ۔ میں تجھے ان امور کی توضیح بتاؤں جن کے متعلق تو نے پوچھا ہے (یعنی یہ باتیں جو تو نے پوچھی ہیں۔ میں تجھے ان کی حقیقت بتلاتا ہوں) جنگ اُحد میں جو وہ فرار ہو گئے تھے تو میں اس کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور انہیں بخش دیا۔ جنگِ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کی زوجیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تمہارے لیے اس شخص کے برابر اجر و ثواب ہے جو بدر میں شریک ہوا اور حضورؐ نے ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔ رہا ان کا بیعۃ الرضوان سے غائب رہنا تو اگر کوئی شخص مکہ میں حضرت عثمانؓ سے زیادہ معزز ہوتا تو حضورؐ بجائے حضرت عثمانؓ کے اس کو بھیجتے مگر حضورؐ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ ہی کو بھیجا۔ اور ان کے مکہ معظمہ میں جانے کے بعد بیعۃ الرضوان ہوئی اور حضورؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کے متعلق فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے (یعنی یہ عثمانؓ کی بیعت ہے) حضرت ابن عمرؓ نے مصر کے اس شخص سے فرمایا۔ اب اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ (یعنی جو اعتراضات تم نے کیے تھے۔ اب انہیں اپنے ساتھ ہی لے جاؤ) (ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلحِ حدیبیہ کے موقع پر

اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے
ان کے دلوں کا حال اُس کو معلوم تھا، اس لیے اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی،
ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی، اور بہت سا مالِ غنیمت انہیں عطا کر دیا جسے
وہ (عنقریب) حاصل کریں گے۔ اللہ زبردست اور حکیم ہے۔

ارشادِ رسولؐ

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کے متعلق
فرمایا کہ "یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ اور (اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور
فرمایا "یہ عثمانؓ کے لیے ہے۔ (یعنی یہ عثمانؓ کی بیعت ہے)

(ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ذی قعدہ ۶ھ میں چودہ سو اصحاب کے ہمراہ عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ روانہ ہوئے جب آپ عسفان پہنچے تو بشر بن سفیان کعبی حضورؐ سے ملا اور کہا:

"اے اللہ کے رسولؐ! قریش آپ کی آمد کی اطلاع سن چکے ہیں۔ مع عورتوں اور بچوں کے نکل کرا گئے ہیں چیتے کی کھالوں میں ملبوس ہیں۔ ذی طوی میں آکر ڈیرے ڈالے ہیں۔ انھوں نے عہد کیا ہے کہ آپ کو ہرگز داخل نہ ہونے دیں گے اور خالد بن ولید سواروں کے سپہ سالار ہیں۔ انہیں کراع غمیم پہلے ہی بھیج دیا گیا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قریش کا برا ہو! انہیں تو جنگ کھا گئی ہے، اگر وہ اس معاملے کو مجھ پر اور عربوں پر چھوڑ دیں تو ان کا کیا بگڑتا ہے؟ اگر عرب مجھے ہلاک کر دیں گے تو قریش کا مقصد پورا ہو جائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے عربوں پر غالب کر دے گا تو وہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور اگر اسلام میں داخل نہیں ہونے تو جب تک ان میں قوت ہو گی جنگ کریں گے۔ پھر قریش کس خیال میں ہیں؟ خدا کی قسم! میں اس مقصد کے لیے برابر جہاد کرتا رہوں گا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے تا آنکہ وہ ذات پاک اسے غالب کر دے یا میری موت آجائے۔"

پھر آپؐ یہاں سے روانہ ہو کر حدیبیہ آئے۔ یہاں آپؐ نے قبیلہ خزاعہ کے آدمیوں اور بدیل بن ورقاء خزاعی سے اپنی آمد کا مقصد بیان فرماتے ہوئے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم جنگ کے ارادے سے نہیں آئے، بلکہ محض زیارت و اکرام بیت اللہ مقصود ہے۔"

اس کے بعد ان خزاعیوں سے بھی وہی بات کی جو بشر بن سفیان سے کر چکے تھے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو بلایا کہ انہیں مکہ روانہ کریں اور وہ اشراف قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیں کہ ان کے آنے کا مقصد کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے متعلق قریش سے ڈر ہے کہ مکہ میں بنو عدی بن کعب کا کوئی آدمی بھی نہیں، جو میری حمایت کر سکے قریش سے مجھے جو عداوت ہے اور ان کے معاملے میں میری جو سختی ہے اُسے وہ خوب جانتے ہیں، لیکن میں آپ کو ایسے آدمی کا نام کیوں نہ تجویز کر دوں جو مجھ سے زیادہ باعزت ہیں یعنی عثمانؓ بن عفان۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا، انہیں ابوسفیان اور اشراف قریش کے پاس جانے کے لیے ارشاد کیا تاکہ بتائیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لیے نہیں آئے اور ان کے آنے کا مقصد بیت اللہ کے اکرام و اجلال اور زیارت کے سوا کچھ نہیں۔

حضرت عثمانؓ کے قتل کی افواہ:

حضرت عثمانؓ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ داخل ہوتے وقت یا اس سے قبل ابان بن سعید بن العاص حضرت عثمانؓ سے ملا، اپنے یہاں قیام کے لیے آمادہ کیا اور اس وقت تک اپنی پناہ میں رکھا، جب تک حضرت عثمانؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہ پہنچا دیا۔ پھر حضرت عثمانؓ، ابوسفیان، اور عظماء قریش کے پاس آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے وہ پیغام پہنچا دیا جسے دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام قریش کو سنا چکے تو قریشیوں نے ان سے کہا: "اگر تم چاہو تو بیت اللہ کا طواف کر لو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: میں اس وقت تک طواف نہ کروں گا جب تک رسول اللہ خود طواف نہ کریں"

حضرت عثمان کو قریش نے اپنے پاس روک لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

بیعتِ رضوان:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا تو فرمایا: اب ہم اس جگہ سے اس وقت تک نہ ہٹیں گے جب تک اس قوم سے جنگ نہ کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کرنے کی دعوت دی۔ یہی بیعتِ رضوان ہے جو درخت کے نیچے لی گئی تھی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت پر بیعت لی تھی۔ مگر جابرؓ بن عبداللہ کا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے موت پر بیعت نہیں لی تھی بلکہ ہم لوگوں نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم کسی حالت میں بھاگیں گے نہیں۔

بیعت نہ کرنے والا:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بیعت لی تو کوئی ایک مسلمان بھی ایسا نہ تھا جو وہاں موجود ہو اور اس نے بیعت نہ کی ہو اور تخلف کیا ہو مگر جد بن قیس اخو بنو سلمہ نے تخلف کیا۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے تھے: خدا کی قسم! میں گویا اب دیکھ رہا ہوں کہ جد بن قیس اپنی اونٹنی کے بغل میں چمٹا جا رہا ہے تاکہ لوگوں کی نگاہ سے چھپ جائے۔

اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ حضرت عثمانؓ کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے، وہ باطل ہے۔

٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت میں سبقت کرنے والے:

جس شخص نے بیعت رضوان کے موقع پر سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی وہ ابو سنان رضی اللہ عنہ اسدی ہیں۔

حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کرنے والے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے خود بیعت لی تھی وہ یوں کہ دست مبارک دوسرے دست مبارک پر رکھا تھا۔ (ابن ہشام)

مبارک ہاتھ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قاصد بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کی حاجت میں ہے (یعنی عثمان کو اس وقت اللہ اور اس کے رسول کی ضرورت ہے) یہ فرما کر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا۔

(ترمذی)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی واپسی:

صلح نامہ حدیبیہ لکھے جانے سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس آگئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ تبوک کے موقع پر

(توبہ)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

○

● — حضرت عثمانؓ نے غزوۂ تبوک میں مالی ایثار کی مثال قائم کر دی—

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالی ایثار

(۱)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جیش عسرہ میں امداد کے لیے آدمی بھیجا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار آپ کے پاس بھیج دیے، وہ آپ کے سامنے ڈال دیے گئے حضور علیہ السلام اپنے دونوں ہاتھوں سے انہیں الٹتے پلٹتے جاتے تھے اس طرح پر کہ کبھی آپ کے دونوں ہاتھوں کی پشت نمایاں ہوتیں اور کبھی دونوں ہتھیلیاں (یا دیناروں کا کبھی نبر والا حصہ اوپر ہوتا اور کبھی بھروالا) اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دعا دے رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عثمان! اللہ تیرے ہر اس گناہ کو جو تو نے چھپکر یا اعلانیہ یا اپنے باطن میں کیے ہیں اور جو کچھ کہ قیامت کے قائم ہونے تک ہونے والے ہوں ان کی تو اے اللہ! مغفرت فرما دے (آدمی جب مرتا ہے اس کے لیے قیامت اسی دن سے قائم ہو جاتی ہے۔ مَنْ مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُهُ) عثمان کو کوئی پرواہ نہیں اگر اس کے بعد کوئی عمل نہ کرے۔ (ابن عساکر۔ دار قطنی۔ ابن عدی۔ حلیۃ اولیاء)

(۲)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اس موقع پر حاضر تھے جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضورؐ کے حوالہ کیا جو کچھ کہ جیش عسرہ کے لیے دیا، سات سو اوقیہ سونا لائے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔)

(ابو یعلی والطبرانی۔)

(۳)

قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار سواریاں سکائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں پچاس گھوڑے تھے۔ حسن کی روایت ہے حضرت عثمانؓ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے دیے، یا راوی نے اس طرح کہا نو سو ستر اونٹ اور تیس گھوڑے غزوۂ تبوک میں دیے، یہ پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے لشکر کا تہائی سامان کا غزوۂ تبوک میں خرچ برداشت کیا تھا، یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ لشکر والوں کی کوئی حاجت باقی نہیں رہی جو انہوں نے پوری نہ کر دی ہو۔ (حلیۃ اولیاء)

(۴)

حضرت عبدالرحمان بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا میرے ذمہ سو اونٹ مع پالان (وغیرہ ساز و سامان) اللہ کے راستہ میں ہیں (یعنی میں سو اونٹ مع سامان کے مجاہدین فی سبیل اللہ کو امداد میں دیتا ہوں) حضورؐ نے جیش العسرۃ کے متعلق پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمانؓ پھر اٹھے اور عرض کیا یارسول اللہؐ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ مع نمگیروں اور پالانوں کے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جیش العسرۃ کی بابت ترغیب دلائی حضرت عثمانؓ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں (یعنی میں تین سو لدے ہوئے اونٹ پیش کرتا ہوں)

راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر پر سے اترے اور فرمایا۔ اس کے بعد عثمانؓ جو عمل بھی کریں ان کو کوئی حرج اور نقصان نہیں۔ (اسی طرح دوسری مرتبہ بھی فرمایا۔

(ترمذی)

(۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنیؓ ایک ہزار دینار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ جیش العسرۃ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضورؐ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت رسول اللہؐ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں عثمانؓ جو کچھ آج کے بعد کریں گے وہ ان کو نقصان نہ دے گا۔ یہ آپ نے دو بار فرمایا۔

(ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے عزیز ترین داماد اور محبوب صحابی کی شہادت کی پیشین گوئی پہلے ہی فرما دی تھی۔

پیشین گوئیاں

1 ⊖— جنت کی بشارت، مصائب پر صبر کرنے کی تلقین

2 ⊖— قمیص (خلافت) مت اتارنا

3 ⊖— ہدایت یافتہ

4 ⊖— شہیدِ مظلوم

5 ⊖— شہیدِ اعظم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی پیشین گوئی

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں: ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ میں تکیہ لگائے تشریف فرما تھے اور لکڑی کو کیچڑ اور پانی میں گاڑ رہے تھے (یعنی شغل کے طور پر) اتنے میں ایک آدمی نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا۔

حضورؐ نے فرمایا: "دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو" دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔

حضورؐ نے فرمایا: "دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو" دیکھا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ان مصائب پر جو اس کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو" دیکھا تو عثمانؓ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور حضورؐ کے ارشاد سے آگاہ کیا۔

حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کے ارشاد کو سن کر کہا۔

"اے اللہ! مجھ کو صبر عطا فرما اور تو ہی مددگار ہے"۔

(مسلم)

دوسری پیشین گوئی:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ "اے عثمان! امید ہے کہ خداوند تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا تو اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔" (ترمذی)

تیسری پیشین گوئی:

ابو الاشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند خطیب (یعنی مقرر) شام میں کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابی تھے آخر ان میں سے سب سے آخری شخص کھڑے ہوئے ان کا نام مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا۔ انہوں نے فرمایا اگر میں نے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں (اس وقت تقریر کرنے) نہ کھڑا ہوتا۔ چنانچہ حضور نے فتنوں کا ذکر کیا تو ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے گزرا۔ آپ نے فرمایا اس دن یہ ہدایت پر ہوگا (جس دن امت میں فتنہ و فساد برپا ہوگا) میں اس کی طرف اٹھا تو کیا دیکھا کہ یہ تو حضرت عثمان بن عفان ہیں پھر میں آپ کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا کیا یہی؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں یہی۔ (ترمذی)

چوتھی پیشین گوئی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اس میں یہ مظلوماً قتل ہوں گے۔ (ترمذی)

پانچویں پیشین گوئی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، اور زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی: حضور نے فرمایا۔ "ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔" (مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جامع دُعا

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ، ابوبکرؓ پر رحم کرے کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے میرا نکاح کیا اور مجھے ہجرت میں اپنی اونٹنی پر (سوار کر کے) لے گئے اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کیا۔

اللہ، عمرؓ پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق نے ان کو اس حال میں کر دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔

اللہ، عثمانؓ پر رحم کرے، ان سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

اللہ، علیؓ پر رحم کرے اے اللہ! تو حق کو ان کے ساتھ کر دے جدھر وہ گھومیں حق بھی ادھر ہی گھوم جائے۔ (ترمذی)

حضرت عثمانؓ کے لیے دُعائیں:

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ اے اللہ! عثمانؓ کے ان گناہوں کی مغفرت فرما جو پہلے ہو چکے اور جو بعد میں ہوں گے اور جو خفی طور پر کیے اور جو علانیہ طور پر کیے اور جو کچھ کہ چھپ کر کیا اور جو کھلم کھلا کیا ہے۔ (طبرانی۔ ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء)

☆ حضرت ابوسعیدؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضورؐ نے دعا کی اے میرے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات کہے۔

(حلیۃ الاولیاء)

☆ زید بن اسلمؓ نے بیان کیا: حضرت عثمانؓ نے خاکستری رنگ کی اونٹنی حضورؐ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس بھیجی تو آپؐ نے فرمایا: اے میرے اللہ! عثمانؓ کو پل صراط سے گزار دے۔

(ابن عساکر)

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ:

میں نے سُنا

حضرت ابان بن عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر وہ بندہ جو ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین بار یہ کہے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ نہ زمین کی کوئی چیز نقصان پہنچاتی ہے نہ آسمان کی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی (خدا کا کرنا کیا ہوا کہ) حضرت ابانؓ پر ایک طرف فالج گرا۔ وہ شخص (جس سے حضرت ابانؓ نے یہ حدیث روایت کی تھی) ان کی طرف دیکھنے لگا (کہ باوجود مذکورہ بالا دُعا صبح و شام پڑھنے کے یہ فالج کی مصیبت میں گرفتار ہو گئے) حضرت ابانؓ نے فرمایا۔ دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ویسے ہی ہے جیسی میں نے تم سے بیان کی (اس میں کوئی کلام نہیں) مگر میں نے اس دن (جس دن فالج گرا) یہ دعا نہیں پڑھی تھی (تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کو پورا کرے۔

(ترمذی)

دین کی تکمیل:

خدا نے بنی آدم پر کرم فرمایا۔ دنیا کے تمام انسانوں کو ایک آئین و دستور حیات عطا فرمایا۔ دینِ حق کو غالب کرنے کے لیے اپنے رسول کو بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینِ حق کو قائم کیا۔ مہاجرینؓ نے اللہ کے رسولؐ کا ساتھ دیا اور رفاقت کا حق خوب ادا کیا۔ انصارؓ نے نصرت کی اور خوب نصرت کی۔ سب نے مل کر اللہ کی مدد کی اور اللہ نے مومنوں کی مدد کی اور اُن کے قدم مضبوط جما دیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ کا دین تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آ گیا۔
کفر کا بول پست ہوا۔ اللہ کا کلمہ بلند ہوا۔
توحید کی خوشبو پھیلی۔ شرک کی بدبو دور ہوئی۔
ایمان کی ہوائیں چلیں۔ عملِ صالح کی سبیلیں جاری ہوئیں۔
اسلام کا بول بالا ہوا۔ رسالتِ محمدیؐ کا چرچا ہوا۔
قرآن کا نور سارے زمانے میں پھیل گیا۔ سنت کا چلن عام ہوا۔
اخلاق کے پھول کھلے۔ عفت کی کلیاں مسکرائیں۔
نیکیاں پھیلیں۔ برائیاں دور ہوئیں۔
یہ سارا کارنامہ ہادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

نمونۂ کامل:

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ، حضرت عثمانؓ کی نگاہوں کے سامنے تھی۔ حضور بادشاہ نہیں تھے اور نہ سلطانِ جابر تھے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول تھے۔ رحمت اللعلمینؐ تھے۔ خاتم النبیین تھے، رؤف و رحیم تھے۔ حلیم و متین تھے۔ حضورؐ نے کتنی محنت، جانفشانی و قربانی کے بعد اس امت کی تشکیل فرمائی تھی۔ ایک ایک فرد کو جوڑا تھا۔ اس کی تربیت فرمائی تھی۔ اس کا تزکیہ کیا۔ نیکی و اخلاق کے پھول اس کے دامن میں بھر دیے تھے۔ اس امت کا ہر فرد اپنی جگہ اسلام کا پیکر تھا۔ اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ تھا۔ خلقِ محمدیؐ کا آئینہ تھا۔ صحابہ کی جماعت کا ہر فرد قرآن مجید پر عامل اور سنتِ نبویؐ کا پیرو تھا۔ حضرت عثمانؓ، تربیتِ نبویؐ و تزکیۂ رسول کا نمونۂ کامل تھے۔

وصیتِ رسولؐ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تعلیم باقی نہیں چھوڑی تھی۔ طہارت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر سیاست تک کے اصول و ضوابط اور طریقے بتا دیے تھے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل رہنمائی فرمائی تھی۔ یہ تعلیم، یہ دستور، یہ آئین اور یہ طریقہ تمام انسانوں کے لیے تھا۔ اس میں عرب و عجم، کالے و گورے، مشرقی و مغربی اور اپنے پرائے کی تفریق نہیں تھی۔ یہ دین سب کے لیے تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سب کے نبی تھے۔ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ حضورؐ کے بعد، اسلام کے پیغام کو تمام انسانوں تک پہنچانا صحابہؓ کی ذمہ داری تھی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو تبلیغِ دین کی وصیت فرمائی تھی اور کتاب و سنت کی اساس پر ایک مستحکم و پائدار حکومت ان کے حوالے کی تھی۔

وفاتِ رسولؐ:

کارِ نبوت تکمیل پا چکا تھا۔ نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔ اب کوچ کی تیاری تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے تشریف لے جانے کی باری تھی۔ ۱۱ھ میں نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے غلاموں کو روتا اور بلکتا چھوڑ گئے۔ صحابہؓ، اپنے آقا کے احسانات، مہربانیوں، شفقتوں، دعاؤں اور وصیتوں کو یاد کر کر کے رو رہے تھے۔ آہ و زاری کر رہے تھے اور فریاد بلند کر رہے تھے۔

- ☆ کیسے اچھے تھے پیارے نبیؐ۔۔۔۔ سب کے پیارے، آنکھوں کے تارے نبیؐ۔
- ☆ آہ! کتنے مہربان تھے، اللہ کے رسولؐ۔
- ☆ کتنی محبت تھی حضورؐ کو عثمانؓ سے۔
- ☆ کتنا پاس و لحاظ رکھتے تھے حضورؐ، حضرت عثمانؓ کا۔
- ☆ کتنے احسانات تھے اللہ کے رسولؐ کے حضرت عثمانؓ پر۔
- ☆ کتنی قدر و منزلت تھی دربارِ رسالت میں حضرت عثمانؓ کی۔
- ☆ کتنی قدر و قیمت تھی، حضورؐ کے نزدیک حضرت عثمانؓ کی جان کی۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو دو نور (بیٹیاں) عطا فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ "ذوالنورین" کہلائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے صدقات قبول فرمائے۔ حضرت عثمان رضؓ نے "غنی" کا لقب پایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کی شرم وحیا کی تعریف فرمائی۔ حضرت عثمانؓ "کامل الحیاء والایمان" کے خطاب سے پکارے جانے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کی خبر سنی تو ان کے خون کا انتقام لینے کے لیے بیعتِ رضوان لی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں حضرت عثمانؓ کو اپنا جانشین بنایا۔ ان پر آنے والے مصائب سے آگاہ فرمایا۔ انہیں دعائیں دیں اور جنت کی بشارت دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر حضرت عثمانؓ پر بجلی بن کر گری۔ ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔ ان کی زبان گنگ ہوگئی۔ ان کے قدم لڑکھڑا گئے اور عثمان غم والم کی تصویر بن گئے۔

حضرت عثمانؓ بن عفان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کو اتنا رنجِ شدید ہوا کہ بعض صحابہؓ کا تو یہ حال تھا کہ جیسے انہیں وسوسہ اور جنون ہوگیا ہو۔ میں بھی انہیں لوگوں میں سے تھا، ایک روز میں مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلہ پر بیٹھا ہوا تھا اور ابوبکرؓ سے بیعت کی جارہی تھی، میرے پاس سے عمرؓ گزر گئے اور مجھے اس بات کی قطعًا خبر نہ ہوئی۔ اس لیے کہ مجھے انتہائی رنج تھا۔ حضرت عمرؓ نے جاکر ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا میں آپ کو ایک عجیب بات نہ سناؤں؟ میں عثمانؓ کے پاس سے گزرا اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ (ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا چاند

نبوت کا چاند نگاہوں سے چھپتے ہی خلافت کا چاند نکل آیا۔ چاندنی چھٹکنے لگی۔ انوار خلافت چمکے نفاق وارتداد کے بادل پھٹے۔ جھوٹی نبوتوں کے چراغ بجھے۔ ہوائیں دم توڑنے لگیں۔ فتنے اپنی موت آپ مرے۔ شیطان کا لشکر بکھر گیا۔ اس کے منصوبے ناکام ہو گئے۔

اسم محمدؐ کا اجالا پھیلنے لگا۔ نورِ محمدؐ سے اذہان روشن ہوئے۔ پرچم اسلام لہرانے لگا اور ہر جگہ اللہ کی کبریائی کا ڈنکا بجنے لگا۔

خلافتِ اسلامی کا پہلا چاند (حضرت ابوبکر صدیقؓ) مسکرا رہا تھا اور اپنی روپہلی چاندنی ہر سو بکھیر رہا تھا۔ اس کی روشنی میں اسلامی قافلہ منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں تھا فلکِ ہدایت کے تارے عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، سعیدؓ، ابوعبیدہؓ، سعد بن عبادہؓ معاذ بن جبلؓ، خبابؓ، صہیبؓ، بلالؓ، عمارؓ، چاند کے گرد ہالہ کیے ہوئے تھے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ، امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشیر اعلیٰ، معاون اور سیکرٹری تھے اور اسلامی مجلس شوریٰ کے رکن رکین تھے۔

"حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب کوئی امر درپیش ہوتا تھا تو وہ ارباب رائے و اصحاب فقہ سے مشورہ کرتے تھے اور مہاجرین و انصار میں سے عمرؓ، عثمانؓ، عبدالرحمٰن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت کو بلاتے تھے۔ یہ سب حضرات خلافت صدیقی میں اربابِ فتویٰ تھے۔"

(ابن سعد)

حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی وفات سے پہلے اسلامی مجلس شوریٰ کے ارکان سے مشورہ کر کے حضرت عمر بن خطاب کو نامزد کرنا چاہا تو اس کی دستاویز حضرت عثمانؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نے لکھی۔

عثمان بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات قریب آئی حضرت عثمان بن عفان رضؓ کو بلایا اور ان سے اپنا ایک معاہدہ لکھوایا، اتنے میں حضرت ابوبکر رضؓ پر بیہوشی آگئی اس سے قبل کہ کسی کا نام لکھائیں، حضرت عثمان نے لکھ دیا "عمر رضؓ بن خطاب"، پھر حضرت ابوبکر رضؓ کو ہوش آیا، حضرت عثمان رضؓ سے کہا کسی کا نام تم نے لکھا ہے؟ حضرت عثمان رضؓ نے عرض کیا مجھے آپ کی بیماری کی وجہ سے کچھ گمان (وفات کا) ہو گیا تھا اور میں نے اختلاف کا خطرہ محسوس کیا اس وجہ سے میں نے "عمر بن خطاب رضؓ" لکھ دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے، سن لو اگر تم اپنے آپ کو لکھتے بے شک تم اس کا کام کے اہل تھے، اتنے میں آپ کے پاس طلحہ رضؓ بن عبیداللہ آئے اور کہا میں ان لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں قاصد بن کر آپ کے پاس آیا ہوں لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ آپ کو حضرت عمر رضؓ کی سختی ہم لوگوں پر اپنی زندگی ہی میں معلوم ہے پس آپ کی وفات کے بعد جب ہمارے کام آپ ان کے حوالہ کر دیں گے کیا حال ہوگا؟ اور اللہ پاک آپ سے ان کے بارے میں ضرور سوال کرے گا پس آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس میں غور کر لیجیے، حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا ذرا مجھ کو بٹھاؤ، کیا اللہ کے بارے میں تم لوگ مجھ کو خوف دلاتے ہو؟ وہ آدمی ذلیل اور رسوا ہو جائے جو تمہارے امر میں وہم سے کام لے جب مجھ سے خدا پوچھے گا تو میں کہہ دوں گا، میں تیری مخلوق پر ایسے شخص کو خلیفہ بنا آیا ہوں جو اُن میں سے اُن کے لیے بھلا ہے، جاؤ لوگوں کو میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو۔

دوسرا چاند!

خلافت اسلامی کا پہلا چاند نظروں سے اوجھل ہوا تو دوسرا چاند نمودار ہوا۔ یہ چودھویں کا چاند تھا۔ روشن اور کامل۔ اس کے نمودار ہوتے ہی اسلام کا اُجالا ساری دنیا میں پھیل گیا۔ آتش کدے بجھ گئے۔ صنم خانے ویران ہو گئے۔ کلیساؤں میں خاک اڑنے لگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوار توحید کی ضیاپاشیوں سے زمین جگمگا اٹھی۔ اقوام و ملل عدل فاروقی کو دیکھ کر فوج در فوج اسلام کے سایے میں آگئیں۔

فاتح ایران، مصر، شام، بابل و نینوا..... حضرت عمرؓ بن خطاب..... کو آپ نے دیکھا؟

کہاں؟ تخت شاہی پر

نہیں

شاہی محل میں؟

نہیں۔

پھر کہاں؟

مدینہ کی گلیوں میں، رعایا کی خبر گیری کرتے ہوئے۔ فرشِ خاک پر سوتے ہوئے پیوند لگے لباس میں امور خلافت انجام دیتے ہوئے۔ مدینہ میں بیٹھے، فوجوں کی کمان کرتے ہوئے۔

وہ خلیفہ، جس کے رعب و داب سے بادشاہ تھرتھرا رہے تھے۔

وہ حاکم۔ جس کے احتساب سے گورنر اور فوجی کمانڈر کانپتے تھے۔

وہ حکمران، جس کے ڈر سے عمالِ حکومت لرزتے تھے۔

ہاں وہی دلوں پر حکومت کرنے والا بادشاہ مسجد نبوی میں پیشانی زمین پر رکھے خدا کے آگے سربسجود ہے اور رو رو کر اللہ سے اپنی مغفرت کی دعائیں مانگ رہا ہے اور جس کے اطراف خورشید رسالت کی کرنیں جمع ہیں۔ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروانوں کی طرح شمع خلافت کے گرد منڈلا رہے ہیں اور دل و جان سے اس پر قربان ہو رہے ہیں۔ خلیفہُ دوم امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب، حضرت عثمان ذوالنورین کا احترام کرتے تھے۔ ان کا پاس و لحاظ رکھتے تھے۔ ان سے مشورہ کرتے تھے۔ ان کے مشوروں پر عمل کرتے تھے اور ہمیشہ انہیں اپنے قریب رکھتے تھے۔

٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا چاند :

خلافت اسلامی کا دوسرا چاند نگاہوں سے چھپ گیا تو تیسرا چاند (عثمانؓ بن عفان) نور کی کرنیں بکھیرتا ہوا نمودار ہوا۔

مہ کامل۔ درخشندہ وتابندہ۔

نگاہوں کو ٹھنڈک، اور دلوں کو راحت پہنچانے والا۔ روحوں کو سکون و آسودگی بخشنے والا خطا پوش حلیم وکریم۔

وہ خدا کا پرستار، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق، سنت کا پیرو، آخرت کا طلب گار اور جنت کا خریدار تھا۔

وہ قرآن کا قاری، حافظ و کاتب اور ماہر اور شب و روز اس کی تلاوت کرنے والا تھا۔

وہ حدیث کا سننے والا، جاننے والا اور سنانے والا تھا۔
اس نے اہلِ مدینہ کو ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے سیراب کر دیا۔
اس نے لشکرِ اسلام کو سازوسامان سے آراستہ کر دیا۔
اس نے قرآن کو جمع کیا اور اس کے نور کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔
خدا نے اس کو مال و دولت سے خوب نوازا تھا اور وہ یہ دولت خدا کی راہ میں لٹا رہا تھا۔

خدا نے اس کو قائدانہ صلاحیتیں بخشی تھیں حکمرانی کے اوصاف عطا فرمائے تھے وہ خاموشی سے دینِ ہدیٰ کی خدمت کر رہا تھا۔ اسے نام و نمود، ریا و نمائش سے سخت نفرت تھی وہ خدا کی رضا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے یہ سارے کام کر رہا تھا۔ وہ اقتدار کا بھوکا نہیں تھا۔ اسے نہ منصب کی چاہت تھی اور نہ وہ کسی عہدہ کا طالب تھا۔ اُمت کی نگاہیں اس پر لگی ہوئی تھیں مگر وہ خلافتِ اسلامی کے بارِ گراں کو اٹھانے سے گھبرا رہا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے بعد اُسی کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ تھا۔ اور اسی کے کارناموں کا چرچا تھا۔ سب کی زبانوں پر عثمانؓ، عثمانؓ کا ورد جاری تھا۔

آخر وہ اٹھارہ شرمانا، لجاتا ہوا فلک خلافت پر نمودار ہوا۔ اور امامت کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لے لی۔

خلافتِ اسلامی کے ابتدائی چھ سال پوری آب و تاب سے چمکتا رہا۔ بعد کے چھ سال بغاوت کی بدلیاں چھائیں۔ فتنہ کے بادل اُمڈ آئے مگر وہ برابر روشن رہا اور روشنی دیتا رہا۔ اس کی تابانیوں میں کمی نہ آئی بلکہ روز بروز اس میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

خلافت اسلامی کا مہ کامل چمکتا ہی رہا اور برابر چمکتا ہی رہے گا جب تک سورج چاند رہیں گے، چمکتا ہی رہے گا۔ جب تک زمین اپنے محور پر گھومتی رہے گی۔ ستارے اپنی منزلیں طے کرتے رہیں گے، جب تک اسلام کا کارواں منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں رہے گا۔ جب تک قرآن باقی رہے گا۔ سنت کی شمع روشن رہے گی اور جب تک صفحۂ گیتی پر خانۂ کعبہ رہے گا۔ مسجد نبویؐ رہے گی۔

عثمانؓ بن عفان

کا نام زندہ اور تابندہ رہے گا

رضی اللہ عنہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ

خلیفہ منتخب ہوتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عبیدہؓ بن الجراح :

عمرو بن میمون ازدی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ بن خطاب زخمی ہوئے تو آپ سے کہا گیا: اے امیرالمومنین! آپ کسی کو اپنا جانشین مقرر کریں۔ آپ نے فرمایا:

"میں کس کو خلیفہ مقرر کروں اگر ابوعبیدہ زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ مقرر کرتا۔ اگر میرا پروردگار (قیامت کے دن) مجھ سے باز پرس کرتا تو میں جواب دیتا تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "ابوعبیدہ اس امت کے امین ہیں"۔

حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ :

اگر ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم زندہ ہوتے تو میں انہیں بھی خلیفہ مقرر کر سکتا تھا۔ اگر میرا رب ان کے بارے میں سوال کرتا تو میں یہ عرض کرتا۔ میں نے تیرے پیغمبرؐ کو یہ فرماتے سنا ہے "سالم اللہ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ :

ایک شخص نے کہا: میں آپ کے سامنے عبداللہ بن عمرؓ کا نام پیش کرتا ہوں"

آپ نے فرمایا: خدا تمہیں غارت کرے۔ خدا کی قسم! اللہ کے سامنے کبھی میں نے بھی اس قسم کی آرزو نہیں کی تم پر افسوس ہے کہ میں کیسے اس شخص کو خلیفہ بنا سکتا ہوں جو اپنی بیوی کو (صحیح اور شرعی) طریقہ سے طلاق دینے سے عاجز رہا ہو۔ ہمارے خاندان کا تمہارے کاموں سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ میں نے خود اپنے لیے یہ منصب پسند نہیں کیا جو میں اپنے خاندان کے کسی فرد کے لیے اس کی تمنا کروں۔ اگر یہ خلافت اچھی ہے تو ہم نے اس کو حاصل کر لیا اور اگر یہ بُری ہے تو عمر کے خاندان کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے ایک فرد سے اس کا محاسبہ ہو اور صرف اسی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمتِ محمدی کے کاموں میں جواب طلب کیا جائے تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ میں نے (امورِ خلافت سرانجام دینے میں) مقدور بھر کوشش کی اور اپنے گھر والوں کو (دنیا کی نعمتوں سے) محروم رکھا۔ اگر میں مساوی حالت میں بھی چھوٹ جاؤں کہ نہ تو مجھ پر بار رہو اور نہ ثواب تو اس حالت میں بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھوں گا۔

تم یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اگر کسی کو خلیفہ نامزد کردوں تو مجھ سے بہتر شخصیت (ابوبکرؓ) نے بھی خلیفہ نامزد کیا تھا اور اگر میں کسی کو بھی نامزد نہ کروں تو مجھ سے بہتر شخصیت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ اللہ اپنے دین کو تباہ و برباد نہیں ہونے دے گا۔"

یہ باتیں سُن کر لوگ چلے گئے۔ پھر واپس آکر کہنے لگے۔ اے امیر المومنین! آپ کوئی معاہدہ لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس گفتگو کے بعد عزمِ مصمم کر لیا تھا کہ غور و فکر کے بعد تمہارا حاکم ایسے قابل ترین فرد کو مقرر کردوں جو تمہیں حق و صداقت کی طرف لے جائے مگر اس اثناء میں مجھ پر غشی طاری ہوگئی اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس باغ میں داخل ہوا جو اس نے لگایا تھا۔ وہ ہر تر و تازہ اور پختہ پھل توڑنے لگا اور اسے اپنے نیچے جمع کرنے لگا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ اللہ اپنے کاموں پر غالب رہے گا اور عمر کو موت عطا کرے گا۔ لہٰذا میں نہیں چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد بھی اس بار کا متحمل رہوں۔

یہ ہیں عثمانؓ، علیؓ۔ عبد الرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ بن ابی وقاص طلحہؓ۔ زبیرؓ۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہارے سامنے وہ جماعت ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ ضرور بہشت میں داخل ہوں گے۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بھی انہیں (عشرہ مبشرہ) میں سے ہیں مگر میں انہیں اس جماعت میں شامل نہیں کروں گا۔ وہ لوگ یہ ہیں علیؓ اور عثمانؓ۔ دونوں عبد مناف کی اولاد میں سے ہیں۔ عبد الرحمٰنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبیر بن عوام حواری رسولؐ ہیں اور ان کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ انہی جماعت میں طلحۃ الخیر بن عبید اللہ ہیں۔

ان میں سے کسی ایک کو منتخب کر لو:

یہ لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص کا انتخاب کریں اور جب کسی کو خلیفہ مقرر کریں تو اس کی اچھی طرح حمایت کریں اور اس کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اگر وہ تمہارے سپرد کوئی کام امانت کے طور پر کرے تو تمہیں اس امانت کو پوری طرح ادا کرنا چاہیے۔

تم لوگ مسلمانوں کے سردار اور رہنما ہو:

اگلے دن صبح کے وقت حضرت عمرؓ نے حضرات عثمانؓ، علیؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ کو بلوایا اور فرمایا:

"میں نے غور کرنے کے بعد تمہیں مسلمانوں کا سردار اور رہنما پایا۔ لہٰذا یہ معاملہ تمہارے اندر رہے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ تم لوگوں سے مطمئن اور خوش تھے۔ اگر تم راہ راست پر رہے تو مجھے عوام کے بارے میں تمہارے برخلاف کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے البتہ اس بات کا اندیشہ ضرور ہے کہ تم آپس میں اختلاف کرو گے اور اس کی وجہ سے عوام میں بھی اختلاف پیدا ہو گا۔"

لہٰذا ام المومنین حضرت عائشہؓ سے اجازت لے کر ان کے حجرہ کے قریب جا کر باہم صلاح و مشورہ کرو۔ اور اپنی جماعت میں سے کسی کا انتخاب کرو۔ مگر حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے اندر نہ جانا بلکہ اس کے قریب رہنا۔"

اس کے بعد آپ نے (تکیہ) پر سر رکھا تو خون جاری تھا۔

بہرحال یہ سب لوگ اندر چلے گئے اور مشورہ کرنے لگے۔ پھر ان کی آواز بلند ہونے لگی۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ کہا: سبحان اللہ! امیر المومنین ابھی فوت نہیں ہوئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مرنے کے بعد صلاح و مشورہ کرنا:

جب حضرت عمرؓ نے یہ آواز سنی تو ہوش میں آ کر یوں فرمایا:

"فی الحال تم (مشورہ) سے کنارہ کشی کر لو۔ جب میں مر جاؤں گا تو تین دن تک صلاح و مشورہ کرو۔ اس عرصہ میں صہیبؓ نماز پڑھائیں گے۔ مگر چوتھے دن سے پہلے تم میں سے کوئی نہ کوئی امیر مقرر ہونا چاہیے۔ اس مجلس میں عبداللہ بن عمرؓ صرف مشیر کی حیثیت سے شریک ہوں گے اور ان کا اس (انتخاب) کے معاملے میں کوئی دخل نہیں ہوگا۔ طلحہؓ تمہارے معاملے میں شریک ہوں گے اگر وہ تین دن کے اندر آ جائیں تو انہیں اپنے معاملے میں شریک کر لینا اور اگر تین دن گزر جائیں اور وہ نہ آئیں تو تم خود ہی اس معاملے کے بارے میں فیصلہ کر لینا۔ تاہم طلحہؓ کے بارے میں مجھے کون (اطمینان دلائے گا؟)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے فرمایا: میں ان کا ذمہ لیتا ہوں۔ ان شاء اللہ وہ مخالفت نہیں کریں گے۔

آپ نے فرمایا: مجھے بھی یہ توقع ہے کہ وہ مخالف نہیں ہوں گے۔ میرا گمان غالب ہے کہ ان دونوں یعنی علیؓ اور عثمان میں سے کوئی خلیفہ ہوگا۔ اگر عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو وہ نرم مزاج انسان ہیں۔ اور اگر علیؓ خلیفہ ہوئے تو ان میں ظرافت ہے اور وہ اس قابل ہیں کہ مسلمانوں کو حق و صداقت کی راہ پر قائم رکھیں۔ اگر تم سعد بن ابی وقاص کو خلیفہ بناؤ تو وہ بھی اس کے اہل ہیں ورنہ جو خلیفۂ وقت ہوگا وہ ان کا تعاون حاصل کرے گا۔ کیونکہ میں نے انہیں کسی خیانت یا نااہلی کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف کی عقلمندی کا کیا کہنا! انہیں تائید ایزدی حاصل ہے۔ تم ان کی بات غور سے سنو۔

انصار! امر (خلافت) میں مدد کرنا:

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے حضرت ابو طلحہ انصاریؓ سے فرمایا: اے ابوطلحہ! خدائے بزرگ و برتر نے تمہارے ذریعہ طویل مدت تک اسلام کو غالب رکھا۔ تم انصار میں سے پچاس افراد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انتخاب کرو اور اس (مجلسِ شوریٰ) کو آمادہ کرو کہ وہ اپنی جماعت میں کسی ایک شخص کا انتخاب کریں۔

حضرت مقدادؓ بن اسود سے فرمایا:

آپ نے مقدادؓ بن اسود سے فرمایا: جب تم مجھے قبر میں دفن کر چکو تو اس جماعت کو کسی گھر میں اکٹھا کرو تاکہ وہ اپنی جماعت میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کر سکیں۔

حضرت صہیبؓ کو ہدایت:

آپ نے حضرت صہیبؓ سے فرمایا: تم تین دن تک مسلمانوں کو نماز پڑھاؤ اور علی، عثمان، زبیر، سعید بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف کو نیز طلحہ کو اگر وہ آ جائیں تو کسی مقام پر جمع کرو اور عبداللہ بن عمر کو بھی شریک کرو مگر انہیں اس معاملہ (انتخاب) کا حق حاصل نہیں ہوگا تم ان کے سر پر کھڑے ہو جاؤ، اگر پانچ متفق ہو کر ایک شخص کا انتخاب کر لیں اور ایک شخص مخالف ہو تو اس کا سر تلوار سے پاش پاش کر دو اور اگر چار متفق ہوں اور دو مخالف ہوں تو ان دونوں کی گردنیں اڑا دو۔ اگر تین افراد ایک شخص (کے انتخاب) پر متفق ہوں اور تین افراد دوسرے شخص پر متفق ہوں تو عبداللہ بن عمر کو ثالث بناؤ اور فریقین میں سے جس کے بارے میں وہ فیصلہ کریں اس کا انتخاب کر لیا جائے۔ اگر وہ عبداللہ بن عمر کے فیصلے کو تسلیم نہ کریں تو تم ان لوگوں کی حمایت کرو جن کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف ہوں اور باقی لوگوں کو قتل کر دو اگر وہ لوگوں کے متفقہ فیصلہ سے انحراف کریں۔"

حضرت صہیبؓ کی امامت:

جب حضرت عمرؓ کی وفات ہو گئی اور ان کا جنازہ باہر لایا گیا تو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں نے کوشش کی کہ وہ نماز جنازہ پڑھائیں مگر حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے فرمایا، تم دونوں خلیفہ بننا چاہتے ہو، تمہارا اس کام سے کوئی تعلق نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ نے تین دن تک نماز پڑھانے کے لیے صہیب کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے تا آنکہ لوگ کسی ایک شخص کو خلیفہ منتخب کرنے پر متفق ہو جائیں"۔ لہٰذا حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مجلس شوریٰ کا انعقاد :

جب حضرت عمرؓ مدفون ہو گئے تو حضرت مقدادؓ بن اسود نے اہل شوریٰ کو حضرت مسورؓ بن مخرمہ کے گھر میں جمع کیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق انہیں بیت المال میں یا حضرت عائشہؓ کی اجازت سے بعد ان کے حجرہ میں جمع کیا۔

یہ لوگ تعداد میں پانچ تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضرت طلحہؓ موجود نہیں تھے۔ انہوں نے حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کو حکم دیا کہ وہ ان کی دربانی کریں۔ اتنے میں حضرت عمروؓ بن العاص اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بھی آکر دروازہ کے قریب بیٹھ گئے حضرت سعدؓ نے کنکریاں مار کر انہیں اٹھوا دیا اور فرمایا: "تم لوگ چاہتے ہو کہ تم یہ کہہ سکو ہم مجلسِ شوریٰ میں شریک تھے۔"

مجلس شوریٰ کی کاروائی :

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ کی میت کو قبر میں مجلسِ شوریٰ کے پانچوں ارکان نے اتارا پھر سب اپنے گھروں کو جانے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے انہیں پکار کر کہا: کہاں جا رہے ہو؟ اِدھر یہاں" اس پر سب ان کے پیچھے ہو گئے۔ وہ فاطمہؓ بنت قیس فہریہ کے گھر ے گئے جو ضحاک بن قیس فہدی کی بہن تھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ان کی بیوی تھیں اور بہت عقلمند تھیں وہاں پہنچ کر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف گفتگو کا آغاز کیا اور فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتتاحی کلمات:

اے لوگو! میری ایک رائے ہے تم اسے سنو۔ اس پر غور کرکے جواب دو۔ تم یہ بات سمجھو کہ ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ ناخوشگوار شیریں شربت سے بہتر ہے۔ تم لوگ رہنما اور پیشوا ہو۔ عوام تمہارے ذریعہ سے ہدایت حاصل کرتے ہیں اور تمہارے علمی مرکزوں میں آتے ہیں۔ تم باہمی اختلاف سے اپنی حالت خراب نہ کرو اور اپنے دشمن کے مقابلے میں اپنی تلواریں نیام میں نہ رکھو (دشمن سے مقابلہ کرنے کی بجائے باہمی اختلاف میں نہ پڑ جاؤ) ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ ہر قوم وملت کا ایک سربراہ ہوتا ہے جس کے حکم کو سب تسلیم کرتے ہیں اور اس کے منع کرنے پر کسی کام سے باز آجاتے ہیں۔

تم اپنی جماعت میں سے کسی ایک کو اپنا سربراہ بناؤ۔ تم امن وامان میں رہو گے اور اندھا دھند فتنہ وفساد اور حیران کن گمراہی سے محفوظ رہو گے بدنظمی اور انتشار سے بچے رہو گے۔ تم ذاتی اور نفسانی خواہشات کی رہنمائی سے پرہیز کرو اور ناانصافی اور تفرقہ اندازی کی زبان نہ استعمال کرو، کیونکہ زبان کا زخم تلوار کے زخم سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے تم رواداری اور کشادہ دلی سے گفت وشنید کرو اور باہمی رضامندی سے کوئی فیصلہ کرو۔ تم کسی فتنہ پرداز کی باتوں سے متاثر نہ ہو جانا اور کسی مخلص رہنما کی مخالفت نہ کرنا۔

میں اپنی اس گفتگو کو ختم کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت کا طالب ہوں!!

٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفانؓ کی تقریر :

ان کے بعد حضرت عثمانؓ بن عفان نے تقریر شروع کی اور فرمایا :

"حمد و ثنا اس ذات کے لیے سزاوار ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور آپ کو اپنے قریبی اور دور کے عزیزوں کے مقابلے میں فتح و نصرت سے نوازا ! اللہ نے ہمیں آپ کا تابع اور پیرو بنایا۔ ہم ان کے احکام کے ذریعہ ہدایت حاصل کرتے ہیں۔ آپؐ ہمارے لیے نور ہیں اور باہمی اختلافات اور دشمنوں سے جھگڑا ہونے کی صورت میں ہم آپؐ کے احکام کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں۔ اللہ نے ہمیں آپ کے طفیل اور آپؐ کی اطاعت کی بدولت پیشوا اور حاکم بنایا۔ ہم خود اپنا انتظام کرتے ہیں اور ہمارے معاملات میں کوئی دوسرا دخل انداز نہیں ہے، بجز اس کے جو راہِ حق سے بھٹک گیا ہو اور اعتدال کو چھوڑ بیٹھا ہو۔

اے عبدالرحمٰن بن عوفؓ ! اگر تمہارے حکم کی خلاف ورزی ہوئی اور تمہاری دعوت قبول نہیں کی گئی تو میں سب سے پہلے تمہاری بات تسلیم کروں گا اور تمہاری دعوت پر لبیک کہوں گا۔ میں جو بات کہتا ہوں اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت کا طلب گار ہوں۔"

حضرت زبیرؓ بن العوام کی تقریر :

اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے اپنی تقریر میں فرمایا :

"جو شخص اللہ کی طرف دعوت دے، اس سے کوئی ناواقف نہیں رہ سکتا اور جو شخص باہمی اختلاف اور افتراق کے موقع پر اس دعوت کو قبول کرلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ہرگز ناکام اور رسوا نہیں ہوگا۔ آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس میں ایک گمراہ شخص ہی کوتاہی کر سکتا ہے اور جو آپ کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ بدبخت ہے۔

اگر اللہ کے حدود و فرائض مقرر نہ ہوتے جن پر عمل کرنا ضروری ہے تو موت، حکومت سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ تھی۔ اس طرح حکومت سے گریز کر کے ایک انسان گناہوں سے بچ سکتا تھا مگر اللہ کی دعوت کو قبول کرنا اور سنت پر عمل کرنا ہمارے لیے ضروری ہے تاکہ ہم اندھی موت نہ مریں اور عہد جاہلیت کی طرح اندھا دھند نہ بھٹکتے پھریں۔

میں آپ کی دعوت پر لبیک کہتا ہوں اور جس کام پر آپ مامور ہیں اس میں آپ کا مددگار رہوں تاہم اصل قدرت و اختیار اللہ ہی کو حاصل ہے میں بھی اپنے لیے اور تم سب کے لیے مغفرت کا طالب ہوں۔"

حضرت سعد بن ابی وقاص کا خطاب :

پھر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس طرح تقریر فرمائی۔

"اول و آخر حمد و ثنا کا مستحق اللہ ہی ہے۔ میں اس کی حمد و ثنا اس لیے کرتا ہوں کہ اس نے مجھے گمراہی سے نجات دی اور راستہ بھٹکنے سے مجھے محفوظ رکھا۔ اللہ کے راستے پر چل کر نجات حاصل کرنے والا کامیاب ہوتا ہے اور اس کی رحمت سے پاکیزہ انسان فلاح و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ نے راہ (ہدایت) روشن کی اور آپ ہی کی بدولت راہیں ہموار ہو گئیں حق و صداقت کا بول بالا ہوا اور باطل مٹ گیا۔

اے لوگو! دروغ گوئی اور معذوروں کی (جھوٹی) تمناؤں سے بچو، کیونکہ اسی قسم کی تمناؤں نے تم سے پہلے لوگوں کا خاتمہ کیا جو اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقوں کے وارث تھے جن پر تم قابض ہو اور جو کچھ تم نے حاصل کیا وہ انہیں حاصل تھا۔ (ان کی بداعمالی اور سرکشی کی وجہ سے) اللہ نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا اور ان پر سخت لعنت بھیجی

چنانچہ خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے۔

"حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤد کی زبانی بنواسرائیل کے کفار پر لعنت بھیجی گئی کیونکہ وہ نافرمان اور سرکش ہو گئے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے وہ بُرے کاموں سے نہیں بچتے تھے اور جو کام وہ کرتے تھے وہ بہت ہی بُرا ہوتا تھا۔"

میں نے اپنے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور اس معاملہ (امیدداری سے) دستبردار ہو گیا ہوں اور جو کچھ میں نے اپنے لیے پسند کیا وہی طلحہ بن عبیداللہ کے لیے پسند کیا ہے میں اس کا ذمہ لیتا ہوں اور جو قول و قرار میں نے کیا ہے اس کا پابند ہوں۔ اے عبدالرحمٰن بن عوف! یہ معاملہ تمہارے سپرد کر دیا گیا ہے لہٰذا تم خیر خواہی کی نیت سے اپنی مقدور بھر کوشش کرو صحیح راستہ دکھانا اللہ کے ذمہ ہے اور اسی کی طرف (ہر معاملہ میں) رجوع کیا جاتا ہے۔

میں بھی اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تمہاری مخالفت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت علیؓ بن ابی طالب کی تقریر:

پھر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے یوں ارشاد فرمایا:

"اللہ ہی حمد و ثنا کا مستحق ہے جس نے ہم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف رسول اور پیغمبر بنا کر بھیجا۔ ہم مرکز نبوت، معدن حکمت اور اہل زمین کے لیے باعث امن و امان ہیں اور طالب نجات کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث نجات ہیں۔

یہ ہمارا حق ہے اگر تم اسے دو گے تو ہم قبول کریں گے اور اگر نہ دو گے تو ہم اونٹوں کی پشت پر سوار ہو کر چلے جائیں گے خواہ ہماری شب اول کتنی ہی طویل ہو۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کوئی معاہدہ کرتے تو ہم اس معاہدہ کو نافذ کراتے اور اگر ہم سے کوئی بات کہتے تو ہم مرتے دم تک اس قول پر ڈٹے رہتے دعوتِ حق اور صلہ رحمی میں کوئی مجھ سے آگے نہیں بڑھ سکتا تاہم قدرت اور اختیار صرف اللہ ہی کو حاصل ہے۔

تم میرا کلام سنو اور میری بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کیونکہ ممکن ہے کہ اس اجتماع کے بعد تم یہ دیکھو کہ تلواریں بے نیام ہو گئی ہیں اور امانت میں خیانت ہونے لگی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایسی جماعت بناؤ جن میں سے بعض لوگ گمراہوں کے سردار ہو جائیں اور کچھ جاہل لوگوں کے پیرو بن جائیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی دستبرداری:

آخر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو برضا ورغبت اس معاملہ سے دست بردار ہو جائے اور دوسرے کو خلیفہ بنا دے جب کوئی بھی اس بات کے لیے تیار نہیں ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں اور میرے چچا زاد بھائی (سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص) اس معاملے سے دست کش ہوتے ہیں۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف..... مجلس کے مختار کل:

اس پر ان لوگوں نے معاملہ ان کے سپرد کر دیا۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان سب (ارکانِ شوریٰ) سے منبر (مسجد نبوی) کے قریب حلف اٹھوایا تو سب نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کے ہاتھ پر وہ (عبدالرحمٰنؓ) بیعت کریں گے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی مساعی جمیلہ :

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تین دن تک مسجد نبوی کے قریب اپنے گھر میں مقیم رہے۔ ان تین دنوں میں حضرت صہیبؓ نماز پڑھاتے رہے۔

حضرت علیؓ سے مشورہ :

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علیؓ کو بلوا کر فرمایا:

"آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ حاضرین میں سب سے زیادہ اس معاملے کے حق دار ہیں کیونکہ آپ کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے قریبی رشتہ داری ہے اور آپ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں نیز دینداری میں آپ کی اچھی شہرت ہے اور آپ خود بھی اپنے آپ کو اس حق سے الگ نہیں خیال کرتے ہیں تاہم اگر آپ کو اس کا موقع نہ دیا جائے اور آپ اس مجلس میں شریک نہ ہوں تو اس صورت میں آپ کی رائے میں اس معاملے کا کون زیادہ حق دار ہوگا، وہ بولے عثمان۔

حضرت عثمانؓ سے مشورہ :

پھر وہ تنہائی میں حضرت عثمانؓ سے ملے اور پوچھا:

"تم کہتے ہو کہ تم بنو عبد مناف کے شیخ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور ان کے چچازاد بھائی ہو اور تمہیں پہلے اسلام لانے کی فضیلت بھی حاصل ہے۔ تاہم اگر تمہیں اس کا موقع نہ ملے اور تم اس مجلس میں شریک نہ ہوسکو تو تم موجودہ مجلس کے کس رکن کو اس کا زیادہ مستحق سمجھتے ؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بولے ۔علیؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت زبیرؓ بن عوام سے مشورہ:

پھر وہ تنہائی میں حضرت زبیرؓ سے ملے اور فرمایا: اگر میں تم سے بیعت نہ کروں تو تم مجھے کس کے لیے مشورہ دو گے؟ وہ بولے: عثمانؓ کے لیے۔

پھر انہوں نے حضرت سعدؓ کو بلوایا اور فرمایا "ہم اور تم خلیفہ بننا نہیں چاہتے ہیں لہٰذا اب تمہارا مشورہ کس کے لیے ہے؟ وہ بولے: عثمانؓ کے لیے۔

ہونے والا خلیفہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان راتوں میں گشت کرتے رہے۔ وہ صحابہ کرامؓ اور ان کے سپہ سالاروں اور معزز افراد سے ملاقاتیں کرتے رہے جو اس وقت مدینہ منورہ میں موجود تھے اور ان سے مشورہ کرتے رہے۔ وہ تنہائی میں جس کسی سے ملے اس نے حضرت عثمانؓ کی تائید کی۔

حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان:

حضرت مسورؓ فرماتے ہیں: جب تیسری رات آئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے آواز دی اے مسور! میں نے کہا: لبیک۔ آپ نے فرمایا: تم سو رہے ہو؟ خدا کی قسم! تین راتوں سے میری آنکھ نہیں جھپکی ہے۔ تم جا کر علی و عثمان کو بلا لاؤ۔ میں نے عرض کیا: اے ماموں! میں پہلے کس کو بلاؤں۔ فرمایا: جس کو تم چاہو۔

چنانچہ میں نکل کر حضرت علیؓ کے پاس گیا کیونکہ میرا میلان طبع ان کی طرف تھا۔ میں نے کہا تم میرے ماموں حضرت عبدالرحمٰنؓ کے پاس جاؤ۔ وہ بولے "کیا تمہیں کسی اور کی طرف بھی بھیجا گیا ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ وہ بولے "کس کی طرف بھیجا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عثمان کی طرف"۔ انہوں نے مزید دریافت کیا "انہوں نے کس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے بلانے کا تمہیں حکم دیا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا: جس کو تم چاہو۔ اس لیے میں پہلے آپ ہی کے پاس آیا کیونکہ میں آپ کا حامی ہوں۔ پھر حضرت علیؓ میرے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم اپنی نشست گاہوں کے قریب آئے اور حضرت علی وہاں بیٹھ گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علی کے ساتھ طویل عرصہ تک اس طرح سرگوشی کی جس سے یہ یقین ہوتا تھا کہ وہی خلیفہ ہوں گے۔" پھر حضرت علیؓ اُٹھ کر چلے گئے۔

حضرت عثمان کی آمد :

پھر میں حضرت عثمان کے پاس پہنچا اور اُن سے کہا: تم میرے ماموں کے پاس جاؤ انہوں نے پوچھا: کیا کسی اور کو بھی بلایا ہے۔ میں نے کہا: ہاں، علی کو بلایا ہے۔ پھر پوچھا تمہیں پہلے کس نے بلانے کے لیے حکم دیا تھا؟ میں نے کہا: میں نے ان سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے فرمایا جس کو تم چاہو۔ لہٰذا علی اب وہاں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی میرے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ہم دونوں اکٹھے وہاں پہنچے۔ چونکہ علی وہاں سے جا چکے تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عثمان سے گفتگو کا آغاز کیا اور وہ دونوں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ صبح کی اذان نے ان دونوں کو جدا کیا۔

اجتماع عام :

حضرت مسورؓ کا بیان ہے: اذان کے ساتھ ہی ہم کھڑے ہو گئے اور مسجد نبویؐ میں داخل ہو گئے۔ اعلان کرنے والے نے اعلان کیا: جماعت تیار ہے۔ جب مسلمانوں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو وہ مجلس شوریٰ منعقد ہوئی نیز مہاجرینؓ اور قدیم صاحب فضیلت انصار اور سپہ سالاروں کو بھی بلایا گیا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے اور مسجد نبویؐ لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے وہ اپنے سر پر وہ عمامہ باندھے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں باندھا تھا نیز وہ اپنی تلوار گردن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں ڈالے ہوئے تھے۔ جب وہ منبر پر چڑھے تو وہ طویل عرصہ تک کھڑے رہے پھر انہوں نے دعا مانگی جسے لوگ نہیں سن سکے۔ پھر انہوں نے یہ تقریر ارشاد فرمائی۔

نئے خلیفہ کا اعلان :

اے لوگو ! میں نے پوشیدہ اور اعلانیہ تمہارے خلیفہ کے بارے میں مشورہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم صرف ان دونوں میں سے ایک کے حامی ہو۔ یا تم علی کے طرفدار ہو یا عثمان کے حامی ہو۔ اے علی ! تم کھڑے ہو جاؤ۔

اس پر حضرت علی منبر کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دریافت کیا :

"کیا تم میرے سامنے کتاب اللہ، سنت نبوی اور ابوبکر و عمر کے طریقے پر چلنے کا عہد کرتے ہو ؟

حضرت علی نے کہا مجھے توقع ہے کہ میں یہ کام کر سکوں گا۔ مگر میں اپنے علم اور طاقت کے مطابق اس پر عمل کروں گا۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت علیؓ کا ہاتھ چھوڑ دیا اور پکار کر کہا، اے عثمان ! تم میرے پاس آؤ (جب وہ آئے) تو انہوں نے انہیں حضرت علیؓ کے مقام پر کھڑا کر کے پوچھا :

کیا تم میرے سامنے کتاب اللہ، سنت نبویؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے طریقے پر چلنے کا عہد کرتے ہو۔

حضرت عثمانؓ نے کہا : ہاں۔

اس پر انہوں نے اپنا سر مسجد نبویؐ کی چھت کی طرف بلند کیا۔ اس وقت ان کا ہاتھ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھا اور وہ یہ فرما رہے تھے : اے اللہ ! تو سن اور گواہ رہ۔ میں نے وہ (ذمہ داری) جو میری گردن میں تھی عثمان کی گردن میں ڈال دی "۔

⁂

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ کی بیعت :

حضرت عثمان کے ہاتھ پر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیعت کرنے کے فوراً بعد حضرت علی رضؓ نے بیعت کی۔ اس کے بعد لوگوں کی بھیڑ لگ گئی اور وہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ یہاں تک کہ چاروں طرف چھا گئے۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف منبر پر رسول اللہ کی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو (منبر کی) دوسری سیڑھی پر بٹھا رکھا تھا۔

حضرت طلحہؓ کی آمد :

حضرت طلحہؓ اس دن آئے جس دن حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تھی۔ لوگوں نے کہا: تم بھی حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لو" تو وہ بولے: کیا تمام اہل قریش ان کی حمایت کرتے ہیں وہ بولے: ہاں۔ پھر وہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے تو حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا: تمہیں اس معاملہ کا اختیار ہے۔ اگر تم انکار کر دو گے تو میں اس معاملہ کو لوٹا دوں گا" وہ بولے: کیا آپ اُسے لوٹا دیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا: کیا تمام لوگوں نے آپ کے ہاتھ بیعت کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت طلحہؓ کی بیعت :

اس پر وہ بولے: میں بھی بیعت کرنے پر رضامند ہوں۔ میں لوگوں کے متفقہ فیصلہ سے الگ رہنا نہیں چاہتا ہوں" (یہ کہہ کر) انہوں نے بیعت کر لی۔

پہلا خطبہ :

حضرت عقبہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے خلافت کی بیعت لینے کے بعد یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امابعد۔ مجھ پر (خلافت کا) بار ڈال دیا گیا ہے اور میں نے اسے قبول کیا ہے مگر آگاہ ہو جاؤ کہ میں (اپنے پیش روؤں کی) اتباع کروں گا اور کوئی نئی بات (بدعت) نہیں نکالوں گا اللہ بزرگ و برتر کی کتاب اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بعد میں تین باتوں پر کاربند رہوں گا۔ میں تمہارے متفقہ فیصلہ اور مشورہ کی تعمیل کروں گا اور متفقہ طریقہ جو تم نے مقرر کیا اس میں اہل خیر کی سنت اور طریقے پر چلوں گا میں ضروری حقوق ادا کرنے کے علاوہ اور باتوں میں تم سے کوئی تعرض نہیں کروں گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا بہت سرسبز نظر آتی ہے لوگوں کو بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور بہت سے لوگ اس کی طرف مائل ہو گئے ہیں مگر تم دنیا کی طرف مائل مت ہونا اور نہ اس پر بھروسہ کرنا کیونکہ وہ اعتماد کے قابل نہیں ہے اور خوب جان لو کہ دنیا اس کو چھوڑے گی جو اسے ترک کر دے گا۔

سیف کی روایت ہے کہ جب اہل شوریٰ نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو وہ بہت اداس ہو کر کھڑے ہوئے اور منبر رسولؐ پر آ کر یوں خطبہ دیا۔

پہلے انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا کہی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا بعد ازاں آپ نے فرمایا۔

نیک کام کی تلقین :

تم قلعہ بند گھر میں (اپنے آپ کو سمجھتے) ہو اور عمر کے بقیہ حصے میں ہو اس لیے تم اپنی (باقی ماندہ) زندگی میں بہت جلد نیک کام سرانجام دو اور جو نیک کام تم کر سکتے ہو اس سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ تمہیں صبح یا شام کوچ کرنا ہو گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا مکر و فریب میں لپٹی ہوئی ہے اس لیے تمہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ تم گزری ہوئی باتوں سے عبرت حاصل کرو اور سرگرمی کے ساتھ (نیک) کام کرو اور غافل نہ رہو۔ کیونکہ وہ (خدا) تم سے غافل نہیں ہے۔

٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی بے ثباتی:

وہ دنیا دار اور اس کے فرزند کہاں ہیں جنہوں نے دنیا میں عمارتیں تعمیر کیں اور عرصہ دراز تک دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ کیا دنیا نے انہیں چھوڑا نہیں ہے تم بھی دنیا کو وہیں پھینک دو جہاں اللہ نے اسے پھینکا ہوا ہے (اس کے بجائے) آخرت کے طلبگار رہو۔ کیونکہ اللہ نے دنیا کی کیا ہی اچھی مثال دی ہے اور فرمایا ہے۔

"(اے پیغمبر) تم انہیں دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو کہ وہ پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہے۔"

پہلا ہدایت نامہ:

حضرت عثمان نے اپنا پہلا ہدایت نامہ جو حکام کو لکھ کر بھیجا وہ یہ ہے "اللہ نے حکام کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ (رعایا کے) محافظ بنیں، صرف محصول وصول کرنے والے نہ بنیں اور جو اس حیثیت میں رہیں گے تو وہاں سے حیاء دیانت داری اور وفا داری کا جذبہ اٹھ جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ سب سے عمدہ سیرت یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے حقوق و فرائض کا خیال رکھو۔ تم ان کا مالی حق ادا کرو اور ان سے وہ کام لو جو ان کے ذمہ ہیں "تمہاری دوسری ذمہ داری ذمیوں کی ہے۔ تم ان کے حقوق ادا کرو اور ان سے واجبات وصول کرو اس کے بعد تمہارے اپنے دشمن سے معاملات ہیں، تم ان کے معاہدے پورے کرو۔"

سپہ سالاروں کو ہدایت:

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان نے سرحدوں کے سپہ سالاروں کو مندرجہ ذیل ہدایت نامہ لکھ کر بھیجا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم مسلمانوں کے حامی اور محافظ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں جو ہدایات بھیجی تھیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ ہمارے مشورہ سے جاری کی گئی تھیں۔ لہٰذا تمہاری طرف سے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی تبدیل کر دے گا اور تمہارے بجائے دوسرا مقرر ہو گا۔ تم دھیان رکھو کہ تم کیسا کام کرتے ہو؟ اللہ نے میرے ذمہ جو کام مقرر کر دیے ہیں، میں ان کی دیکھ بھال کر رہا ہوں۔"

محصلین خراج کے نام:

آپ نے خراج وصول کرنے والے حکام کے نام مندرجہ ذیل ہدایت نامہ بھیجا۔

"اللہ نے حق و صداقت پر مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ کیونکہ اسے حق و صداقت کے سوا اور کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ اس لیے حق کے ساتھ کوئی چیز وصول کرو اور حق و صداقت پر قائم رہو۔ تم ہمیشہ امانت اور دیانتداری کو اختیار کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم سب سے پہلے بد دیانتی کرو اس طرح تم مستقبل کے لوگوں کے لیے بد دیانتی کی راہ کھول دو گے اور ان کے گناہوں میں تمہاری بھی شرکت سمجھی جائے گی۔

تم وفاداری کی راہ پر چلو اور کسی یتیم اور معاہدہ کرنے والے پر ظلم نہ کرو جو ان پر ظلم کرے گا اللہ ان کا دشمن ہو گا۔"

عوام کے نام:

عوام کے نام آپ نے یہ ہدایت نامہ تحریر فرمایا۔

"تم اس (بلند) مرتبہ پر (اللہ کے احکام کی) پیروی اور اطاعت کی بدولت پہنچے ہو، دنیا تمہیں تمہارے فرائض سے غافل نہ کر دے۔ ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ اس امت (اسلامیہ) میں بدعت پھیل جائے گی جب کہ تمہارے اندر یہ تین باتیں جمع ہو جائیں گی۔

۱:۔ نعمتوں کی تکمیل۔

۲:۔ قیدی عورتوں سے اور باندیوں سے تمہاری اولاد پیدا ہو گی۔

۳:۔ اعراب (عرب بدو) اور اہل عجم قرآن کریم پڑھنے لگیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"اہلِ عجم میں کفر (کی بعض باتیں) ہیں جب (شریعت کا کوئی حکم) انہیں سمجھ میں نہیں آئے گا تو وہ بہ تکلف نئی نئی باتیں نکالیں گے"۔

(طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین

حضرت عثمانؓ بن عفان کے کارنامے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرم شریف (کعبۃ اللہ) کی توسیع

واقدی کا بیان ہے کہ سنہ ۲۶ھ میں حضرت عثمانؓ نے حرم کعبہ کی تجدید اور توسیع کا حکم دیا۔ انہوں نے ایک جماعت سے توسیع حرم کے لیے کچھ زمینیں خرید لیں۔ کچھ لوگوں نے انکار کیا تو آپ نے ان کی عمارتیں گرا دیں اور انہیں خرید کر ان کی قیمتیں بیت المال میں جمع کرا دیں۔ ان لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر چیخ و پکار کی تو آپ نے انہیں قید کرنے کا حکم دیا اور فرمایا "میرے حلم و بردباری کی وجہ سے تمہیں یہ جرأت ہوئی ہے (کہ تم مجھ پر چلاتے ہو) جب تمہارے ساتھ عمرؓ نے اس قسم کی کاروائی کی تھی تو تم ان پر نہیں چیخے چلائے تھے۔"

آخر کار عبداللہ بن خالد بن اسید کی سفارش پر انہیں رہا کر دیا گیا

(الطبری)

مسجدِ نبوی کی تعمیر:

نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی، اور اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور اس کا ستون کھجور کے تنہ کا تھا، اس میں حضرت ابوبکرؓ نے کوئی زیادتی نہیں کی، اس میں حضرت عمرؓ نے اضافہ کیا اور اسی طریقہ پر بنایا جیسا کہ حضورؐ کے زمانہ میں کچی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور اس کے ستونوں کو لکڑی کے ستونوں سے بدل دیا۔ پھر اس میں حضرت عثمانؓ نے تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ کیا اور اس کی دیوار نقشین پتھروں اور گچھ سے بنوائی اور اس کے ستون نقشین پتھر کے تھے اور اس کی چھت سال کی لکڑی کی تھی۔ (البخاری و ابوداؤد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد نے بھی یہ روایت عطیہ کے واسطہ سے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کی ہے اور اس پر سکوت کیا ہے، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے ستون حضورؐ کے زمانہ میں کھجور کے تنوں کے تھے اور اس کی چھت پر کھجور کی ٹہنیوں سے سایہ کیا گیا تھا پھر وہ ستون حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں بوسیدہ ہو گئے انہوں نے پھر کھجور کے تنوں اور کھجور کی ٹہنیوں سے بنا دیا۔ پھر وہ خلافتِ عثمانی میں بوسیدہ ہو گئے تو حضرت عثمانؓ نے پکی اینٹوں سے بنوایا پس وہ اب تک باقی ہے۔

محمود بن لبیدؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے مسجد کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں کو یہ بات پسند نہ آئی اور انہوں نے اچھا سمجھا کہ مسجد اسی حالت پر باقی رکھی جائے تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے حضورؐ سے سنا ہے جسنے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں اسی جیسا گھر بنائے گا۔ (صحیح مسلم)

یحییٰ، مطلب بن عبداللہ بن حنطبؓ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مطلب نے کہا کہ جب حضرت عثمان بن عفانؓ ۲۴ھ میں خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے اس معاملہ میں آپؓ سے بات چیت کی کہ ان کی مسجد میں اضافہ کیا جائے اور جمعہ کے دن جگہ کی تنگی کی ان سے شکایت کی یہاں تک کہ یہ لوگ تنگی کی وجہ سے میدان میں نماز پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت عثمانؓ نے اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اہل رائے سے مشورہ کیا ان سب کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ اس مسجد کو ڈھا دیں اور اس میں اضافہ کریں، چنانچہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ممبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا اے لوگو! بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں حضورؐ کی مسجد کو ڈھا دوں اور اس میں اضافہ کردوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے اور اس معاملہ میں میرے لیے اس سے پہلے کام کرنے والے اور امام جو مجھ پر سبقت لے گئے اور مجھ سے آگے بڑھ گئے وہ حضرت عمر بن خطابؓ ہیں جنہوں نے اس مسجد میں اضافہ کیا اور اس کو بنایا اور میں نے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اہلِ رائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مشورہ کیا ان سب نے اس کے گرادینے اور اس کے بنائے جانے اور وسعت دینے پر اتفاق کر لیا ہے۔ چنانچہ آج کے دن لوگوں نے یہ بات اچھی سمجھی، اور ان کے لیے اس کام کو چھوڑ دیا" جب صبح ہوئی تو کام کرنے والوں کو حضرت عثمان رضؓ نے بلایا اور بذاتِ خود اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ حضرت عثمان رضؓ ایک ایسے آدمی تھے جو ہمیشہ روزہ رکھتے اور راتوں نماز پڑھتے تھے اور وہ مسجد سے نہیں نکلا کرتے تھے، اور آپ نے حکم دیا تو چھنا ہوا چونا بطن نخل میں تیار کیا گیا اس کے بنانے کی ابتدا ماہ ربیع الاول ۲۹ھ میں ہوئی اور اس سے فراغت اس وقت ہوئی جب محرم کا مہینہ تھا اور ۳۰ھ شروع ہو گیا تھا تو اس کی تعمیر دس مہینے میں ہوئی۔ (دفاء الوفاء)

قرآن جمع کرنا:

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضؓ حضرت عثمان رضؓ کے پاس پہنچے، اس وقت وہ اہلِ شام و عراق کو ملا کر فتح آرمینیا و آذربائیجان میں جنگ کرا رہے تھے، قرات میں اہل عراق و شام کے اختلاف نے حضرت حذیفہ رضؓ کو بے چین کر دیا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اس امت کی خبر لیجیے اس سے پہلے کہ یہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں حضرت عثمان رضؓ نے حضرت حفصہ رضؓ کو کہلا بھیجا، کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو، ہم اس کو چند صحیفوں میں نقل کرا کر پھر تمہیں واپس کرا دیں گے، حضرت حفصہ رضؓ نے یہ صحیفے حضرت عثمان رضؓ کو بھیج دیے، حضرت عثمان رضؓ نے حضرت زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر رضؓ سعید بن عاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمان رضؓ نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت رضؓ میں کہیں (قرات) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو، اس لیے کہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیا گیا تو حضرت عثمان رضؓ نے وہ صحیفے حضرت حفصہ رضؓ کے پاس بھجوا دیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے جلا دیا جائے، ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے حضرت زید بن ثابت کا قول نقل کیا کہ مجھے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورت احزاب کی ایک آیت نہ ملی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابتؓ انصاری کے پاس ملی (وہ آیت یہ ہے) من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ الخ یعنی ایمان داروں میں سے آدمی ہیں، جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔ (بخاری)

قرآن جمع کرنا اور اس کی اشاعت کرنا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ حضرت عثمان غنیؓ کے پاس آئے۔ حضرت حذیفہؓ فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں عراق والوں کے ہمراہ ہو کر شام والوں سے جہاد کرنے میں مصروف تھے۔ اس موقعہ پر حضرت حذیفہؓ نے قرآن پاک میں ان لوگوں کو اختلاف کرتے دیکھا تو انہوں نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ امیر المومنین! اس سے پہلے کہ مسلمان کتاب اللہ کے بارے میں اختلافات پیدا کریں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا۔ آپ ان کی خبر لیجیے (اور ان کو اختلاف سے بچنے اور دین کے بارے میں متحد رہنے کا انتظام کیجیے) حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو حضرت حفصہ کے پاس بھیجا کہ میرے پاس اپنا صحیفہ بھیج دیجیے ہم اس کو (اپنے) مصاحف میں نقل کرنے کے بعد (اور اس سے مطابق کر لینے کے بعد) آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہؓ نے وہ صحیفہ حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت سعید بن العاصؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس بھی آدمی بھیجا کہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں لکھ لو اور قریش کی جماعت کے تینوں افراد سے فرمایا۔ کہ جس (لفظ یا عبارت کے بارے) میں تمہارے اور حضرت زید بن ثابتؓ کے درمیان اختلاف ہو جائے اس کو قریش کی زبان کے مطابق لکھ لو کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن انہی کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ الغرض ان حضرات نے ان صحیفوں کو کئی بار مصحفوں میں لکھا (اور اس طرح قرآن پاک معتمد اور مستند لوگوں کے ہاتھوں ایک جگہ جمع ہو گیا) اور حضرت عثمانؓ نے اس کا ایک ایک نسخہ (ملک میں) ہر طرف بھیج دیا۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ خارجہ بن زیدؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت زید ابن ثابتؓ نے فرمایا، سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہیں ملی جو میں رسول اللہ کو پڑھتے سنتا تھا۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (مومنوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا سچا کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی مدت پوری کی (اور انتقال کر گئے) اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں) میں نے اس آیت کو تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابی خزیمہؓ کے پاس پایا تو اس کو اس صورت میں ملا دیا۔ (جس کی یہ آیت تھی اور یہ سورت مکمل ہو گئی) زہری کہتے ہیں کہ انہوں نے اس روز ایک لفظ کی صورت میں اختلاف کیا۔ قریشیوں نے تو کہا کہ (یہ لفظ) اَلتَّابُوْت ہے لیکن حضرت زیدؓ نے کہا اَلتَّابُوْہ ہے۔ اس اختلاف کو فیصلے کے لیے حضرت عثمان غنیؓ کے پاس لے گئے۔ آپؓ نے فرمایا اس کو اَلتَّابُوْت لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

حدود اللہ کا نفاذ:

احمد، شعیب، یونس، ابن شہاب، عروہ، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے ان سے کہا کہ تم کو حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید کے بارہ میں گفتگو کرنے سے کیا امر مانع ہے۔ حالانکہ لوگوں نے ان کے بارہ میں بہت کچھ کہا ہے لہٰذا میں نے حضرت عثمانؓ سے کہنے کا ارادہ کیا وہ نماز ادا کرنے کے لیے آئے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ کام ہے جس میں آپ ہی کی بھلائی ہے۔ انہوں نے کہا تم سے خدا کی پناہ، چنانچہ میں لوٹ آیا اور ان لوگوں کے پاس لوٹا ہی تھا کہ حضرت عثمان کا قاصد آیا۔ میں حضرت عثمان کے پاس گیا، تو انہوں نے کہا، کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کہنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی آپ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی پھر آپ نے دو مرتبہ ہجرت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ان کی روش دیکھی لوگ عام طور پر ولید کے بارے میں بہت کچھ کہہ رہے ہیں، حضرت عثمان نے فرمایا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں لیکن مجھے آپ کا علم پہنچا ہے جس طرح کنواری لڑکی کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے۔ اس پر حضرت عثمان نے فرمایا خدا تعالیٰ نے یقیناً حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانا اور میں اس چیز پر بھی ایمان لایا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تھی اور میں نے دو دفعہ ہجرت کی جیسا کہ تم نے بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی اٹھائی۔ آپؐ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم! میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ آپ سے دھوکا کیا، خدا تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کی صحبت سے فیض یاب ہوا پھر اسی طرح حضرت عمرؓ کی صحبت سے، اس کے بعد خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا وہ حق نہیں ہے جیسا ان لوگوں کا تھا، میں نے عرض کیا ہاں ضرور ہے تو حضرت عثمان نے کہا پھر یہ کیسی باتیں ہیں جو مجھ سے تم کہہ رہے ہو، ولید کا معاملہ جس کو تم نے بیان کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہم حق پر عمل کریں گے، اس کے بعد انہوں نے حضرت علی کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ ولید کے اسیؔ درے لگائیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کے اسی درے مارے۔ (بخاری)

حد جاری کرنا:

حصین بن منذر ابو ساسان کہتے ہیں: جس وقت ولید بن عقبہ حاکم کوفہ کو شراب پینے کی علت میں حضرت عثمانؓ کے پاس لایا گیا اس وقت میں وہاں موجود تھا۔ ولید صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہوا تھا کہ دو شخصوں نے اس کے خلاف شہادت دی۔ ایک نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا نام حمران تھا کہا: "ولید نے شراب پی تھی" دوسرے نے کہا: میں نے ولید کو قے کرتے دیکھا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "شراب پی کر ہی اس نے قے کی ہو گی" یہ کہہ کر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "علی اٹھو اور کوڑے لگاؤ" حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ سے فرمایا: "حسن کھڑے ہو جاؤ اور کوڑے لگاؤ" حسنؓ نے کہا: حکومت کے سخت و ناگوار کاموں کو انہیں کے سپرد کیجیے جن کو خلافت کے خوشگوار و آسان کام سپرد کیے گئے ہیں" گویا حضرت حسنؓ نے حضرت عثمانؓ پر غصہ اور ناراضی کا اظہار فرمایا: حضرت علیؓ نے فرمایا عبداللہ بن جعفرؓ تم کھڑے ہو جاؤ اور ولید کے کوڑے لگاؤ" عبداللہ بن جعفرؓ نے کوڑے لگانا شروع کیے اور حضرت علیؓ کوڑوں کو شمار کرتے رہے۔ جب عبداللہ چالیسویں کوڑے پر پہنچے تو حضرت علیؓ نے کہا: ٹھہر جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے چالیس لگوائے تھے اور عمرؓ نے اسی اور ان میں سے ہر ایک سنت ہے اور میرے نزدیک چالیس کی تعداد بہتر ہے۔ (مسلم)

داماد کو محتسب کے منصب سے معزول کرنا:

حرث بن الحکم، حضرت عثمانؓ کا چچا زاد بھائی اور داماد تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو محتسب مقرر کیا تھا۔ یعنی اس کا کام یہ تھا کہ بازار میں اشیائے خرید و فروخت ان کی قیمتوں اور دکان داروں کے باٹوں، پیمانوں اور سکوں کی نگرانی رکھیں تاکہ بائع اور مشتری کسی کو شکایت کا موقع نہ ہو، لیکن اس رشتہ داری اور قرابت کے باوجود جب حضرت عثمانؓ کو اس کا علم ہوا کہ حرث بن الحکم اپنے فرائض منصبی ایمان داری سے ادا نہیں کر رہا ہے اور اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بازار کی بعض اشیاء اپنے لیے مخصوص کر لی ہیں تو حضرت عثمانؓ نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فوراً معزول کر دیا۔ (تاریخ الخمیس)

٭ ٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی فتوحات :

خلافت صدیقیؓ میں اسلامی فتوحات کا سیلاب جاری ہوا۔ خلافت فاروقی میں پورے مشرق وسطی میں پھیل گیا۔ خلافت عثمانیؓ میں زمین کے کناروں کو چھونے لگا۔ شرق وغرب کی مملکتیں اسلامی حکومت کے تحت آگئیں۔ کابل سے مراکش تک خلافت عثمانی کا پرچم لہرانے لگا۔ اور پوری مملکت اسلامی میں اسلام کا حیات بخش نظام قائم ہوگیا۔

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان، عساکر اسلامی کے سپہ سالار اعظم تھے۔ آپ کی رہنمائی وقیادت میں اسلامی جرنیل محاذِ جنگ پر جہاد کر رہے تھے۔ روز بروز فتح و کامرانی کی خوشخبریوں سے حضرت عثمانؓ کا دل شاد و خرم تھا۔ بنی آدم، بادشاہوں کے چنگل سے چھٹکارا پا رہی تھی اور اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کر رہی تھی۔ متضعفین، جنہیں دنیا حقارت کی نظر سے دیکھتی تھی، زمین کے وارث بنا دیے گئے۔ زمام اقتدار فساق کے ہاتھوں سے نکل کر صالحین کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تھی اور صالحین اقتدار پانے کے بعد نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ ایران کے مجوسی اور کرد، مصر کے بت پرست اور قبطی شام کے عیسائی، کابل اور آذر بائجان کے بتوں کے پجاری، توحید کے علمبردار بن رہے تھے اور اسلام کے چشمہ صافی سے سیراب ہو رہے تھے۔

خلافتِ عثمانیؓ، اسلامی فتوحات کے عروج کا زمانہ تھا۔ قابل افسر اور بہادر سپاہی پرچم اسلام کے تحت مصروفِ جہاد تھے۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ کابل سے مراکش تک پھیلی ہوئی عظیم سلطنت کے مالک و حکمران تھے۔ اگر باغی گروہ ایک سوچے سمجھے ہوئے منصوبے کے تحت بغاوت نہ کرتا تو اسلامی فتوحات کا سیلاب پورے یورپ پر چھا جاتا اور یہودیت کے عیسائیت کو منہ چھپانے کے لیے زمین میں کہیں جگہ نہ ملتی۔ باغیوں کا منصوبہ کامیاب ہوگیا اور حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اسلامی فتوحات کا سلسلہ یک لخت بند ہوگیا۔ اسلامی قوت جو دشمنانِ اسلام کی سرکوبی میں لگی ہوئی تھی، باہمی جنگ و جدال میں ضائع ہونے لگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت
- نظامِ اسلامی کے خلاف سازش
- وحدتِ اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش
- اور خلافتِ عثمانی رضی اللہ عنہ کے خلاف یورش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب خلیفہ

خلافتِ عثمانیؓ میں آسمان سے برکات نازل ہو رہی تھیں، زمین اپنے خزانے اُگل رہی تھی۔ خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ تھا۔ شاہ و گدا، امیر و فقیر، کالے گورے، عربی و عجمی میں کوئی تفریق نہیں تھی۔

یہ خلافتِ راشدہ کا تیسرا دور تھا، سنہرا اور شاندار

مملکتِ اسلامی پر کتاب و سنت کی حکمرانی تھی۔ اسلامی احکامات نافذ تھے، اسلامی قوانین جاری تھے۔ اسلامی تہذیب و تمدن عروج پر تھی، نماز قائم تھی، اسلام کا نظامِ زکوٰۃ نافذ تھا۔ اسلام کا عدالتی و فوجداری نظام قائم تھا۔ نظامِ اسلامی کی برکات و حسنات دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

مدینہ میں خلیفہ راشد و مرشد، ہادی و مہدی جلوہ گر تھا، متقی و پرہیز گار، بردبار و شریف فیاض و سخی، حلیم و متین، عفو و درگزر سے کام لینے والا۔ حدود اللہ جاری کرنے میں سخت احکاماتِ الٰہی پر خود بھی پابند اور اسلامی قوانین نافذ کرنے والا، نرم دل، نیک دل عادل خلیفہ۔

حضرت عثمانؓ اور صحابہ کرامؓ کے درمیان کوئی حجاب نہیں تھا۔

خلیفہ اسلام اور عوام کے درمیان کوئی پردہ نہیں تھا۔ دربارِ خلافت پر کوئی حاجب و دربان نہیں تھا۔ درِ خلافت سب کے لیے کھلا تھا۔ دربارِ خلافت سب کے لیے عام تھا۔

امیر المومنین سب کو شرف باریابی بخشتے تھے، سب سے ملتے اور کلام فرماتے تھے لوگوں کی شکایتیں سنتے اور اس کا ازالہ فرماتے تھے۔ روزانہ پانچ مرتبہ مسجدِ نبوی میں حاضری دیتے۔ مسجد کے فرش پر دوپہر میں آرام فرماتے اور شام میں قبرستان تشریف لے جایا کرتے تھے۔ مہلت نماز اور تلاوتِ قرآن میں گزارتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ اسلام اپنے رفقاء سے صلح و مشورہ فرماتے تھے۔ امورِ خلافت کے انجام دہی میں اُن کی رائے طلب فرماتے تھے اور امورِ مملکت کے پورے کام آپس کے مشورہ سے طے پاتے تھے۔ رعایا کا ہر فرد امیر المومنین سے خوش تھا۔ اصحابِ شوریٰ، امیر المومنین کا احترام کرتے تھے اور ان سے راضی اور خوش تھے۔ اُمہات المومنینؓ، حضرت عثمانؓ کو دعائیں دیتی تھیں۔ مہاجرینؓ اپنے ساتھی سے راضی و خوش تھے اور انصارؓ کی توجانیں حضرت عثمانؓ پر نثار تھیں۔

کیوں نہ ہو اُمت میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ ہی کا مرتبہ و مقام تھا۔

فیاض خلیفہ:

امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی طبیعت میں ضد نہیں تھی۔ ہٹ دھرمی نہیں تھی۔ اکھڑپن نہیں تھا۔ انا نہیں تھی اور تکبر نہیں تھا۔ اقتدار کی خواہش نہیں تھی۔ منصبِ خلافت سے چمٹ کر رہنے کا شوق نہیں تھا۔

ان کی طبیعت میں نرمی تھی۔ شرافت تھی۔ صلابت رائے تھی۔ فراستِ ایمانی تھی۔ اللہ پر پکا ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں پر پختہ یقین تھا۔

حضرت عثمانؓ قرآن پر عامل تھے۔ سنت نبویؐ کے پیرو تھے اور ایک اسلامی حکمران کے اندر جو خوبیاں اور صلاحیتیں ہونی چاہیں ان سے مالا مال تھے۔

حضرت عثمانؓ کے جود و کرم کا دریا ہمیشہ کی جوش میں تھا۔ ان کی دولت رشتہ داروں غریبوں اور مسکینوں، یتیموں و بیواؤں، محتاجوں و ناداروں کے لیے وقف تھی۔ حضرت عثمانؓ نے اسلام میں داخل ہوتے ہی اپنے خزانے کے دہانے کھول دیے تھے اور خلافتِ اسلامی میں دریائے جود و کرم اور عطاء و بخشش میں طغیانی سی آگئی تھی۔ عثمانؓ اپنے رب کے حضور خالی ہاتھ جانا چاہتے تھے اور اپنا مال اُمتِ محمدیہ پر تقسیم فرما رہے تھے۔

❁ ❁ ❁

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغاوت کی تیاریاں :

خلافتِ عثمانی رضؓ کے ابتدائی چھ سال خاموشی سے گزر گئے کہیں دنگا فساد نہیں ہوا کہیں سے کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی۔ کوئی شکایت سنی نہیں گئی۔ خلیفہ کے افعال واعمال پر اور اس کی پالیسیوں پر نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ لوگ حضرت عثمانؓ کے طرزِ حکومت سے خوش تھے اور رعایا عدلِ عثمانیؓ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی لیکن مدینہ سے دور مصر کوفہ اور بصرہ میں اسلامی حکومت کے خلاف سازش کی کھچڑی پک رہی تھی۔ خلافتِ عثمانی رضؓ کے خلاف الزامات کی فہرست تیار کی جا رہی تھی۔ مفسدین کی ایک جماعت بغاوت کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ اس سازش کے پیچھے اسلام کی دیرینہ دشمن طاقت "یہودیت" اپنا کام کر رہی تھی۔ یہودی دماغ اس کے تانے بانے جوڑنے میں مصروف تھا اور اچانک مدینہ پر حملہ آور ہو کر خلیفۂ اسلام کو شہید کر کے اسلامی حکومت کو ختم کر دینا اور وحدتِ اسلامی کا پردہ چاک کر دینا چاہتا تھا۔

فتنہ عظیم :

جاہلیت، نظامِ اسلامی سے خار کھائے بیٹھی تھی۔ اسلامی سلطنت کی بڑھتی ہوئی سرحدوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ اگر چند برسوں یہی حال رہا تو اُسے زمین پر رہنے کے لیے جگہ باقی نہ رہے گی۔ جاہلیت، مجوسی قاتل کے ذریعہ حضرت عمرؓ سے بدلہ لے چکی تھی اور اب حضرت عثمانؓ سے انتقام لینے کی سوچ رہی تھی۔

خلافتِ عثمانیؓ میں کسریٰ کی حکومت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی جا چکی تھی۔ روم و شام اور مصر و عراق کی حکومتیں ختم ہو کر اسلامی حکومت میں ضم ہو چکی تھیں۔ بادشاہوں کے پرستار اور ملوکیت کے علمبردار اپنی تباہی و بربادی پر چراغ پا تھے اور اس کا انتقام خلیفۂ اسلام سے لینے کی فکر میں تھے۔ اسلامی سلوت و شان و شوکت کے روبرو کھل کر آنا جاہلیت کے لیے ممکن نہ رہا تھا۔ اسلام ایک مکمل دین تھا۔ اس کے اصول و آداب، عقائد و نظریات، اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب و تمدن، اس کا دستور و آئین اس کا طرزِ حکمرانی و طریقہ جہاں بانی اور اس کا نظم و ضبط صاف اور واضح تھا۔ اس دین میں قطع و برید اور اس کی کتاب میں تحریف نہیں کی جا سکتی تھی۔ اور اس کے نظام کے خلاف کوئی مہم چلائی نہیں جا سکتی تھی۔ اللہ کی پارٹی اور اس کے لشکر سے کفر و شرک کا کھلا مقابلہ ناممکن تھا چنانچہ جاہلیت نے اپنی بہنوں کو آواز دی۔ اس کی پکار پر اس کی بہنیں اور بیٹیاں قومی عصبیت، نسلی امتیاز، رنگ و زبان کی تفریق کی چادریں زیبِ تن کیے، ہاتھوں میں انتشار و افتراق پروپیگنڈہ و فساد کی آتشیں مشعلیں لیے، وحدتِ اسلامی کا پردہ چاک کرنے کی غرض سے میدانِ عمل میں آگئیں اور اسلام کے چمن میں آگ لگانے پر مصر ہوگئیں۔

صحابہ کرام اس فتنہ سے خوب آگاہ تھے:

صحابہ کرامؓ قومی عصبیت کے فتنہ سے خوب آگاہ تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں منافقین کی شہ پر اس کی چنگاریاں سلگی تھیں مگر وہ بروقت بجھا دی گئیں۔ خلافتِ صدیقی و فاروقی میں ان چنگاریوں کو قدموں تلے روند دیا گیا۔ خلافتِ عثمانیؓ کے آخری ایام میں دوبارہ آگ بھڑک گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے ان کو بجھانے کی بھرپور کوشش کی۔ خود حضرت عثمانؓ نے اپنا خون انڈیل دیا مگر اس آگ نے وحدتِ اسلامی کے دامن کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ امتِ مسلمہ نظامِ خلافت سے محروم ہوگئی اور خلافتِ مرتضویؓ کے بعد اس کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصری ٹولہ

فتنہ پرداز اور مفسدین اسلامی حکومت کے خلاف جنگ اور خلیفہ اسلام کو قتل کرنے کی غرض سے حاجیوں کے بھیس میں نکلے۔مصری ٹولہ چار قافلوں کی شکل میں روانہ ہوا۔ان کی قیادت چار فتنہ پرداز کر رہے تھے۔ان کی تعداد چھ سو اور زیادہ سے زیادہ تعداد ایک ہزار تھی۔باغیوں کے مصری سرغنوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبدالرحمٰن بن عدیس بلوی (۲) کنانہ بن لبشر لیثی (۳) سوداں بن حمران سکونی۔ (۴) قتیرہ سکونی ان کا گرو گھنٹال غافقی بن حرب عکی تھا۔ان کے ساتھ عبداللہ بن سودا بھی تھا۔

بصری ٹولہ:

اہل بصرہ بھی چار قافلوں میں روانہ ہوئے۔ان کے سرغنہ یہ تھے۔

(۱) حکیم بن جبلہ عبدی (۲) ذریح بن عباد عبدی (۳) بشر بن شریح الحطم بن ضبیعہ قیسی (۴) ابن المحرس بن عبد عمر و حنفی۔ان کی تعداد بھی اہل مصر کی تعداد کے برابر تھی۔ان کا شیطان حرقوص بن زہیر سعدی تھا۔ان لوگوں میں کچھ اور لوگ بھی آگے چل کر شامل ہو گئے تھے۔

کوفی ٹولہ:

اہل کوفہ بھی چار قافلوں کے ساتھ نکلے اور ان کے سرغنہ یہ تھے۔

(۱) زید بن صوحان عبدی (۲) اشتر نخعی (۳) زید بن نضر حارثی (۴) عبداللہ بن اصم۔ان کی تعداد بھی اہل مصر کی تعداد کے برابر تھی اور ان کا سردار عمرو بن عاصم تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینے کے قریب:

باغی گروہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ جب مدینہ تین منزل پر رہ گیا تو بصرہ کے کچھ لوگ ذوخشب کی منزل پر ٹھہر گئے۔ اور اہل کوفہ کے کچھ اعوص کے مقام پر ٹھہرے۔ مصری ٹولہ ذوالمروہ مقام پر ٹھہرا۔

حضرت علیؓ کی دھتکار:

اہل مصر ایک سازش کے تحت حضرت علیؓ سے ملے اور انہیں اپنا ہمنوا بنانا چاہا۔ حضرت علیؓ اُن پر چلائے اور انہیں نکال دیا۔ آپ نے فرمایا: "نیک لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ ذوالمروہ اور ذوخشب کے لشکر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے تم واپس جاؤ۔ اللہ تمہاری صحبت سے بچائے۔"

حضرت طلحہؓ کی ڈانٹ پھٹکار:

اہلِ بصرہ، حضرت طلحہؓ کے پاس پہنچے اور انہیں اپنی سازش میں شریک کرنا چاہا۔ حضرت طلحہؓ ان پر سخت غصہ ہوئے اور انہیں نکال دیا اور فرمایا: مومنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ ذوالمروہ ذوخشب اور اعوص کی فوجوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔

حضرت زبیرؓ کا غصہ:

اہل کوفہ، حضرت زبیرؓ کے پاس آئے اور انہیں اپنا ہم خیال بنانا چاہا۔ حضرت زبیرؓ ان پر بہت چلائے اور یہ کہہ کر انہیں نکال دیا۔ "مسلمانوں کو یہ بات معلوم ہے کہ ذوالمروہ ذوخشب اور اعوص کی فوجوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔

❖

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک محاصرہ:

یہ سب لوگ واپس آگئے اور یہ ظاہر کیا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ وہ ذوخشب اور اعوص کے مقامات سے ہٹ گئے اور اپنے لشکری خیموں میں پہنچ گئے جو مدینہ سے تین منزل کے فاصلے پر تھے۔ باغی لوگ یہ چاہتے تھے کہ اہل مدینہ منتشر ہو جائیں اس کے بعد یہ لوگ لوٹ کر حملہ کر دیں گے (چنانچہ یہی ہوا) اہل مدینہ انہیں جاتے ہوئے دیکھ کر منتشر ہو گئے اور جب اہلِ مدینہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے تو باغی لوگ واپس آگئے اور مدینہ پہنچ کر اس کے گرد و نواح میں اپنی ناگہانی تکبیروں سے اہل مدینہ کو حیران کر دیا اور حضرت عثمانؓ کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے خیمہ زن ہو گئے۔ انہوں نے کہا: "جو ہتھیار نہیں اٹھائے گا وہ پناہ میں ہے"

حضرت عثمانؓ کی تقریر:

مدینہ میں مصری باغیوں کے آنے کے بعد جب جمعہ کا دن آیا تو حضرت عثمانؓ نکلے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھ کر آپ نے فرمایا:

"اے دشمنو! تم اللہ سے ڈرو۔ بخدا اہلِ مدینہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے تم لوگوں کو ملعون قرار دیا ہے۔ اس لیے تم نیکی کے ذریعہ گناہوں کو مٹاؤ۔ کیونکہ اللہ بزرگ و برتر برائی کو نیکی کے ذریعہ ہی مٹاتا ہے"

محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

حضرت عثمانؓ پر سنگباری:

انہیں حکیم بن جبلہ نے پکڑ کر بٹھا لیا۔ پھر حضرت زیدؓ بن ثابت کھڑے ہوئے۔ انہیں دوسری طرف سے آکر محمد بن ابی قتیرہ نے بٹھا دیا۔ اس کے بعد ہنگامہ بڑھ گیا۔ (طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جہجاہ غفاری حضرت عثمانؓ کی طرف لپکا اور حضرت عثمانؓ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے، عصا آپ کے ہاتھ سے چھینا اور اس عصا سے آپ کے گھٹنے پر مارا اور آپ کا گھٹنا پھوڑ دیا اور عصا ٹوٹ گیا، جہجاہ پر ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ اللہ پاک نے اس کے ہاتھ میں آکلہ (کینسر) کی بیماری کر دی جس سے یہ مر گیا۔

ایک روایت میں ہے --------- کہ حضرت عثمانؓ کی طرف جہجاہ بن سعید غفاری لپکا اور ان کے ہاتھ سے عصا لے لیا اور اس کو حضرت عثمانؓ کے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا، لوگ جہجاہ پر چلائے اور حضرت عثمانؓ ممبر سے اترے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور اللہ نے اس غفاری کے گھٹنے میں بیماری لگا دی اس پر ایک سال نہیں گزرا تھا کہ وہ مر گیا۔

(حلیۃ الاولیاء)

طبری کی روایت ہے کہ لوگ بھڑک اٹھے اور وہ لوگوں کو پتھر مارنے لگے یہاں کہ انہیں مسجد سے نکال دیا۔ باغیوں نے حضرت عثمان پر بھی سنگباری کی یہاں تک کہ آپؓ منبر سے بے ہوش گر پڑے اور انہیں اٹھا کر گھر پہنچا یا گیا۔

صحابہؓ کی عیادت:

جب حضرت عثمان بے ہوش ہو کر گھر پہنچا دیے گئے تو حضرات علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ ان کی عیادت کے لیے آئے اور اظہار افسوس کیا اور پھر وہ سب اپنے گھروں کو چلے گئے۔

امامت ممنوع:

حضرت عثمانؓ نے بیس دن تک نماز پڑھائی پھر باغیوں نے انہیں نماز پڑھانے سے روک دیا۔ اس کے بعد باغیوں کے سرغنہ غافقی نے نماز پڑھائی جس کے تمام مصری، کوفی، اور بصری باغی مطیع ہو گئے تھے مگر اہل مدینہ اپنے گھروں کی چار دیواری میں محصور ہو گئے تھے۔ وہ گھروں سے نہیں نکلتے تھے۔ ان میں سے کوئی تلوار کے بغیر نہیں بیٹھتا کہ ان باغیوں کے ظلم وستم سے اپنے آپ کی حفاظت کر سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محاصرہ کی مدت :

یہ محاصرہ چالیس دن تک رہا اور اس اثناء میں قتل و غارت بھی ہوا۔ جو کوئی باغیوں سے مزاحمت کرتا تھا وہ اس کے خلاف ہتھیار اٹھاتے تھے۔ اس سے پہلے تیس[۳۰] دن تک انہوں نے ہتھیار نہیں اٹھائے۔

باغیوں کے اعتراضات اور ان کا جواب :

(۱) میں نے سفر میں نماز پوری پڑھی حالانکہ وہ اس صورت میں مکمل نہیں پڑھی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ایسے شہر میں تھا جہاں میرے اہل و عیال تھے اس لیے میں نے پوری نماز پڑھائی۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟ "لوگوں نے کہا"، ہاں (صحیح ہے)"

(۲) وہ لوگ کہتے ہیں "میں نے چراگاہ کو محفوظ کیا (اس کا جواب یہ ہے کہ) میں نے بخدا اپنے لیے کوئی چراگاہ محفوظ نہیں کی اور نہ انہوں نے کسی ایک مخصوص آدمی کے لیے ایسی چراگاہ کو محفوظ نہیں رکھا جس پر اہل مدینہ غالب نہ آجاتے ہوں پھر انہوں نے رعایا میں سے کسی کو نہیں روکا بلکہ اسے مسلمانوں کے صدقات (کے مویشیوں) کے لیے محدود رکھا ہے تاکہ کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا اور تنازعہ برپا نہ ہو سکے پھر انہوں نے کسی کو نہیں روکا۔

(۳) جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو دو سواریوں کے علاوہ میرے پاس کوئی مویشی نہیں ہے نہ بکریاں ہیں نہ بھیڑیں اور نہ دوسرا جانور ہے۔ جب میں خلیفہ مقرر ہوا تھا اس وقت اہل عرب میں سب سے زیادہ میرے پاس بھیڑ بکریاں اور اونٹ تھے مگر اب حج کی سواری کے لیے دو اونٹوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ کیا ایسا ہی ہے؟ لوگوں نے کہا "ہاں"

(۴) یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کئی کتابوں میں تھا میں نے اسے ایک کر دیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ) قرآن کریم ایک ہے جو خدائے واحد کی طرف سے نازل ہوا اور میں اس معاملے میں ان لوگوں (پیشروؤں) کا تابع ہوں۔ کیا ایسا ہی ہے؟ مسلمانوں نے کہا ہاں یہی وہی بات ہے) نیز انہوں نے پھر مطالبہ کیا کہ وہ انہیں قتل کر دیں۔ آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید فرمایا:

(۵) یہ لوگ کہتے ہیں "میں نے حکم کو واپس بلا لیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جلا وطن کر دیا تھا۔ حکم مکہ کے باشندے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ سے طائف جلا وطن کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے انہیں واپس بلا لیا۔ اس طرح یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی جنہوں نے انہیں جلا وطن کیا اور پھر واپس بلا لیا۔ کیا ایسا ہی ہے؟ لوگوں نے کہا "ہاں بے شک"

(۶) یہ لوگ کہتے ہیں" میں نے نوعمر لوگوں کو حاکم بنایا ہے" (جواب یہ ہے کہ) میں نے قابل اور پسندیدہ متحمل مزاج افراد کو ہی حاکم بنایا ہے۔ ان کے بارے میں تم ان لوگوں سے پوچھو جو ان کی عملداری کے اندر رہتے ہوں اور ان کے شہروں کے باشندے ہوں مجھ سے پہلے بھی سب سے کم عمر شخص کو حاکم بنایا گیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو حاکم بنایا تھا تو اس وقت آپ پر اس سے زیادہ اعتراض کیا گیا تھا جو مجھ پر اعتراضات کیے جا رہے ہیں۔ کیا ایسا ہی ہے؟ لوگوں نے کہا" ہاں بے شک۔ یہ لوگ ایسے اعتراضات کرتے ہیں جنہیں وہ ثابت نہیں کر سکتے ہیں"

(۷) (آپ نے مزید فرمایا) یہ لوگ کہتے ہیں" میں نے ابن ابی سرح کو مال غنیمت سے خاص عطیہ دیا" جواب یہ ہے کہ میں نے انہیں مال غنیمت کے خمس حصے میں سے پانچواں حصہ انعام کے طور پر دیا تھا جو ایک لاکھ کی رقم تھی۔ ایسے احکام حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی جاری کیے تھے مگر جب فوج نے اس بات کو ناپسند کیا تو میں نے یہ رقم واپس لے کر انہیں میں تقسیم کر دی تھی حالانکہ یہ ان کا حق نہیں تھا کیا یہی بات ہے؟ لوگوں نے کہا" ہاں بے شک"

(۸) (مزید فرمایا) یہ لوگ کہتے ہیں" میں اپنے گھر والوں سے محبت کرتا ہوں اور ان پر بخشش کرتا ہوں"، جہاں تک گھر والوں سے محبت کرنے کا تعلق ہے تو ان کی وجہ سے میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا بلکہ ان کے حقوق ادا کرتا ہوں اور صرف اپنے مال سے انہیں عطیات دیتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک مسلمانوں کا مال اپنی ذات یا کسی اور کو دینے کے لیے حلال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اپنی ذاتی ملکیت میں سے بہت زیادہ خیرات کیا کرتا تھا۔ یہ وہ زمانہ شباب تھا جبکہ میں کنجوس اور کفایت شعار تھا اب جب کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری عمر فنا ہو رہی ہے اور تمام سرمایہ گھر والوں کے لیے چھوڑے جا رہا ہوں اس زمانے میں یہ ملحد یہ باتیں بنا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! میں نے کسی شہر میں سے فالتو مال بھی حاصل نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع ملا ہو بلکہ یہ واقعہ ہے کہ میں (زائد مال) انہیں کو لوٹا دیا کرتا تھا اور میرے پاس صرف پانچواں حصہ (خمس) ہی آتا تھا اور اس میں سے بھی میں نے کوئی چیز اپنے لیے روا نہیں رکھی۔

مسلمان اس مال کو وہاں کے لوگوں میں تقسیم کرتے تھے میرا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوتا تھا۔ اللہ کے مال میں سے ایک پائی بھی ضائع نہیں کی گئی اور میں صرف اپنے ذاتی مال میں سے گزر اوقات کرتا ہوں۔

(۹) یہ لوگ کہتے ہیں "آپ نے اراضی لوگوں کو عطا کیں" (جواب یہ ہے کہ) ان اراضی میں مہاجرین و انصار کے وہ لوگ شریک ہیں جنھوں نے انہیں فتح کیا لہٰذا جو شخص ان فتوحات کے مقام پر مقیم ہے وہ اس کا مالک ہے مگر جو اپنے اہل و عیال کے پاس آ گئے تو ان کے ساتھ وہ اراضی منتقل نہیں ہوئیں اس لیے میں نے اس قسم کی اراضی کے بارے میں غور و خوض کیا تو اصل مالکوں کی اجازت اور مرضی سے عرب کی اراضی کے ساتھ ان کا تبادلہ کیا گیا۔ اس طرح یہ اراضی انہیں لوگوں کے قبضہ میں ہیں میری ملکیت میں نہیں ہیں"۔

باغیوں کا مطالبہ:

باغی ان تسلی بخش جوابات سے کہاں مطمئن ہونے والے تھے۔ ان کا مقصد ہی کچھ اور تھا۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ:

"ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ ہم آپ کو معزول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کردیں اور آپ کے بجائے دوسرا خلیفہ مقرر نہ ہو۔ اگر آپ کے خاندان، رشتہ دار متعلقین آپ کے لیے جنگ کرنا چاہیں تو ہم ان سے جنگ کریں گے اور پھر آپ کے پاس پہنچ کر آپ کو قتل کر دیں گے یا ہماری روحیں اللہ کے پاس پہنچ جائیں گی۔

حضرت عثمانؓ کا فیصلہ:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: جہاں تک خلافت سے دستبردار ہونے کا تعلق ہے تو اگر تم مجھے سولی پر چڑھا دو گے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ بزرگ و برتر کے کام اور اس کی خلافت سے دست بردار ہو جاؤں" دوسری بات تم نے یہ کہی ہے کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جو میرے لیے جنگ کریں گے" (تو اس کا جواب یہ ہے کہ) میں کسی کو تم سے جنگ کرنے کا حکم نہیں دوں گا جو میری خاطر جنگ کرے گا وہ میرے حکم کے بغیر جنگ کرے گا۔ اگر میں تم سے جنگ کرنا چاہتا تو میں فوج کو خط لکھ دیتا اور وہ (میرے لیے) فوجیں بھیجتے یا میں مصر یا عراق چلا جاتا۔ تم اللہ سے ڈرو اور اپنی جانوں پر رحم کرو اگر تم مجھ پر رحم کرنا نہیں چاہتے ہو، کیونکہ اگر تم مجھے قتل کر دو گے تو تم خون ریزی برپا کرو گے۔

پھر یہ لوگ (باغی) وہاں سے چلے گئے اور انہوں نے اعلان جنگ کر دیا۔

قصر خلافت کا محاصرہ:

باغیوں نے قصر خلافت کا محاصرہ کر لیا۔ رات بھر آگ کی طرح کے ہوا ؟ پھینکتے رہے۔ صبح ہوتے ہی کنا بن بن عتاب نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ تھا جسے لے کر وہ آل حزم کے گھر کے راستے پہنچ گیا۔ پھر مٹی کے تیل سے بھرے ہوئے شعلے برستے رہے اور گھروں کے دروازے جل گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری حکم:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: آگ لگنے کے بعد اب کچھ نہ کیا جائے کیونکہ لکڑیاں جل گئی ہیں اور دروازے بھی جل گئے ہیں۔ اس لیے جو میرا مطیع و فرمانبردار ہے وہ اپنا گھر بچائے کیونکہ یہ لوگ صرف میرے درپے ہیں۔ ریخا بہت جلد میرے قتل پر یہ پشیمان ہوں گے۔ اگر وہ مجھے چھوڑ بھی دیں تو اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ میں زندہ نہیں رہنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا حال بہت خراب ہوگیا ہے۔ میرے دانت ٹوٹ چکے ہیں اور میری ہڈیاں نرم ہوگئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ

ایامِ محاصرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سہلہؓ کا بیان

حضرت ابو سہلہؓ کہتے ہیں

حضرت ابو سہلہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عثمانؓ نے محاصرہ کے دن فرمایا۔ رسول اللہؐ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے تو میں اس پر ثابت قدم ہوں۔"
(ترمذی)

حضرت عائشہؓ کا بیان

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے بعض صحابیؓ کو بلا دو۔ میں نے کہا حضرت ابوبکرؓ کو؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا حضرت عمرؓ کو؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے چچیرے بھائی حضرت علیؓ کو؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا حضرت عثمان کو؟ آپ نے فرمایا ہاں، جب حضرت عثمان آئے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تم ہٹ جاؤ، آپ حضرت عثمان سے سرگوشی کرتے جاتے تھے اور عثمانؓ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، جب یوم دار ہوا (جس دن حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کیا گیا تھا) اور ان کا گھر میں محاصرہ کر لیا گیا۔ ہم نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان محاصرین سے کیوں نہیں لڑتے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ میں نہ لڑوں گا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ میں اس پر صبر کروں گا۔ ایک روایت میں اس کے آگے یہ اضافہ ہے کہ حضراتِ صحابہؓ کا یہ خیال ہے کہ وہ سرگوشی یا وہ معاہدہ اسی دن کے لیے تھا۔

مسند احمد، ابن سعد، البدایہ والنہایہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابولیلیٰ کندی کا بیان

حضرت ابولیلیٰ الکندی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا کہ آپ کا محاصرہ کیا گیا تھا، آپ نے ایک روشن دان سے چہرہ نکالا اور فرمایا:۔

"اے لوگو! تم مجھے قتل نہ کرو اور مجھے ہلاک نہ کرو، پس خدا کی قسم! اگر تم نے مجھ کو قتل کر دیا تو تم ایک ساتھ کبھی بھی نماز نہ پڑھ سکو گے، اور نہ تم ایک ساتھ سب کے سب مل کر کسی دشمن سے کبھی بھی جہاد کر سکو گے اور تم میں آپس میں ضرور پھوٹ پڑ جائے گی، یہاں تک کہ تم اس طرح ہو جاؤ گے اور آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا (یعنی اس طرح ایک دوسرے کے پیچھے پڑے رہو گے) اس کے بعد فرمایا۔ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ (سورہ ہود رکوع ۸)

ترجمہ:۔ "اور اے قوم میری ضد (اور عداوت) تمہارے لیے اس کا باعث نہ ہو جائے کہ تم پر بھی اسی طرح کی مصیبتیں آ پڑیں جیسے قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر پڑی تھیں اور قوم لوطؑ تو (ابھی) تم سے (بہت) دور (زمانہ میں) نہیں (ہوئی)"۔

اور حضرت عثمانؓ نے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے پاس آدمی بھیجا اور پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا تم رکو، تم رکو (یعنی صبر کرو) یہ بات (بروز قیامت) تمہارے لیے حجت پکڑنے میں بہت کامل ہوگی۔

(ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو عبدالرحمٰنؓ کا بیان :

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان غنیؓ (کے گھر) کا (باغیوں نے) محاصرہ کر لیا تو حضرت عثمانؓ نے اپنے گھر کے اوپر سے محاصرہ کرنے والوں کو جھانکا اور فرمایا۔ میں تم کو اللہ کی قسم دلا کر یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جب حرا (پہاڑ) کانپ اٹھا تھا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اے حرا۔ ٹھہر جا۔ کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ہم جانتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے جیش العسرہ کے موقع پر فرمایا تھا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرتا ہے اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ تنگ دستی (مصیبت) میں مبتلا ہیں۔ (اس سے مراد جنگ تبوک کا لشکر ہے) یہ سن کر اس لشکر کی روانگی کا سامان (اپنی مالی امداد سے) میں نے کیا تھا۔ محاصرین نے کہا ہاں (یہ بھی ٹھیک ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ رومہ (کنوئیں کا نام ہے) سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہ پیتا تھا۔ میں نے اسے کوشش کر کے خریدا اور اس کو غنی، فقیر اور مسافر (سب کے لیے) وقف عام کر دیا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ (یہ بھی ٹھیک ہے) اسی طرح حضرت عثمانؓ نے اور باتیں بھی یاد دلائیں۔

حضرت ثمامہ بن حزن کا بیان :

حضرت ثمامہ بن حزن قشیریؒ فرماتے ہیں کہ میں (محاصرہ کے وقت) حضرت عثمانؓ کے گھر کے پاس آیا۔ حضرت عثمانؓ نے اوپر سے جھانکا اور فرمایا۔ لاؤ اپنے ان دو شخصوں کو جنہوں نے میرے خلاف تمہیں جمع کیا ہے (اور میری بغاوت پر آمادہ کیا ہے) راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں کو اس طرح لایا گیا جیسے دو اونٹ ہوں یا جیسے دو گدھے ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو اوپر سے جھانکا اور فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں رونق افروز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو وہاں پر بیر رومہ کے سوا میٹھا پانی اور کہیں نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دے۔ اس کے بدلہ میں اسے اس سے اچھی چیز بہشت میں ملے گی۔ یہ سن کر میں نے اسے خاص اپنے مال سے خریدا (اور اسے وقف کر دیا) آج تم مجھے اسی کنوئیں کا پانی پینے سے روکتے ہو۔ یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں اے اللہ! ہاں۔ پھر حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا "میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد کی جگہ تنگ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو فلاں شخص کی اولاد کی زمین مول لے کر اسے مسجد میں شامل کر دے (تاکہ مسجد فراخ ہو جائے) اس کے بدلہ اسے بہشت میں ایسی چیز ملے گی جو اس کے لیے اس زمین سے اچھی ہوگی۔ یہ سن کر میں نے وہ زمین خاص اپنے مال سے خریدی۔ (اور مسجد کے لیے وقف کر دی) اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں اے اللہ! حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ جیش العسرہ کی روانگی کا سامان میں نے اپنے مال سے کیا۔ انہوں نے کہا ہاں اے اللہ۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور میں بھی تھا۔ پہاڑ ہلنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گر پڑے۔ حضورؐ نے پہاڑ کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا "ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر پیغمبر صدیق اور دو شہید ہیں" ان لوگوں نے کہا۔ ہاں اے اللہ! حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ اللہ اکبر ان لوگوں نے میرے موافق گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم۔ میں شہید ہوں۔ یہ تین بار فرمایا (یہ حدیث حسن ہے اور حضرت عثمان رضؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔)

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان:

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے جب کہ آپ کا محاصرہ کیا گیا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا کس وجہ سے تم لوگ میرے قتل کے درپے ہو؟ میں نے حضورؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ آدمی کا خون بجز تین معاملہ کے حلال نہیں۔

(۱) جس آدمی نے بیوی سے مصاحبت کے بعد زنا کر لیا اس پر رجم ہے۔

(۲) اور جس نے کسی کو قصداً مارا اس کے قصاص میں مارا جائے گا۔

(۳) اور جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہوا اس پر قتل ہے،

پس اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا نہیں کیا نہ زمانۂ جاہلیت میں نہ زمانۂ اسلام میں اور نہ میں کبھی کسی کو قتل کیا ہے کہ اپنے آپ کو اس کے قصاص کے حوالہ کروں اور نہ میں جس دن سے اسلام لایا ہوں مرتد ہوا، میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے قابل نہیں اور بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔

(نسائی ۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت ابو امامہؓ کا بیان:

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے گھر میں تھا اور ان کا محاصرہ کیا گیا تھا، اور ہم ایک ایسی جگہ داخل ہو جایا کرتے تھے جب اُس جگہ داخل ہوتے تو اُس جگہ سے محلہ بلاط کے لوگوں کی بات کرنے کی آوازیں سُن لیتے تھے حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ ایک روز اپنی حاجت کے لیے وہاں داخل ہوئے اور ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے، ان کے چہرہ کا رنگ متغیر تھا انہوں نے فرمایا کہ یا غنی ابھی ابھی مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں، حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا اے امیر المومنین! اللہ آپ کی طرف سے ان لوگوں کے لیے کافی ہے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ کس لیے میرے قتل کے درپے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ کسی مسلمان آدمی کا خون بغیر ان تین باتوں کے حلال نہیں۔

(۱) ایک وہ آدمی کہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) یا محصن ہونے کے بعد زنا کیا۔

(۳) یا ناحق کسی کو قتل کر دیا، پس خدا کی قسم! میں نے کبھی بھی زنا نہیں کیا نہ زمانہ جاہلیت میں اور نہ زمانۂ اسلام میں۔ اور جب سے کہ اللہ پاک نے مجھے ہدایت دی میرے دل میں اپنے دین کی تبدیلی کی کوئی تمنا نہیں پیدا ہوئی۔ اور نہ میں نے کسی نفس کو قتل کیا ہے، (پھر) یہ لوگ کس لیے میرے قتل کے درپے ہیں ؟

(ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہؓ کی تشریف آوری

باغیوں نے حضرت عثمانؓ پر پانی بھی بند کر دیا تھا۔ حضرت اُمّ المومنین اُم حبیبہؓ اپنے خچر پر سوار ہو کر پانی کا ایک مشکیزہ لے کر آئیں تو لوگوں نے کہا: اُم المومنین ہیں۔ باغیوں نے ان کے خچر کے منہ پر طمانچہ مارا تو آپ نے فرمایا: بنو امیہ کے وصیت نامے اس شخص (حضرت عثمانؓ) کے پاس ہیں۔ اس لیے میں ان سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں تاکہ میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کروں، ایسا نہ ہو کہ یتیموں اور بیواؤں کے مال و جائداد ضائع ہو جائے۔" وہ بولے: "وہ جھوٹی ہیں۔" اس کے بعد انہوں نے خچر کی رسی تلوار سے کاٹ دی اس کی وجہ سے خچر بدکنے لگی اور حضرت اُم حبیبہؓ گرنے لگی تھیں کہ لوگوں نے انہیں پکڑ لیا۔ قریب تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے کہ لوگ ان کو گھر پہنچا آئے۔

(طبری)

اُمّ المومنین حضرت صفیہؓ بنت حُییّ کی تشریف آوری

جب ۳۵ھ میں حضرت عثمان غنیؓ محصور ہو گئے اور ان کے مکان پر پہرہ بٹھا دیا گیا تو حضرت صفیہؓ ایک غلام کو ساتھ لے کر اپنے خچر پر سوار ہوئیں اور ان کے مکان کی طرف چلیں۔ اشتر نخعی نے دیکھا تو خچر کو مارنے لگا۔ چونکہ آپ اس کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکتی تھیں، اس لیے مصلحتاً واپس چلی گئیں اور اپنی جگہ حضرت حسنؓ کو اس خدمت پر مامور کیا۔

(اصابہ)

حضرت علیؓ کی خدمات:

حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ یوم دار میں جب حضرت عثمانؓ کا سخت محاصرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغیوں نے کیا لوگوں کی طرف آپ نے چہرہ مبارک نکال کر فرمایا، اے اللہ کے بندو! راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے مکان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک سر سے باندھ کر گلے میں تلوار لٹکا کر نکلے ان کے آگے حضرت حسنؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے اور چند حضرات مہاجرین و انصار میں سے ان کے ہمراہ تھے ان حضرات نے وہاں پہنچتے ہی لوگوں پر حملہ کیا اور ان کو تتر بتر کر کے حضرت عثمانؓ کے پاس داخل ہوئے، حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا السلام علیکم یا امیر المومنین! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امر اس وقت تک نہیں حاصل کیا جب تک کہ آپؐ نے اپنے اپنے ہمراہیوں سمیت ان کا مقابلہ جو شکست کھانے والے تھے نہ کر لیا اور میرا خدا کی قسم! اس قوم کے متعلق اس کے سوا اور کوئی گمان نہیں کہ یہ تمہیں قتل کرنے والے ہیں، آپ ہم کو حکم دیجیے کہ ہم ان سے لڑیں حضرت عثمانؓ نے یہ سن کر فرمایا میں اس آدمی سے جس نے اللہ کے لیے حق دیکھا اور اس بات کا اقرار کیا کہ میرا اس آدمی پر حق ہے قسم دے کر کہتا ہوں کہ میرے بارے میں نہ تو کسی کا ایک چلو خون بہایا جائے اور نہ خود اس کا خون بہے۔ حضرت علیؓ نے دوبارہ وہی بات کہی اور حضرت عثمانؓ نے دوبارہ پھر یہی جواب دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے دروازے سے نکل رہے تھے اور کہتے جا رہے تھے اے میرے اللہ! تو خوب واقف ہے کہ ہم نے اپنی کوشش کی انتہا کر لی، اس کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور جماعت کا وقت ہو چکا تھا، لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا اے ابوالحسن! آگے بڑھیے اور ہم لوگوں کو نماز پڑھائیے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس حالت میں کہ امام کا محاصرہ کیا گیا ہے میں تمہاری امامت نہ کروں گا اور لیکن میں تو تنہا نماز پڑھوں گا، چنانچہ حضرت علیؓ تنہا نماز پڑھ کر اپنے مکان چلے گئے، اتنے میں ان کے صاحبزادے نے ان سے آ کر کہا اے ابا جان! خدا کی قسم! باغی لوگ تو حضرت عثمانؓ کے گھر پر چل پڑے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ خدا کی قسم یہ باغی حضرت عثمانؓ کو ضرور قتل کریں گے۔ لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا اے ابوالحسن! قتل کیے جانے کے بعد حضرت عثمانؓ کہاں ہوں گے؟ فرمایا خدا کی قسم جنت کے باغات میں تفریح کر رہے ہوں گے، لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابوالحسن! یہ باغی کہاں ہوں گے؟ فرمایا خدا کی قسم! یہ آگ میں ہوں گے اور تین مرتبہ اس جملہ کو کہا۔ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی خدمات:

(۱)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ (کے قتل) کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ ان کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) پاس آئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ آپ کیسے آئے؟ انہوں نے کہا۔ میں آپ کی مدد کرنے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا (اچھا) آپ جا کر لوگوں کو میرے پاس سے ہٹائیں (یعنی جنہوں نے میرے گھر کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ ان کو جا کر ہٹاؤ) کیونکہ تمہارا نکلنا میرے لیے تمہارے داخل ہونے سے بہتر ہے یہ سُن کر حضرت عبداللہ بن سلام لوگوں کے پاس آئے اور کہا کہ میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا۔ (مگر رسول اللہ نے میرا نام عبداللہ رکھا اور میرے متعلق قرآن پاک کی کئی آیتیں نازل ہوئیں۔ چنانچہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ (بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسے (نوشتہ) پر گواہی دی۔ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا) اور میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے) اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو تم لوگوں سے چھپی ہوئی میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسایہ ہیں جس میں تمہارے نبی اترے۔ پس اس شخص کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل سے (باز آؤ) اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، خدا کی قسم اگر تم نے ان کو قتل کیا تو تم اپنے پڑوسی فرشتوں کو بھگا دو گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگا دو گے۔ اور اللہ کی تلوار جو ابھی تم لوگوں پر کھینچی نہیں۔ میان میں ہے وہ بے نیام ہو جائے گی اور پھر قیامت تک میان میں نہ رکھی جائے گی۔ یہ سن کر (محاصرین نے) کہا کہ یہودی (یعنی عبداللہ بن سلام کو بھی قتل کر دو) اور عثمانؓ کو بھی قتل کر دو۔ (ترمذی)

(۲)

عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ نے حجاج بن یوسف کے پاس آنے کی اجازت طلب کی حجاج نے انہیں اجازت دے دی یہ داخل ہوئے اور سلام کیا حجاج نے ان دو آدمیوں کو جو اس کے تخت کے برابر میں تھے حکم دیا کہ ان کے لیے وسعت کریں تو ان کے لیے وسعت کی گئی اور یہ بیٹھ گئے۔ حجاج نے ان سے کہا اللہ کے لیے تیرے باپ کی بھلائی ہو کیا آپ کوئی ایسی حدیث جانتے ہیں جو آپ سے آپ کے باپ عبدالملک بن مروان نے آپ کے دادا حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے نقل کی ہو تو محمد بن یوسف نے فرمایا کونسی حدیث تم چاہتے ہو تم پر اللہ رحم کرے؛ حدیثیں تو بہت ہیں حجاج نے کہا اہل مصر کے بارے میں جو حدیث ہے جس وقت کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا تھا فرمایا کہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں حضرت عبداللہ بن سلامؓ متوجہ ہوئے اور حضرت عثمانؓ کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ یہ حضرت عثمانؓ کے پاس داخل ہوئے ان کے لیے وسعت دی گئی یہاں تک کہ یہ اندر چلے گئے، انہوں نے کہا السلام علیک یا امیرالمومنین! حضرت عثمانؓ نے کہا وعلیک السلام اے عبداللہ بن سلام! تمہیں کونسی ضرورت لائی؟ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا میں اس لیے آیا ہوں تاکہ پختگی حاصل کروں اور گواہ ہو سکوں، یا اللہ پاک آپ کے لیے کچھ کھول دے اور میں اس قوم کو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا ہوں کہ یہ آپ کو قتل کرنے والے ہیں، اگر انہوں نے آپ کو قتل کر دیا یہ آپ کے لیے بہتر ہے اور ان کے لیے شر۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں تم سے اس واسطہ کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو میرا تمہارے اوپر حق ہے کہ تم ان لوگوں کی طرف ضرور جاؤ اگر خیر ہے تو اللہ پاک تمہارے ذریعہ اس کو چلائے گا اور اگر شر ہے تو اللہ پاک تمہارے ذریعہ اس کو دفع کرے گا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے سنا اور ان کی اطاعت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کی طرف نکلے، جب باغیوں نے ان کو دیکھا جمع ہو گئے اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ یہ بعض وہ چیزیں لائے ہیں کہ جس سے یہ خوش ہوں، تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اس کے بعد **فرمایا** اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے کہ اس شخص کو جنت کی بشارت دیں جو آپؐ کی اطاعت کرے اور اس شخص کو جہنم سے ڈرائیں جو آپؐ کی نافرمانی کرے، اور ان لوگوں کو غالب کر دیا ہے جس نے آپؐ کے پورے دین کی اتباع کی ہے اگرچہ یہ بات مشرکین کو بری لگی، پھر حضورؐ کے لیے ایک مسکن اختیار کیا تو آپؐ کے لیے مدینہ کو اختیار کیا اس کو دارِ ہجرت بنایا اور اس کو دارِ ایمان قرار دیا، پس خدا کی قسم! ہمیشہ فرشتے مدینہ کو گھیرے رہے جب سے کہ آپؐ مدینہ میں تشریف لائے آج تک، اور اللہ کی تلوار آج تک میان میں رکھی گئی جب سے کہ آپؐ مدینہ میں تشریف لائے، بے شک اللہ پاک نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا۔ پس جس شخص نے ہدایت اختیار کی اس نے اللہ کی ہدایت کے ساتھ ہدایت پکڑی اور جو شخص گمراہ ہوا وہ بیان اور حجت کے بعد گمراہ ہوا۔ اور بے شک بات یہ ہے کہ زمانہ گزشتہ میں کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا مگر اس کے عوض میں ستر ہزار لڑنے والے قتل کیے گئے۔ ہر ایک اسی نبی کے بدلہ قتل کیا گیا اور کبھی کوئی خلیفہ نہیں قتل کیا گیا مگر اس کے علاوہ پینتیس ہزار لڑنے والے قتل کیے گئے جو کل کے کل لڑنے والے تھے اسی کے بدلہ قتل کیے گئے، تم اس شیخ کے قتل میں جلدی مت کرو، پس خدا کی قسم! تم میں سے جو آدمی اس شیخ کو قتل کرے گا وہ ضرور اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا اور شل ہوگا، اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو کچھ حق کسی لڑکے کا اپنے باپ پر ہوتا ہے اس جیسے سارے حقوق اس شیخ کے تمہارے اوپر ہیں۔

راوی کہتے ہیں یہ سن کر فرقہ باغیہ کھڑا ہوا اور اس نے کہا اس یہودی نے جھوٹ کہا۔ اس یہودی نے جھوٹ کہا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا۔ خدا کی قسم! تم گنہگار ہو، میں یہودی نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک ہوں، اس بات کو اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہے اور اس کا رسول جانتا ہے اور مومنین جانتے ہیں اور بے شک اللہ پاک نے قرآن میں نازل کیا ہے۔ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

(سورۃ ۱۳ رکوع ۶)

ترجمہ:۔ کہہ دیجیے اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے اور وہ لوگ کافی ہیں جن کے پاس کتاب کا علم ہے" اور اللہ پاک نے ایک دوسری آیت بھی نازل فرمائی ہے۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ سے ظٰلِمِيْنَ تک (سورۃ ۴۶ رکوع ۱)

ترجمہ:۔ کہہ دیجیے تم بتاؤ اگر یہ اللہ کے پاس سے ہے اور تم نے اس کا انکار کیا حالانکہ بنی اسرائیل میں سے بھی ایک گواہ نے اس جیسے پر گواہی دے دی اور ایمان لے آیا اور تم نے تکبر میں آکر اعراض کیا" پھر پوری حدیث حضرت عثمانؓ کی شہادت میں بیان کی،

(طبرانی)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی خدمات:

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس داخل ہوئے اور حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تھا حضرت مغیرہؓ نے عرض کیا آپ تمام لوگوں کے امام ہیں اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے جس کو آپ دیکھ رہے ہیں میں آپ پر تین باتیں پیش کرتا ہوں، ان میں سے کسی ایک کو اختیار کر لیں یا تو آپ نکلیے اور ان باغیوں سے لڑیے آپ کے ساتھ لوگوں کی تعداد بھی ہے اور قوت بھی ہے آپ حق پر ہیں اور باغی باطل پر، یا آپ ایک دروازہ علاوہ اس دروازہ کے پھوڑیے جس پر کہ باغی ہیں اور آپ مکہ معظمہ چلے جائیے یہ باغی ہرگز آپ کے خون کو حلال نہ سمجھیں گے جب تک کہ آپ مکہ معظمہ میں رہیں گے۔ یا آپ ملکِ شام چلے جائیے وہ شام کے لوگ ہیں ان میں حضرت معاویہؓ بھی ہیں، حضرت عثمانؓ نے فرمایا اگر میں نکلوں اور ان سے لڑوں تو میں ہرگز وہ پہلا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں ہونا چاہتا جو آپؐ کی اُمت میں خون ریزی کرے اور اگر میں مکہ معظمہ چلا جاؤں تو یہ لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں میرے خون کرنے کو حلال نہ سمجھیں گے تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قریش کا جو آدمی مکہ میں بے دینی کرے گا اُس کے اوپر تمام عالم میں سے آدھا عذاب ہوگا اور میں ایسا قریشی نہیں ہونا چاہتا (اور مجھے اپنے نفس پر کیا اعتبار) اور یہ کہ میں ملک شام چلا جاؤں، شام والے شام والے ہیں اور ان میں حضرت معاویہؓ بھی ہیں مگر میں اپنے مقام ہجرت کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ (مسند احمد۔ البدایہ والنہایہ)

حضرت سعید بن العاص کی خدمات:

حضرت عبداللہ بن ساعدہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاصؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس آکر عرض کیا کب تک آپ ہمارے ہاتھوں کو رد کیے رہیں گے؟ ہم کھا لیے گئے اس قوم میں سے بعضوں نے ہمیں تیروں کا نشانہ بنایا بعضوں نے پتھروں سے مارا، اور بعضوں نے اپنی تلوار سونتی، آپ ہم سے اپنے امر کا اظہار کیجیے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا بے شک میں خدا کی قسم! ان سے ارادہ جنگ نہیں رکھتا اور اگر ان سے ارادہ جنگ کر دوں تو مجھے امید ہے کہ میں ان سے بچ جاؤں گا لیکن میں ان لوگوں کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اس شخص کو بھی اللہ کے حوالے کرتا ہوں جس نے میرے اوپر جمع کیا ہے، بیشک ہم سب اللہ کے سامنے جمع ہوں گے لیکن جنگ و جدال پس وہ خدا کی قسم! میں تم کو جنگ و جدال کا حکم نہیں دیتا، یہ سُن کر حضرت سعید بن عاصؓ نے فرمایا خدا کی قسم! آپ کے بارے میں اب میں کبھی کسی سے کچھ نہ پوچھوں گا، اس کے بعد نکلے اور قوم سے جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ ان کا سر پھوٹ گیا۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خدمات:

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین آپ کے ساتھ اس گھر میں ایک ایسی جماعت ہے جن میں سے تھوڑے سے لوگوں کی بھی اللہ کی نصرت کے ساتھ امداد کی گئی ہے، لہٰذا آپ مجھ کو اجازت دیجیے تاکہ میں جنگ کروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں یا میں تجھے خدا یاد دلاتا ہوں اُس آدمی کے بارے میں جس کا خون میری وجہ سے بہایا جائے یا فرمایا کہ وہ اپنا خون میرے بارے میں بہائے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے محاصرہ کے ایام میں عرض کیا آپ ان سے جنگ کیجیے۔ خدا کی قسم! اللہ پاک نے آپ کے لیے ان سے جنگ کرنا حلال کر دیا ہے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا نہیں! خدا کی قسم! میں ان سے کبھی جنگ نہ کروں گا۔ (ابن سعد)

حضرت زیدؓ بن ثابت کی خدمات:

ابن اسیرین کی روایت میں ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور فرمایا یہ حضرات انصار دروازے پر موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا لیکن جنگ! اُسے میں نہیں جانتا، ابن سیرینؒ کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ کے ساتھ محاصرہ کے دن گھر میں سات سو آدمی تھے اگر حضرت عثمانؓ ان کو جنگ کے لیے اجازت دیتے تو یہ باغیوں کو انشاء اللہ مارتے اور ان کو مدینہ کے اطراف سے نکال باہر کر دیتے، انھیں حضرات میں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بھی تھے۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہؓ بن عامر کی خدمات:

حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے محاصرہ کے ایام میں فرمایا میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ غنی وہ آدمی ہے جس نے اپنا ہاتھ اور اپنی تلوار روک دی۔

(ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو قتادہؓ کی خدمات:

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہؓ اور ایک اور آدمی حضرت عثمان کے پاس تشریف لے گئے اور باغیوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا تھا ان دونوں حضرات نے حضرت عثمانؓ سے حج کے لیے اجازت طلب کی آپ نے ان کو اجازت دے دی اس کے بعد ان دونوں نے آپ سے دریافت کیا اگر یہ باغی لوگ غالب آگئے تو ہم کس کے ساتھ رہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "جماعت کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہو، حضرت قتادہؓ کہتے ہیں یہ سن کر ہم لوگ وہاں سے نکلے ہی تھے کہ سامنے سے حضرت حسن بن علیؓ گھر کے دروازے پر آتے ہوئے دکھائی دیے جو حضرت عثمانؓ کے پاس تشریف لائے ہم بھی ان کے ساتھ واپس ہو لیے تاکہ ہم سنیں کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو سلام کرنے کے بعد کہا کہ اے امیر المومنین! بھی حکم دیجیے جو آپ چاہیں حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے میرے برادر زادہ! واپس جاؤ اور گھر بیٹھو، یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو پورا کرے چنانچہ حضرت حسنؓ وہاں سے چلے گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکلے ہم نے سامنے سے حضرت ابن عمرؓ کو آتے ہوئے دیکھا کہ یہ حضرت عثمانؓ کے پاس جا رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ بھی واپس ہوئے اس لیے کہ سنیں یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو سلام کیا اور اس کے بعد کہا کہ اے امیر المومنین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے حضورؐ کا آپ نے کہنا سنا اور آپؐ کی فرمانبرداری کی حضورؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ رہے، ان کا کہنا سنا اور ان کی فرمانبرداری کی، ان کے بعد حضرت عمرؓ کے ساتھ رہے، ان کا کہنا سنا اور ان کی فرمانبرداری کی، میں نے ان کے لیے اپنے اوپر والد ہونے کا بھی حق دیکھا اور خلافت کا بھی (یعنی ان کے مجھ پر دوہرے حقوق تھے) اور اے امیر المومنین! میں حاضر ہوں اور آپ کا دست بستہ غلام ہوں جو آپ چاہیں مجھے حکم دیجیے، یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے آلِ عمر! تم کو اللہ جزائے خیر دے اس دعا کا دو مرتبہ اعادہ کرنے کے بعد فرمایا کہ مجھے خون کرنے میں ادنیٰ حاجت نہیں۔

(الریاض النضرۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ کی خدمات :

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ یہ مکان میں داخل ہوئے اور حضرت عثمانؓ کا اس مکان میں محاصرہ کیا جا چکا تھا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو سنا کہ وہ حضرت عثمانؓ سے بات کرنے کے لیے اجازت طلب کر رہے ہیں تو انہیں اجازت دے دی، حضرت ابو ہریرہؓ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ تم میرے بعد فتنہ اور اختلاف سے یا اس طرح فرمایا کہ اختلاف اور فتنہ سے مل گے کسی کہنے والے نے آپؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! تو ہم کو آپ کس چیز کے ساتھ حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم امیر کو اور اس کی جماعت کو لازم پکڑنا اور ابو ہریرہؓ اس کہنے میں حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ (الحاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے محاصرہ کیے جانے کے زمانہ میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! اب تو قتال کرنا حلال ہو گیا، حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ! کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ تم تمام لوگوں کو اور مجھ کو قتل کر دو؟ کہا نہیں، حضرت عثمانؓ نے فرمایا پس خدا کی قسم! اگر تو نے ایک آدمی کو بھی قتل کیا پس گویا کہ تو نے تمام لوگوں کو مار دیا۔ چنانچہ میں لوٹ آیا اور میں نے کسی سے جنگ و قتال نہیں کیا۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں گھر میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ محصور تھا۔ ہم میں سے ایک آدمی کو تیر مارا گیا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! اب تو تلوار چلانی مناسب ہے بجائے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم تلوار ضرور پھینک دو، اس لیے کہ فقط میری جان لینے کا ارادہ کیا گیا ہے اور میں تمام مسلمانوں کو اپنی جان دے کر انہیں بچا لوں گا، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ پس میں نے اپنی تلوار پھینک دی اور اس وقت تک مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ (الریاض النضرۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادتِ عظمیٰ

امیرالمومنین حضرت عثمانؓ بن عفان کی شہادت

۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعۃ المبارک

بخدا! میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں اور نہ دورِ اسلام میں کسی عورت سے بدکاری کی اور نہ میں نے گانا گایا اور نہ کوئی بری تمنا کی اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہیں نے اپنی شرم گاہ پر بھی ہاتھ نہیں رکھا۔ اس لیے میں وہ قمیض (خلافت) نہیں اتاروں گا جو مجھے اللہ نے پہنائی ہے اور میں اپنے اس مقام پر قائم رہوں گا تاآنکہ اللہ نیک بختوں کو عزت عطا فرمائے گا اور بدبختوں کو ذلت دے گا۔

(طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہاں تمہارا منتظر ہوں

کثیر بن صلت نے بیان کیا کہ جس روز حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے اس روز سوئے اور بیدار ہونے کے بعد فرمایا اگر تم یہ نہ کہو کہ عثمانؓ فتنہ کی تمنا کرتا ہے تو میں تم سے بیان کر دوں راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اللہ آپ کی اصلاح کرے آپ بیان کیجیے ہم ان میں سے نہیں ہیں کہ اس طرح کہیں جیسے کہ اور لوگ کہتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے اپنے اس خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ تو ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضر ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ جمعہ ہی کا روز تھا۔ (الحاکم۔ ابن سعد)

میرے رفیق! چلے آؤ:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے صبح کے وقت لوگوں سے بیان کیا کہ میں نے آنحضرتؐ کو آج کی رات خواب میں دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا ہے اے عثمان! ہمارے پاس روزہ افطار کرنا۔ حضرت عثمانؓ صبح ہی سے روزہ رکھے ہوئے تھے اور اسی دن شہید کر دیے گئے۔ (الحاکم)

شہادت کی تیاری:

مسلم ابو سعید نے جو حضرت عثمان بن عفانؓ کے غلام ہیں بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ نے بیس مملوک غلام آزاد کیے اور پاجامہ منگا کر پہنا اور اس سے پہلے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت میں پاجامہ نہیں پہنا تھا اور فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے ان حضرات نے مجھ سے کہا کہ تم صبر کرو۔ تم ہمارے پاس آنے والی رات میں روزہ افطار کرو گے، اس کے بعد قرآن شریف منگایا اور اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھول کر اپنے سامنے رکھا یہ شہید کیے گئے اور قرآن شریف ان کے سامنے تھا۔

(ابن سعد)

میں آرہا ہوں :

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا تاکہ انہیں سلام کروں اور آپ محصور تھے جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا میرے بھائی کے لیے مرحبا! میں نے آج رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دریچی میں یا اس گھر کی دریچی میں دیکھا ہے، آپ نے فرمایا اے عثمانؓ! ان لوگوں نے تیرا محاصرہ کر رکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تجھے پیاسا کر دیا ہے؛ یعنی پانی روک لیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپؐ نے دریچی میں سے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا میں نے اسے پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگیا، اور میں اس پانی کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہارا منشا ہو تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جائے اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرنا، میں نے اس بات کو اختیار کر لیا ہے کہ آپؐ کے پاس افطار کروں گا" پس یہ اسی دن شہید کر دیے گئے۔

(البدایہ والنہایہ)

شہادت کا حال

سیف کی روایت ہے کہ وہ لوگ جو حج کے لیے آئے تھے، اہل مصر کو یہ پتہ چلا کہ تمام شہر والے ان سے نفرت کرتے ہیں لہذا شیطان نے ان کو ورغلایا تو انہوں نے یہ کہا "ہم اس مصیبت سے جس میں ہم پھنس گئے ہیں، اسی وقت نکل سکتے ہیں جبکہ ہم اس شخص (حضرت عثمانؓ) کو قتل کر دیں۔ اسی صورت میں لوگ ہم سے بے تعلق ہو سکیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا نجات کی صورت یہی باقی رہ گئی ہے" اس لیے (اکٹھے ہو کر) وہ گھر کے دروازے پر پہنچے ان کا حسن، ابن الزبیر، محمد بن طلحہ، مروان بن الحکم اور سعید بن العاص نے مقابلہ کیا یہ لوگ صحابہ کرام کے فرزند تھے۔ انہوں نے ان کا نہایت بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا تاہم حضرت عثمانؓ نے انہیں بلا کر یہ فرمایا "تم میری مدد کرنے سے آزاد ہو" مگر انہوں نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا۔

حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ تلوار اور ڈھال لے کر خود نکلے تاکہ ان لوگوں کو منع کریں۔ جب مصریوں نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹ گئے اس پر یہ لوگ ان پر سوار ہو گئے آپ نے انہیں منع فرمایا تو وہ لوٹ آئے۔ آپ نے صحابہ کرام کو قسم دلا کر فرمایا کہ وہ اندر آ جائیں انہوں نے لوٹنے سے انکار کیا آخر کار آپ کے ساتھی اندر آ گئے اور مصریوں پر دروازہ بند کر دیا گیا۔

میرہ بن اخنس بن شریق ان لوگوں میں سے تھے جو حج کر کے جلد واپس آ گئے تھے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت سے پیشتر وہاں پہنچ گئے تھے وہ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے اور گھر کے اندر آنے والوں میں شامل تھے اور دروازے کے قریب اندر بیٹھ گئے تھے۔ وہ فرماتے تھے۔

اگر ہم نے آپ کو چھوڑ دیا تو ہم اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے جبکہ ہم مرتے دم تک ان کا مقابلہ کر سکتے ہوں "۔

حضرت عثمان نے ان دنوں قرآن کریم کی تلاوت کا ورد جاری کر رکھا تھا۔ آپ جب نماز پڑھتے تھے تو آپ کے قریب قرآن مجید کا نسخہ رکھا رہتا تھا جب آپ تھک جاتے تھے تو آپ بیٹھ کر قرآن کریم ناظرہ پڑھتے تھے۔

جب مصریوں نے یہ دیکھا کہ نہ تو کوئی دروازے پر ان کا مقابلہ کر رہا ہے اور نہ وہ اندر جا سکتے ہیں تو وہ آگ لے کر آئے اور اس سے دروازے اور چھت میں آگ لگا دی دروازہ اور چھت جلنے لگے جب لکڑیاں جل چکیں تو چھت و دروازہ پر گر گئی اس وقت حضرت عثمانؓ نماز پڑھ رہے تھے اس لیے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ انہیں اندر آنے سے روکیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے ان کے مقابلے کے لیے حضرت مغیرہ بن الاخنس نکلے وہ رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور اپنی شجاعت کا اظہار کر رہے تھے حضرت حسن بن علیؓ بھی رجزیہ شعر پڑھتے ہوئے باہر نکلے اسی طرح محمد بن طلحہ اور سعید بن العاص بھی رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے نمودار ہوئے۔

آخر میں حضرت عبداللہ بن الزبیر نکلے حضرت عثمانؓ نے انھیں حکم دیا تھا کہ وہ وصیت کے مطابق اپنے والد (زبیر) کے پاس چلے جائیں اور انھیں یہ بھی حکم دیا تھا کہ آپ لوگوں (حضرت عثمانؓ کے ساتھیوں) کو اپنے اپنے گھر جانے کی ہدایت کریں چنانچہ حضرت عبداللہ بن الزبیر آخر میں آئے اور لوگوں کو (حضرت عثمانؓ کی حمایت کرنے کے لیے) آخر دم تک آمادہ کرتے رہے تا آنکہ وہ لوگ شہید ہو گئے۔

جب باغیوں نے دروازہ جلایا تھا تو حضرت عثمانؓ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے یہ سورت شروع کر رکھی تھی۔

طٰهٰ ۔ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤى ۙ (پارہ ۱۶)	طٰہٰ ہم نے قرآن (کریم) اس لیے تم پر نازل نہیں کیا کہ تم بدبخت رہو

آپ بہت زود خواں تھے آپ تلاوت میں نہ غلطی کرتے تھے اور نہ اٹکتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان لوگوں کے پہنچنے سے پہلے نماز ختم کر لی تھی پھر آپ بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرمانے لگے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَـكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ۞ (پارہ ۴)	(یہ وہ مسلمان ہیں کہ) جب لوگ ان سے کہتے ہیں کہ لوگ (دشمن) تمہارے لیے اکٹھے ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو" تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ اور وہ یہ کہتے ہیں "اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے"!

حضرت ابوہریرہؓ اسی وقت آئے جب ایک مختصر جماعت کے علاوہ لوگ گھر سے پیچھے ہٹ رہے تھے، یہ جماعت جنگ کر رہی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا "میں تمہارے لیے نمونہ ہوں اور یہ وہ دن ہے جبکہ جنگ کرنا بہت ہی عمدہ ہے۔

يَا قَوْمِ مَالِيْ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُوْنَنِيْ اِلَى النَّارِ۔	اے میری قوم! کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلا رہے ہو۔

اس دن مروان بھی آگے بڑھا اور للکار کر بولا "کوئی مرد ہے" چنانچہ قبیلہ لیث کا ایک شخص جس کا نام نباع تھا مقابلے کے لیے نکلا۔ دونوں کا مقابلہ شروع ہوا۔ مروان نے اس کی ٹانگوں کے نچلے حصہ پر تلوار ماری۔ دوسرے نے مروان کی گردن پر تلوار ماری اس وار سے مروان چت گر پڑا اس کے بعد ہر فریق اپنے اپنے آدمی کو اٹھا کر لے گیا۔

مغیرہ بن اخنس نے للکار کر کہا "کون مقابلے کے لیے آتا ہے؟ ان کے مقابلے کے لیے بھی ایک آدمی نکلا اور وہ دونوں بہادری کے ساتھ جنگ کرنے لگے وہ رجزیہ اشعار پڑھتے تھے (آخر میں) لوگوں نے کہا "مغیرہ بن اخنس شہید ہو گئے" اس پر قاتل نے بھی کہا "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" اس پر عبدالرحمٰن بن عدیس نے کہا "تمہیں کیا ہو گیا ہے"؟ اس نے کہا جس طرح سویا ہوا کوئی خواب دیکھتا ہے اس طرح میں نے بھی دیکھا کہ مجھ سے کہا گیا "مغیرہ بن اخنس کے قاتل کو دوزخ کی بشارت حاصل ہو۔ چنانچہ میں اس میں مبتلا ہو گیا۔

قباث کنانی نے نیار بن عبداللہ اسلمی کو قتل کر دیا پھر یہ لوگ حضرت عثمانؓ کے گھر میں ان گھروں میں سے گھس آئے جو اس کے چاروں طرف تھے یہاں تک کہ ان سے گھر بھر گیا مگر جو لوگ دروازے پر تھے انہیں محسوس تک بھی نہیں ہوا۔ آخر کار قبائل کے لوگ اپنے فرزندوں کو لے کر آ گئے کیونکہ ان کا امیر مغلوب ہو چکا تھا۔

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں "محمد بن ابی بکر، عمرو بن حزم کے گھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیوار پر چڑھ گئے تھے ان کے ساتھ کنانہ بن بشر، سودان ابن حمران اور عمرو بن الحمق تھے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو اپنی بیوی نائلہ کے پاس پایا آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں دیکھ کر سورۃ بقرہ تلاوت کر رہے تھے۔ محمد بن ابی بکر نے آگے بڑھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور کہا۔

"اے بوڑھے بے وقوف! اللہ نے تمہیں ذلیل و رسوا کر دیا" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں بوڑھا بے وقوف نہیں ہوں بلکہ اللہ کا بندہ اور امیر المومنین ہوں۔ محمد بن ابی بکر نے کہا "معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگ تیرے کام نہیں آئے" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے میرے بھتیجے! تم میری داڑھی چھوڑ دو۔ تمہارا باپ اسے نہیں پکڑتا تھا اس پر اس نے داڑھی چھوڑ دی۔ اس کے بعد کئی لوگ آ گئے کسی نے تلوار ماری اور کسی نے زدو کوب کیا اور ایک شخص بھالا لے کر آیا اور اس سے ان پر حملہ کیا۔ خون نکل کر قرآن مجید پر بہنے لگا۔ اس کے باوجود یہ سب آپ کو قتل کرنے سے ڈرتے تھے۔ چونکہ آپ عمر رسیدہ تھے اس لیے اس حالت میں بے ہوش ہو گئے اتنے میں دوسرے لوگ بھی آ گئے۔ جب انہوں نے آپ کو بے ہوش دیکھا تو انہوں نے آپ کی ٹانگ کو پکڑ کر گھسیٹا اس پر حضرت نائلہ اور ان کی بیٹیاں چلانے لگیں تجیبی نے اپنی تلوار نکال لی۔ اسے آپ کے شکم مبارک میں گھونپنا چاہا مگر حضرت نائلہ نے اس وار کو روکا جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں اس کے بعد اس نے تلوار ان کے سینے پر ماری اور غروب آفتاب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

شہادت کا مزید حال:

عبدالرحمٰن بن محمد روایت کرتے ہیں "میں نے ابوعون کو یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے "کنانہ بن بشر نے ان کی پیشانی پر اور سر کے اگلے حصے پر لوہے کی سلاخ ماری اس کی وجہ سے آپ پیشانی کے بل گر پڑے اس وقت سودان بن حمران مرادی نے تلوار مار کر آپ کو شہید کر دیا۔

عبدالرحمٰن بن الحارث روایت کرتے ہیں "جس شخص نے آپ کو شہید کیا وہ کنانہ ابن بشر تجیبی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن الحمق حملہ کر کے حضرت عثمانؓ کے سینے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ آپ کے اندر کچھ جان باقی تھی اس نے اس وقت آپ پر نیزے کے نو حملے کیے۔ عمرو بن الحمق خود کہتا ہے "میں نے ان میں سے تین حملے اللہ کے لیے کیے اور چھ حملے اس لیے کیے کہ میرے سینے کے اندر انتقام کی آگ بھڑکی ہوئی تھی۔

غافقی نے ان پر لوہا مارا جو اس کے ساتھ تھا اور قرآن کریم کے نسخہ پر لات ماری جو گھوم کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے آگیا اور اس پر ان کا خون گرا۔ سودان بن حمران بھی حضرت عثمانؓ پر تلوار کا وار کرنے کے لیے پہنچا تو نائلہ بنت فرافصہ (آپ کی زوجہ محترمہ) اس کے درمیان حائل ہوئیں اور اس کی تلوار پکڑ لی جس سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں۔

آخرکار اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تلوار کی ضرب مار کر شہید کر دیا۔

اس وقت کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے غلام بھی پہنچے تاکہ وہ آپ کی مدد کر سکیں حضرت عثمانؓ نے ان غلاموں کو آزاد کر دیا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سودان نے آپ پر تلوار کا وار کیا ہے تو کچھ لوگ اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کی گردن مار کر اسے قتل کر دیا۔ اس پر قتیرہ نے غلام پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

پھر اُن (باغیوں) نے جو کچھ گھر میں تھا۔ وہ سب لوٹ لیا اور گھر کے لوگوں کو نکال دیا۔ پھر گھر کو بند کر دیا وہاں تین لاشیں تھیں۔

جب وہ گھر سے نکلے تو حضرت عثمانؓ کے دوسرے غلام نے قتیرہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ ان لوگوں نے گشت کیا اور جو کچھ انہیں ملا وہ چھین لیا۔ یہاں تک کہ خواتین کے بدن پر (جو زیور تھا) اسے بھی چھین لیا۔ ایک شخص نے حضرت نائلہ کی چادر چھین لی اس کا نام کلثوم بن تجیب تھا۔ حضرت عثمانؓ کے غلام نے اسے دیکھ لیا۔ تو اس نے اسے قتل کر دیا۔

گھر میں انہوں نے یہ اعلان کیا "بیت المال کو حاصل کرو۔ اس کی طرف بڑھو"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المال کے محافظوں نے ان کی آواز سنی دہاں صرف دو بوریاں پڑی ہوئی تھیں اس لیے ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا "بھاگ جاؤ! کیونکہ یہ لوگ دنیا کے طلب گار ہیں" چنانچہ وہ بھاگ گئے اور یہ لوگ بیت المال کے پاس آگئے اور اسے بھی لوٹ لیا۔

اس موقع پر دو قسم کے لوگ تھے نیک لوگ ماتم کر رہے تھے اور رو رہے تھے مگر باغی لوگ خوش ہو رہے تھے۔ آخر میں یہ لوگ بہت پشیمان ہوئے۔ (طبری)

ابن سعد کی روایت میں ہے :

کاشانۂ خلافت کے پڑوس میں عمرو بن حزم کا مکان تھا۔ اس مکان کی ایک کھڑکی حضرت عثمان کے مکان میں کھلتی تھی۔ طرفین میں یہ نبرد آزمائی ہو رہی تھی کہ محمد بن ابی بکر اور چند ساتھی اس کھڑکی میں سے چھلانگ لگا کر کاشانہ خلافت میں گھس آئے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کہا ہے، حضرت عثمان اس وقت روزہ سے تھے، عصر کے بعد کا وقت تھا آپ کی بیوی نائلہ بنت القرافصا آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، حضرت عثمان کے سامنے قرآن مجید کھلا ہوا تھا اور آپ اس کی تلاوت کر رہے تھے اسی عالم میں محمد بن ابی بکر نے لپک کر امیر المومنین کی داڑھی پکڑ لی اور حد درجہ بد کلامی کی، حضرت عثمان نے فرمایا بھتیجے! داڑھی چھوڑ دے، اگر آج تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کو پسند نہ کرتا، محمد بن ابی بکر بولا! میں تو آپ کے ساتھ اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ کرنے والا ہوں۔ اس نے یہ کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر امیر المومنین کی پیشانی میں پیوست کر دیا۔ پیشانی سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا جس سے ریش مبارک تر ہو گئی۔ امیر المومنین کی زبان سے بے ساختہ نکلا، بسم اللہ توکلت علی اللہ اور آپ بائیں کروٹ ہو گئے۔ قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا تھا اور سورہ بقر کی تلاوت کر رہے تھے، پیشانی سے خون نکل کر داڑھی پر آیا اور ٹپکنے لگا تو قرآن مجید پر بھی بہنے لگا، یہاں تک کہ آیت فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔ پر پہنچ کر خون رک گیا اور قرآن بند ہو گیا، اسی اثنا میں کنانہ بن عتاب نے لوہے کی ایک لاٹ اس زور سے ماری کہ عثمان ذوالنورین تیورا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پہلو کے بل گر پڑے۔ اب سودان بن حمران نے تلوار کا وار کیا اور عمرو بن الحمق نے سینہ پر بیٹھ کر نیزہ سے مسلسل کئی بار حملے کیے اور حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین شہید ہو گئے۔ (ابن سعد)

عبداللہ بن موسیٰ مخزومی کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو (دشمنوں نے) ان کا سر کاٹ لینے کا ارادہ کیا اس پر حضرت نائلہ اور حضرت ام البنین لاش پر گر پڑیں اور انہیں اس کام سے باز رکھا۔ وہ چیخنے چلانے لگیں انہوں نے اپنا منہ پیٹ لیا تھا اور کپڑے پھاڑ لیے تھے اس پر ابن عدیس نے کہا۔ انہیں (اسی حالت میں) چھوڑ دو" چنانچہ حضرت عثمان کی لاش کو غسل دیے بغیر بقیع لے گئے۔ (طبری)

تاریخ شہادت

حضرت عامر شعبی کی روایت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بائیس دن تک محصور رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچیسویں سال ۱۸ ذوالحجہ کی صبح کو شہید ہوئے۔

ابو معشر کی روایت یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن بتاریخ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید ہوئے ان کی مدت خلافت بارہ سال سے بارہ دن کم تھی۔

سیف کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ جمعہ کے دن بتاریخ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید ہوئے حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد وہ گیارہ سال، گیارہ مہینے اور بائیس دن خلیفہ رہے۔

ابن عقیل نے بھی بیان کیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ۳۵ھ میں ہوئی۔

سیف کی مشہور سلسلہ روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ کی شہادت بروز جمعہ بتاریخ ۱۸ ذوالحجہ دن کے آخری وقت ہوئی۔ دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ ان کی شہادت چاشت کے وقت ہوئی۔ (طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر مبارک

محمد بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عثمان کی عمر شہادت کے وقت بیاسی سال تھی مخرمہ بن سلیمان والبی نے بھی ان کی عمر بیاسی سال بتائی ہے۔ صالح بن کیسان کا بیان ہے کہ ان کی عمر بیاسی سال سے چند مہینے زیادہ تھی۔ (طبری)

حضرت زبیر کا اظہار افسوس:

حضرت زبیر مدینہ سے نکل آئے تھے اور مکہ معظمہ کے راستے میں مقیم ہو گئے تھے تاکہ وہ ان کی شہادت کے موقع پر وہاں موجود نہ رہیں جب وہاں انہیں حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ عثمان پر رحم کرے اور ان کا مددگار رہے۔ ان سے کہا گیا "یہ لوگ اب پشیمان ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا" انہوں نے بُری سازش کی اور جو وہ چاہتے تھے وہ پورا نہیں ہو سکا۔ ان کے لیے ہلاکت ہے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ (پارہ ۲۳۔ یٰسین) وہ نہ وصیت کر سکتے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی مذمت:

حضرت علیؓ آئے تو انہیں بتایا گیا "حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "اللہ حضرت عثمانؓ پر رحم کرے اور ہمیں خیر و عافیت عطا فرمائے"۔ لوگوں نے فرمایا "اب یہ لوگ پشیمان ہو رہے ہیں" اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "یہ لوگ شیطان کی طرح ہیں کہ وہ انسان سے کہتا ہے "تم کفر اختیار کرو"۔ جب وہ کافر بن جاتا ہے تو وہ شیطان یہ کہتا ہے "میں تم سے بری الزمہ ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ کی تدفین

صالح بن کسان کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ایک شخص نے کہا "انہیں یہودیوں کے قبرستان، دیر سلع میں دفن کیا جائے" اس پر حکیم بن حزام نے کہا بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا جب تک قصی بن کلاب کے قبیلہ کا ایک شخص بھی زندہ ہے" اس پر جھگڑا بڑھنے کا اندیشہ ہونے لگا۔ آخرکار ابن عدیس البسوی نے کہا "ارے بوڑھے شخص آپ کا کیا حرج ہے کہ انہیں کہاں دفن کیا جاتا ہے حکیم بن حزام بولے۔ انہیں بقیع الفرقد ہی میں دفن کیا جائے گا جہاں ان کے بزرگ اور پیشرو مدفون ہیں"

چنانچہ حکیم بن حزام جنازہ لے کر نکلے اور انہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

واقدی کا قول ہے، صحیح یہ ہے کہ جبیر بن مطعم نے ان کی نماز (جنازہ) پڑھائی۔

مخرمہ بن سلیمان والبی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن چاشت کے وقت شہید ہوئے مگر انہیں دفن نہیں کیا جا سکا اس بارے میں (ان کی زوجہ محترمہ) نائلہ بنت الفرافصہ نے، حویطب بن عبدالعزی، جبیر بن مطعم، ابوجہم بن حذیفہ، حکیم بن حزام اور نیار اسلمی سے مدد طلب کی۔ وہ بولے "ہم ان کا جنازہ دن کے وقت نہیں نکال سکتے ہیں کیونکہ اہل مصر دروازے پر ہیں تم لوگ توقف کرو"

جب مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت آیا تو لوگ داخل ہوئے مگر انہیں (لاش کے پاس) جانے سے روک دیا گیا۔ ابوجہم نے کہا "بخدا مجھے وہاں تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا میں اس کے لیے جان دے دوں گا تم اس (جنازہ) کو اٹھاؤ۔

چنانچہ (جنازہ) اٹھا کر بقیع (قبرستان) لے جایا گیا ان کے پیچھے حضرت نائلہ چراغ لے کر چلیں جس سے بقیع میں روشنی ہوئی اور اس کے ساتھ حضرت عثمانؓ کا ایک غلام بھی تھا۔ آخر کار وہ کھجور کے پیڑوں کے پاس پہنچے جہاں ایک دیوار بھی تھی۔ انہوں نے دیوار کو توڑ کر ان کھجور کے پیڑوں میں انہیں دفن کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جبیر بن مطعم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد حضرت نائلہ نے کچھ بولنا چاہا مگر لوگوں نے انہیں منع کر دیا اور کہا ان کمینہ لوگوں سے اندیشہ ہے کہ وہ ان کی قبر کو نہ کھود دیں۔ آخر کار حضرت نائلہ اپنے گھر چلی گئیں۔

عبداللہ بن ساعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان شہید ہوئے تو ان کی لاش دو راتوں تک وہیں رہی لوگ اسے دفن نہیں کر سکے پھر اس (لاش) کو ان چار اشخاص نے اٹھایا۔ ۱۔ حکیم ابن حزام ۲۔ جبیر بن مطعم ۔۳۔ نیاز بن مکرم ۔۴۔ ابو جہم بن حذیفہ۔

جب آدھی رات ہوئی تو مروان حضرت عثمانؓ کے گھر آئے۔ وہاں زیدؓ بن ثابت حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت کعبؓ بن مالک اور دیگر صحابہ بھی پہنچے۔ جنازے کے مقام پر عورتیں اور بچے بھی پہنچے پھر وہ حضرت عثمانؓ کے جنازہ کو لائے اور مروان نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر وہاں سے وہ بقیع کے قبرستان لے گئے اور وہاں (حش کوکب) کے مقام کے قریب انہیں دفن کر دیا۔ حضرت عثمانؓ کو غسل نہیں دیا گیا تھا انہیں انہی کپڑوں میں اور خون میں کفنایا گیا۔

حضرت شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدفون ہوئے اور مروان بن الحکم نے ان پر نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے پیچھے ان کی صاحبزادی اور حضرت نائلہ بنت فرافصہ روتی ہوئی نکلیں۔ (طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نائلہؓ

قتل سے پہلے :-

محمد بن سکین سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کی بیوی نے جس وقت باغیوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ کہا کہ کیا تم ان کے قتل کا ارادہ کر رہے ہو؟ اگر تم نے ان کو قتل کر دیا یا ان کو چھوڑے رکھا (تو تمہیں اختیار ہے) ان کی تو یہ حالت تھی کہ ساری رات ایک ہی رکعت میں گزار دیتے تھے جس میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

(طبرانی - حلیۃ الاولیاء)

قتل کے بعد :

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا تو حضرت عثمانؓ کی بیوی نے کہا: تم نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے کہ یہ ساری رات ایک رکعت میں قرآن ختم کرتا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء)

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ :

اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ حج کر کے مدینہ واپس آ رہی تھیں، راستہ میں ان کو حادثہ کی اطلاع ملی۔ فرمایا: اللہ کی قسم! عثمان مظلوم قتل کیے گئے ہیں، میں ان کے قاتلوں سے قصاص کا مطالبہ ضرور کروں گی۔

(طبری)

حضرت علیؓ بن ابی طالب :

حضرت علیؓ کو جب اس حادثہ کا علم ہوا، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولے! خدایا تو گواہ رہ کہ میں عثمان کے خون سے بری ہوں۔

ایک موقع پر کہا: جس دن عثمانؓ کی شہادت ہوئی میری کمر ٹوٹ گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت علیؓ کو جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع ہوئی تو تلوار لے کر باہر آ گئے اور باغیوں کو بھگا دیا۔ اتنے میں حسنؓ، حسینؓ، عبداللہ بن زبیرؓ اور محمد بن طلحہؓ جو ایوانِ خلافت کا پہرہ دے رہے تھے سامنے آ گئے تو حضرت علیؓ نے حسنؓ کے طمانچہ مارا اور حسینؓ کے سینہ پر دو تھپڑ مارا اور عبداللہ بن زبیرؓ اور محمد بن طلحہؓ کو بُرا بھلا کہا۔ (تاریخ الخمیس)

حضرت عبداللہ بن عباس:

"اگر ساری دنیا بھی حضرت عثمانؓ کے قتل پر متفق ہو جاتی تب بھی قوم لوط کی طرح ان پر عذابِ الٰہی پتھراؤ کی صورت میں نازل ہوتا۔"

ایک بار خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر لوگ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ نہیں لیں گے تو ان پر آسمان سے پتھر برسیں گے۔ (ابن سعد)

حضرت حذیفہ بن یمان:

"اب اسلام میں اتنا بڑا شگاف پیدا ہو گیا ہے کہ پہاڑ بھی اسے بند نہیں کر سکتا۔" (ابن سعد)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا:

"اے اللہ! تو قاتلین عثمان پر لعنت بھیج اور ان لوگوں کو بھی ملعون قرار دے جو عثمانؓ سے جنگ کرتے رہے اور ان سے عداوت رکھتے تھے۔ اے اللہ! ہم ان کی شکایت کرتے تھے اور وہ بھی ہمیں ملامت کرتے تھے، جس طرح ان سے پہلے کے (خلفاء) ہمیں ملامت کرتے تھے۔ مگر ان (فتنہ پردازوں نے) ان باتوں کو فتنہ و فساد کا ذریعہ بنا لیا۔ اے اللہ! تو ان لوگوں کو تلواروں ہی کے ذریعہ فنا کر۔"

(طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمار بن یاسرؓ :

"جب حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ کا انتخاب، خلافت کے لیے ہوا ہم سب نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہم ان سے راضی تھے تو پھر تم نے ان کو قتل کیوں کیا۔ (ابن سعد)

حضرت ثمامہؓ بن عدی :

حضرت ابو اشعث صنعانیؒ فرماتے ہیں کہ صنعاء پر ایک امیر مقرر تھے جن کو ثمامہ بن عدی کہا جاتا ہے یہ صحابیؓ تھے جب ان کے پاس حضرت عثمانؓ کی خبر وفات پہنچی تو رو دئیے اور فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ خلافتِ نبویؐ چھین لی گئی اور اب بادشاہت اور جبر باقی رہ گیا، جو کوئی کسی چیز پر غالب آجائے گا اسے کھالے گا۔ (ابن سعد)

حضرت ابو حمید ساعدیؓ :

یحیی بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ ابو حمید ساعدیؓ نے کہا جس وقت حضرت عثمان شہید کیے گئے اور حضرت عثمانؓ ان لوگوں میں سے تھے جن کا غزوۂ بدر کے شرکاء میں شمار ہے ہائے میرے اللہ! بے شک تیرا (حضرت عثمانؓ) کا میرے اوپر حق ہے یہ کہ میں ایسا نہ کروں اور میں نہ ہنسوں جب تک کہ تجھ سے نہ مل جاؤں۔ (ابن سعد)

حضرت زید بن ثابت :

حضرت زید بن علیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عثمانؓ کے لیے جب ان کے مکان کا محاصرہ کیا گیا تھا رویا کرتے تھے۔

(ابن سعد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہ :

ابو صالحؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ جب ان باتوں کو یاد کرتے تھے جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ کی گئی تھیں رو دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میں نے سنا کہ وہ ہاہ، ہاہ کہتے تھے اور بہت پھوٹ پھوٹ کر رو دیتے تھے۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن سلام :

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو شہادتِ عثمانؓ کی اطلاع ہوئی تو بے ساختہ زبان سے نکلا۔" آج عرب تباہ ہو گئے" (ابن سعد)

حضرت سعیدؓ بن زید :

"تم نے عثمانؓ کے ساتھ جو کیا ہے حق یہ ہے کہ اس پر اُحد پہاڑ کو گر جانا چاہیے۔
(البدایہ والنہایہ)

زید بن صوحان :

"اب مسلمانوں کے دل قیامت تک ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔
(البدایہ والنہایہ)

حضرت اُمّ سلیمؓ :

"اب مسلمانوں میں باہم خون خرابہ کے سوا کچھ نہ ہوگا۔
(البدایہ والنہایہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسان کے مراثی

حضرت حسان بن ثابت نے آپ کے مرثیہ اور تعریف میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں اور ان میں قاتلوں کی ہجو بھی ہے۔ ان اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

پہلا مرثیہ: حضرت حسان باغیوں اور قاتلوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

۱:۔ کیا تم نے سرحدوں پر جہاد کرنا ترک کر دیا ہے؟ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کے قریب آکر ہم سے جنگ کی۔

۲:۔ تم مسلمانوں کے بہت بُرے طریقے پر گامزن ہوئے اور وہ بہت بُرا کام تھا جس کے یہ بدکار لوگ مرتکب ہوئے۔

۳:۔ (شہادت کی) رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام (اس طرح شہید ہوئے کہ وہ) قربانی کے اونٹ معلوم ہوتے تھے جنہیں مسجد کے دروازے پر ذبح کیا جا رہا ہو۔

۴:۔ میں ابو عمرو (حضرت عثمانؓ) کا ماتم کرتا ہوں وہ اپنی آزمائش میں پورے اترے اور اب وہ (قبرستان) بقیع الفرقد میں آرام فرما ہیں۔

دوسرا مرثیہ: دوسری نظم میں حضرت حسان بن ثابت نے یوں ارشاد فرمایا ہے:۔

۱:۔ اگر (آج) ابن اروی (حضرت عثمانؓ) کا گھر تباہ ہو گیا ہے (اس کا) ایک دروازہ گرا ہوا ہے اور دوسرا دروازہ جل کر ویران ہو گیا ہے۔

۲:۔ (تو کبھی ایسا بھی زمانہ تھا کہ) اس گھر پر پہنچ کر حاجت مند اپنی حاجت روائی کرتا تھا اور یہاں ذکر الٰہی اور شرافت کے کاموں کا چرچا تھا۔

۳:۔ اے لوگو! اپنے آپ کو نمایاں کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک جھوٹ اور سچ برابر نہیں ہوتے ہیں۔

۴:۔ تم شہنشاہ عالم کا حق ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور ایسے حملہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراف کرو جس کے آگے پیچھے (حملہ آوروں کے) گروہ تیار ہوں۔

حضرت حسان کا تیسرا مرثیہ :

حضرت حسان بن ثابت نے ایک تیسری نظم میں (شہادت عثمان کے موقعہ پر) یوں ارشاد فرمایا ہے :۔

۱ :۔ جو شخص خالص اور بے میل موت سے خوش ہوتا ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت عثمانؓ کے گھر کے معرکے کو دیکھے۔

۲ :۔ (اے لوگو !) صبر کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں (کیونکہ مصیبت میں صبر کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

۳ :۔ ہم اہل شام اور اس کے امیر کے اقدام سے خوش ہیں اور ہمیں اپنے بھائیوں کے بدلے بھائی مل گئے ہیں۔

۴ :۔ میرا انہی لوگوں سے تعلق قائم ہے خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب **اور** جب تک میں زندہ ہوں اور میرا نام حسان ہے (میں انہی سے تعلق رکھتا ہوں۔

۵ :۔ تم بہت جلد ان (دشمنوں) کے علاقوں میں نعرۂ تکبیر سنو گے اور (لوگ) عثمانؓ کے انتقام کے نعرے بلند کریں گے۔ (طبری)

حضرت کعب کا مرثیہ :

حضرت کعب بن مالک انصاری (اشعار میں) فرماتے ہیں :۔

۱ :۔ ہوش اُڑ گئے ہیں اور آنسو لگاتار بہہ رہے ہیں۔

۲ :۔ ایک بہت خوف ناک حادثہ رونما ہو گیا ہے جس نے پہاڑوں کو گرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

۳ :۔ خلیفہ کی شہادت بہت غم ناک واقعہ ہے اور اس کی وجہ سے نہایت خطرناک مصیبت نازل ہو گئی ہے۔

۴ :۔ خلیفہ کی شہادت پر ستارے ماند پڑ گئے ہیں اور روشن آفتاب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی باقی نہیں رہی ہے۔

۵:۔ مجھے کس قدر افسوس ہوا جب لوگ اپنے کندھوں پر ان کا جنازہ لے کر گئے۔

۶:۔ جب انہوں نے قبر میں اپنے بھائی کو اتارا تو قبر نے کن کن چیزوں کو پوشیدہ کیا۔

۷:۔ (اس قبر میں)، بخشش، سخاوت اور سیاست پوشیدہ ہے اور وہ نیکی بھی جو سب سے آگے بڑھ کر جاتی تھی۔

۸:۔ کتنے یتیم تھے جن کی خبر گیری کی جاتی تھی اب وہ تباہ و برباد ہو گئے۔

۹:۔ وہ ہمیشہ ان کا خیال رکھتے تھے اور ان کی تکالیف کو دور کرتے تھے۔

۱۰:۔ آج وہ (حضرت عثمانؓ) بقیع میں آرام فرما ہیں اور وہ (مسلمان) منتشر ہو گئے ہیں

۱۱:۔ انہوں نے اپنے امام (خلیفہ) کو شہید کیا ہے جو بہت نیک اور پاک دامن تھے اس لیے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۲:۔ وہ حلم و بردباری کے ساتھ بار خلافت اٹھا رہے تھے ان کی نیکی اور شرافت شہرۂ آفاق تھی۔

۱۳:۔ اے عثمانؓ! انہوں نے تمہیں بے قصور شہید کیا ہے۔ انہوں نے تجھے گھر کی چھت کے نیچے جا کر شہید کیا ہے۔ (طبری)

حباب بن یزید کا مرثیہ:

فرزدق شاعر کے چچا حباب بن یزید مجاشعی کے یہ اشعار ہیں:۔ (ترجمہ)

۱۔ تمہارے باپ کی قسم! تم مت گھبراؤ کیونکہ اب خیر و برکت بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔

۲۔ مسلمان اپنے دین میں کمزور ہو گئے ہیں۔ اور (حضرت) عثمانؓ بن عفان (کی شہادت) نے طویل شر و فساد چھوڑا ہے۔

۳۔ اے ملامت کرنے والو! ہر انسان کو فنا ہونا ہے اس لیے تم اللہ کے راستے پر خوش اسلوبی سے چلتے رہو۔ (طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغی خطرناک منصوبہ باندھ کر آئے
تیرے قتل کا پروانہ ساتھ لے کر آئے
مفسد، جاہلیت کا پرچم لہراتے ہوئے آئے
فتنہ پرداز، قومی عصبیت کا نعرہ لگاتے ہوئے آئے
تو نے جان دے دی
مگر اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیا

تو پیکرِ عزیمت بنا۔
تو استقامت کا کوہِ گراں بنا۔
تو صبر کا مجسمہ بنا۔
تیری عظمت آسمان کو چھونے لگی۔
تو اگر چاہتا تو تیرے جانثار باغیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے
قاتلوں کے رگِ گلو کو کاٹ دیتے۔
جلادوں کے ہاتھوں کو قطع کر دیتے۔
پھر خون کی بارش ہوتی۔ آستانہ رسالت کی دہلیز خون سے رنگین ہو جاتی۔ امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر جاتا۔ اور اسلام کا قافلہ سیدھے راستے سے بھٹک جاتا۔
تو نے جان دے دی
اور اسلام کو حیاتِ جاوداں بخش دی۔
قاتل ناکام ہوئے۔ اپنے کیے پر پشیمان ہوئے اور خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ میں جا داخل ہوئے۔ ان کا نام ونشان مٹ گیا۔ ان کی نسلیں فنا ہو گئیں۔
مگر اے عثمانؓ! اے صاحبِ ایمان! مسلمانوں کی راحتِ جان!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو زندہ جاوید ہے۔ تیرا نام زندہ ہے۔ اور خدا کی کتاب میں آبِ زر سے لکھا ہے تیرے کارنامے زندہ ہیں اور تاریخ اسلام میں مرقوم ہیں۔ تیرے نام سے منبر و محراب گونج رہے ہیں۔

جب خطیب تیرا نام لے کر تیری بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے تو تیری مظلومانہ شہادت کو یاد کر کے آنکھیں نمناک اور تیرے احسانات کو یاد کر کے دل شکر کے جذبات سے معمور ہو جاتے ہیں۔

اے محسن امت! تجھ پر سلام۔

اے محافظ امت! تجھ پر لاکھوں درود و سلام۔

ابن عبدالشکور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفان

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔
- سیدہ رقیہؓ، سیدہ ام کلثومؓ کے شوہر نامدار۔
- سیدہ فاطمۃؓ زہرا کے بہنوئی۔
- حضرت علیؓ بن ابی طالب کے ہم زلف
- حضرت حسن بن علیؓ و حضرت حسین بن علیؓ کے خالو۔

- یکے از عشرہ مبشرہ : (دس جنتیوں میں سے ایک)
- ذوالہجرتین : (دو ہجرتوں والے)
- ذوالنورین : (دو نوروں والے)
- کامل الحیاء والایمان : (شرم و حیا والے۔ مومن اوّل)
- جامع القرآن : (قرآن کو جمع کرنے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے والے)
- امیر المومنین : (مومنوں کے امیر)
- امام المتقین : (پرہیزگاروں کے امام)
- خلیفۃ المسلمین : (مسلمانوں کے خلیفہ)
- خلیفہ راشد و مرشد : (ہدایت یافتہ اور دوسروں کو ہدایت کرنے والے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عثمانؓ

حلیہ مبارک

آپ کا رنگ سفید تھا جس میں کچھ زردی کی آمیزش تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چاندی اور سونا دونوں کو مخلوط کر دیا گیا ہے۔ خوب صورت اور خوش قامت تھے۔ دونوں ہاتھوں کی کلائیاں خوش منظر تھیں۔ بال سیدھے تھے یعنی گھنگریالے نہیں تھے۔ جب عمامہ زیب سر کر لیتے تھے بڑے حسین و جمیل نظر آتے تھے۔ ناک ابھری ہوئی، جسم کا حصہ اسفل بھاری پنڈلیوں اور دونوں بازوؤں پر بال کثرت سے سینہ چوڑا چکلا، کاندھوں کی ہڈیاں بڑی بڑی، چہرہ پر چیچک کے کچھ نشانات، دانت ہموار اور خوب صورت، جن کو سونے سے باندھا گیا تھا، داڑھی بڑی گنجان، زلف دراز، اخیر عمر میں زرد خضاب کرنے لگے تھے۔ جسم کی کھال ملائم اور باریک تھی۔ بڑھاپے میں پیشاب کی بیماری ہو گئی تھی، اس لیے ہر نماز کے واسطے وضو کرتے تھے۔

(یہ حلیہ مندرجہ ذیل کتابوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے)

(ابن سعد۔ طبری۔ العقد الفرید)

(بحوالہ عثمان ذوالنورینؓ از مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواج واولاد

سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ اسی کی نسبت سے حضرت عثمان رض کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

سیدہ اُم کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۱:۔ فاختہ بنت غزوان قبیلہ مضر سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام عبداللہ الاصغر تھا، نوعمری میں انتقال ہوا۔

۲:۔ ام عمرو بنت جندب، قبیلہ ازد سے تعلق تھا، ان سے عمرو، ابان، خالد اور عمر چار لڑکے اور مریم ایک لڑکی پیدا ہوئے۔

۳:۔ فاطمہ بنت الولید، ام عبداللہ کنیت، قبیلہ بنی مخزوم، ولید، سعید دو لڑکے اور ام سعید ایک لڑکی ان سے پیدا ہوئے۔

۴:۔ اسماء بنت ابی جہل بن ہشام:۔ ان سے ایک لڑکا مغیرہ پیدا ہوا۔

۵:۔ ملیکہ بنت عینیۃ بن حصن الفزاری، کنیت ام البنین، ان سے صرف ایک لڑکا عبدالملک پیدا ہوا۔ اور جلد ہی انتقال ہو گیا۔

۶:۔ رملہ بنت شیبۃ بن ربیعۃ: ان سے تین لڑکیاں ہوئیں، ام ابان، ام عمرو اور عائشہ۔

۷:۔ نائلۃ بنت الفرافصۃ الکلبی: ان سے حسب ذیل اولاد ہوئی۔ مریم الصغری، ام خالد، اروی، ام ابان الصغری، اور عنبسۃ۔

حضرت عثمان کی شہادت کے وقت یہی موجود تھیں حضرت عثمان پر قاتلوں نے جب حملہ کیا تو شوہر نامدار کو بچانے کی کوشش میں انہوں نے تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر لیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی انگلیاں شہید ہو گئیں۔ طبری انساب الاشراف بلاذری (بحوالہ۔ عثمان ذوالنورین از مولانا سعید احمد اکبرآبادی مرحوم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داماد

حضرت عثمان کی صاحبزادیوں کا جن حضرات سے رشتۂ ازدواج ہوا اس کا حال نقشہ ذیل سے ہوگا۔

نمبر	صاحبزادی کا نام	شوہر کا نام
۱	مریم	عبدالرحمٰن بن ہشام بن المغیرہ۔
۲	ام عثمان	عبداللہ بن خالد بن اسید
۳	عائشہ	الحارث بن الحکم بن ابی العاص، حارث کے انتقال کے بعد عائشہ کا نکاح عبداللہ بن زبیر سے ہوا۔
۴	ام ابان	مروان بن الحکم بن ابی العاص۔
۵	ام عمرو	سعید بن العاص
۶	ام خالد	عبداللہ بن خالد بن اسید، ام عثمان کے انتقال کے بعد ان کی بہن ام خالد سے نکاح کیا۔
۷	اروی	خالد بن الولید بن عقبہ۔
۸	ام النبین	ابو سفیان بن عبداللہ بن خالد۔

اولاد مذکور میں حضرت ابان بن عثمان بڑے پایہ کے محدث تھے۔

(عثمان ذوالنورینؓ: مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق محمدیؐ کا مجسمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے۔ یہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے میری چھوٹی بیٹی! ابوعبداللہ (حضرت عثمانؓ) کی اچھی طرح خدمت کیا کر یہ میرے اصحابؓ میں سے اخلاق میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (طبرانی)

خلق محمدیؐ کا پیکر:

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عثمانؓ کی بیوی حضرت رقیہؓ کے پاس گیا۔ ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس سے حضورؐ تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپؐ کے سر میں کنگھی کی۔ حضورؐ نے پوچھا تھا تم ابوعبداللہ (یعنی حضرت عثمانؓ) کو کیسا خیال کرتی ہو؟ کہا: بھلا؛ حضورؐ نے فرمایا: ان کا اکرام ملحوظ رکھنا اس لیے کہ یہ اخلاق میں میرے اصحاب میں سے مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (طبرانی۔ ابن عساکر۔ حاکم)

روشن چہرہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ قریش میں سے تین حضرات تمام لوگوں میں سے زیادہ روشن چہرہ اور احسن الاخلاق اور سب سے زیادہ حیا والے ہیں، اگر وہ تم سے بات کریں تو تم سے جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم ان سے خود بات کرو تو وہ تمہاری تکذیب نہیں کریں گے، یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح۔ (حلیۃ الاولیاء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے اور صادق :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے تین حضرات تمام لوگوں میں سے زیادہ روشن چہرہ اور احسن الاخلاق اور سب سے زیادہ حیا والے ہیں یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح۔ (طبرانی۔اصابہ)

یہ امیرالمومنین ہیں :

حضرت حسن سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو مسجد میں قیلولہ کرتے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو مسجد میں قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا ہے ان دنوں جب کہ آپ خلیفہ تھے اور فرمایا: جب آپؓ کھڑے ہوتے تھے تو کنکریوں کا نشان آپ کے پہلو پر ہوتا تھا اور کہا جاتا تھا: یہ امیرالمومنین ہیں، یہ امیرالمومنین ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء)

سادہ غذا :

شرجیل بن مسلم کہتے ہیں: حضرت عثمانؓ، لوگوں کو تو خلافت کے مطابق کھانا کھلاتے تھے اور خود گھر میں جاتے، سرکہ اور روغن زیتون سے کھانا تناول فرماتے۔

(مسند احمد۔صفتہ الصفوۃ)

انکسار :

راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو دیکھا: جب یہ دونوں حضرات مکہ معظمہ سے آتے پڑاؤ پر ٹھہر جاتے اور لوگ جب سوار ہوں کہ مدینے میں داخل ہوں تو اپنے پیچھے لڑکوں کو سوار کر لیتے اور مدینہ میں اسی طرح داخل ہوتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی اپنے پیچھے بچوں کو بٹھا لیتے تھے میں نے راوی سے پوچھا کہ کیا ایسا تواضع کی وجہ سے کیا کرتے تھے؟ راوی نے کہا: ہاں! اور یہ بھی مقصد تھا کہ عام لوگوں کی طرح سے سواری کریں اور اپنے علاوہ دیگر بادشاہوں کی طرح نہ ہوں" اس کے بعد راوی نے اس چیز کا تذکرہ کیا جو لوگوں نے نیا رواج ڈال لیا ہے کہ لڑکے ان کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ سوار چلے جاتے ہیں اور اس بات کا ان سواروں پر عیب لگایا ہے۔ (البیہقی۔ کنز العمال۔ مالک کی روایت)

آقا اور غلام:

ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو دیکھا، یہ اپنے خچر پر سوار تھے اور ان کے پیچھے اسی خچر پر ان کا غلام نائل سوار تھا اور آپ خلیفہ تھے۔
(حلیۃ الاولیاء۔ میمون بن مہران کی روایت)

مالک اور نوکر:

عبداللہ رومی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ رات کے وضو کے پانی کا خود انتظام کرتے تھے، ان سے عرض کیا گیا کہ آپ اپنے بعض خادموں کو اگر حکم دے دیں، وہ آپ کے لیے اس کام سے کفایت کرے گا؛ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: نہیں رات ان کے لیے ہے۔ خدام اس میں آرام کرتے ہیں
(ابن سعد۔ مسند احمد۔ ابن عساکر۔ کنز العمال)

ہمیشہ روزہ رکھنے والے:

زبیر بن عبداللہ کی دادی بیان کرتی ہیں: یہ حضرت عثمانؓ کی خادمہ تھیں، فرماتی ہیں کہ حضرت عثمانؓ اپنے گھر والوں میں سے کسی سونے والے کو بیدار نہیں کرتے تھے ہاں اگر کسی کو جاگتا پاتے تو اسے آواز دے لیتے یہ آپ کو وضو کا پانی لا کر دیتا، اور حضرت عثمانؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے سال روزہ رکھتے۔ (اصابہ)

کوئی باڈی گارڈ نہیں:

حضرت حسن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو مسجد میں اپنے لحاف میں سوتا ہوا دیکھا۔ ان کے آس پاس کوئی نہیں تھا حالانکہ آپ امیر المومنین تھے۔

(حلیۃ الاولیاء)

التزام حج:

حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آخری سال کے علاوہ ہر سال حج کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو لے کر حج کرتے تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ کا طریقہ تھا۔ وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو اپنے مقام پر رکھتے تھے اور حضرت سعیدؓ بن زید کو بھی اپنے مقام پر رکھتے تھے۔ یہ آخری صف پہ ہوتے تھے اور دوسرے پہلی صف پر ہوتے تھے۔

(طبری)

خشیت الٰہی:

حضرت عثمان بن عفانؓ کے غلام ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی ان سے کہا گیا کہ جب جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو روتے نہیں اور جب قبر کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو بہت روتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) فرمایا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے آخرت کی منزلوں میں سے قبر پہلی منزل ہے، اگر اس سے کوئی نجات پاگیا تو اس کے بعد اس کے لیے آسانی ہے، اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد انتہائی سختی ہے، اور فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کبھی بھی کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا اور خطرناک نہیں دیکھا ہے۔ ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ کو قبر پر یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا۔

فان تنج منها تنج من ذی عظیمۃٍ　　　والا فانی لا اخالک ناجیا

ترجمہ :" اے نفس! اگر تو اس سے نجات پا گیا تو تو بہت بڑی چیز سے نجات پا گیا، ورنہ میرا خیال ہے کہ تو نجات پانے والا نہیں "

عقبیٰ کا ڈر :

عبداللہ بن رومی کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا کہ " اگر میں جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں اور مجھے یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کس کے لیے (میرا رب) میرے بارے میں حکم دے گا تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس سے پہلے ہی راکھ ہو جاؤں کہ ان دونوں میں سے کس میں جاؤں گا۔" (حلیۃ الاولیاء)

میرا بدلہ لے لے :

ابو فرات کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کا ایک غلام تھا اس سے فرمایا : میں نے تیرا کان مروڑا تھا تو مجھ سے بدلہ لے، اس نے حضرت عثمانؓ کا کان پکڑا، آپ نے فرمایا: سختی سے مل دینا کیا ہی اچھا ہے کہ آخرت میں بدلہ نہ لیا جائے۔

(ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للمحب الطبری)

سادہ لباس :

عبدالملک بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا۔ آپ ایک عدنی موٹا تہبند باندھے ہوئے تھے، جس کی قیمت چار یا پانچ درہم سے زائد نہ ہوگی اور ایک معمولی سی گیروا رنگ کی کوفی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن عفان

راز کے کاتب:

جعفر اپنے دادا کی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے تو حضرت ابوبکرؓ آپ کے دائیں جانب اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب اور حضرت عثمان آپ کے سامنے تشریف فرما ہوتے اور حضرت عثمانؓ حضورؐ کے راز کے کاتب تھے، جب حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب تشریف لاتے، حضرت ابوبکر ہٹ جاتے اور ان کی جگہ حضرت عباسؓ بیٹھتے۔

(ابن عساکر)

حدیث بیان کرنے والے:

عبدالرحمٰن بن حاطب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمانؓ سے زیادہ اچھا اور زیادہ پوری حدیث کا بیان کرنے والا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کو نہیں دیکھا، مگر وہ ایسے آدمی تھے کہ حدیث بیان کرنے سے ڈرتے تھے۔

(ابن عساکر۔ ابن سعد)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے تھے: میں اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے بیان کرنے سے نہیں رکتا کہ میں آپ کے اصحاب میں سے آپ کی حدیث کا زیادہ حافظ نہیں لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو میری جانب سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی ہے اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس نے میرے اوپر جھوٹ نقل کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

(مسند احمد۔ ابو یعلی۔ البزار)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ دینے والے:

قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ (ابن سعد)

ابو عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ بھی، اس جواب کے ساتھ جو حضورؐ سے سنا ہوتا۔ (ابن سعد۔ ابن عساکر)

حضرت سہلؓ بن خیثمہ نے بیان کیا: وہ حضرات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ تین نفر مہاجرین میں سے تھے اور تین انصار میں سے۔

مہاجرین میں :۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔

انصار میں :۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت۔

(ابن سعد)

قرآن کی تلاوت کرنے والے:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: "میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرے اوپر کوئی دن اور کوئی رات ایسی گزرے کہ میں کتاب اللہ میں نہ دیکھ رہا ہوں" (یعنی اس سے قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا مراد ہے۔ (مسند احمد۔ ابن عساکر، کنز العمال)

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اگر تمہارے دل صاف ہوتے تو تم کلام اللہ عزوجل سے نہ چھکتے۔ (کنز العمال)

حضرت حسن نے بیان کیا کہ امیرالمومنین حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمایا :۔ اگر ہمارے دل پاک ہوتے تو ہم اپنے رب کے کلام سے نہ چھکتے اور بے شک مجھے یہ بات نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہے کہ میرے اوپر کوئی ایسا دن گزرے کہ میں قرآن میں نہ دیکھ رہا ہوں اور حضرت عثمانؓ کی اس وقت تک وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ ان کا قرآن ٹکڑے ہوگیا تھا!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کثرت کی وجہ سے کہ یہ اس میں ہمیشہ دیکھا کرتے تھے۔ (بیہقی)

حضرت عثمان رضؓ نے بیان کیا: جس شخص نے آخر آل عمران رات میں پڑھا اس کے لیے رات بھر کی عبادت کا ثواب لکھا گیا۔ (دارمی رکنزالعمال)

وضو، نماز اور تسبیحات:

حضرت عثمان رضؓ کے غلام حضرت حارث رضؓ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان بیٹھے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اتنے میں موذن آیا تو حضرت عثمان رضؓ نے ایک برتن میں پانی منگایا میرا گمان یہ ہے کہ اس میں ایک مُد کے قریب پانی ہوگا (یعنی چودہ چھٹانک تقریباً) آپ نے وضو فرمایا اور اس کے بعد کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور اس کے بعد فرمایا جس نے وضو میرے وضو جیسا کیا اس کے بعد کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز پڑھی اس کے لیے ہر وہ گناہ جو صبح سے لے کر اس وقت تک ہوا ہے معاف کر دیا جاتا ہے، پھر عصر کی نماز پڑھے تو ہر وہ گناہ اس کے لیے جو ظہر و عصر کے درمیان ہے معاف کر دیا جاتا ہے پھر عشاء کی نماز پڑھے تو اس کے لیے ہر وہ گناہ معاف جو مغرب و عصر کے درمیان ہے معاف کر دیا جاتا ہے پھر عشا کی نماز پڑھے تو اس کے لیے ہر وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جو مغرب اور عشا کے درمیان ہے۔ پھر شاید کہ وہ آدمی اس حالت میں رات گزارے کہ اپنی رات میں زمین پر کروٹیں بدلتا رہے اس کے بعد اگر کھڑا ہوا اور وضو کیا، اور صبح کی نماز پڑھی تو اس کے لیے ہر وہ خطا جو صبح اور عشاء کے درمیان ہوئی معاف کر دی جاتی ہے، یہی وہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا اے عثمان! یہ تو نیکیاں ہیں باقیات کیا چیز ہیں؟ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا وہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کا کہنا) ہے۔

(مسند احمد، ابویعلی و البزاز)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمۂ نجات:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ پر مسجد میں گزرا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے مجھے اچھی طرح سے دیکھ لیا اور پھر میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو میں امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور میں نے دو مرتبہ عرض کیا اے امیر المومنین! کیا اسلام میں کوئی نئی بات پیدا ہوگئی ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا کوئی بات نہیں مگر یہ کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس ابھی مسجد میں گزرا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے نگاہ بھر کر اچھی طرح دیکھ لیا اور میرے سلام کا جواب نہیں دیا حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کے پاس آدمی بھیجا اور انہیں بلایا اور ان سے کہا تمہیں کیا مانع پیش آیا کہ تم نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں نے ایسا نہیں کیا، حضرت سعدؓ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں؟ آپ نے ایسا ہی کیا ہے، حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ وہ بھی قسم کھا گئے اور میں نے بھی قسم کھائی، حضرت سعدؓ کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عثمانؓ کو یاد آیا انہوں نے کہا ہاں، بے شک جو تم نے کہا وہی ٹھیک ہے اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کا طالب ہوں بے شک تم ابھی میرے پاس سے گزرے تھے اور میں اپنے جی میں اس کلمہ کے بارے میں غور کر رہا تھا جس کو میں نے حضورؐ سے سنا تھا خدا کی قسم! جب کبھی میں اس کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھ اور دل پر ایک پردہ سا پڑ جاتا ہے، حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں تمہیں اس کلمہ کو بتاتا ہوں بے شک حضورؐ نے ہم لوگوں سے جب پہلی مرتبہ آپؐ نے دعوت دی تھی تذکرہ کیا تھا اتنے میں آپؐ کے پاس ایک اعرابی آگیا تھا آپؐ اس کی طرف مشغول ہوگئے یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور میں آپؐ کے پیچھے چلا، جب میں نے یہ خطرہ محسوس کیا کہ آپؐ مجھ سے پہلے اپنے مکان میں چلے جائیں گے میں نے زمین پر اپنے قدم ٹیکے تو آپؐ نے التفات فرمایا اور دریافت کیا یہ کون ہے؟ ابواسحاق ہے؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے دریافت کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بات ہے؟ میں نے کہا اللہ قسم! کوئی بات نہیں مگر آپؐ نے ہم لوگوں سے پہلی مرتبہ جو دعوت دی تھی ایک بات کا تذکرہ کیا تھا، پھر آپ کے پاس ایک اعرابی آگیا اس نے آپ کو مشغول کر لیا آپ نے فرمایا وہ حضرت ذوالنون کی دعا ہے جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ (سورہ انبیاء رکوع ۶)
آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں۔ میں بے شک قصوروار ہوں۔"

پس تحقیق کہ بات یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی معاملہ میں اس کلمہ کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ (مسند احمد)

(۲)

حضرت عثمان بن عفانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرماتے تھے کہ میں بے شک ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو آدمی اس کو قلب کی سچائی سے کہے گا ضرور وہ دوزخ پر حرام ہو جائے گا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کیا میں تم سے نہ بیان کردوں کہ وہ کلمہ کیا ہے؟ وہ کلمۂ اخلاص ہے جس کو اللہ پاک نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب پر لازم کر دیا تھا، وہ کلمہ تقویٰ ہے۔ ایسا کہ جس کے کہنے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کو مرتے وقت تلقین کیا اور آمادہ کیا اور وہ اس بات کی گواہی دینی ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔

(ابن عساکر، کنز العمال)

(۳)

ابن سعد میں حضرت عثمانؓ سے اس سے بھی زیادہ طویل روایت نقل ہے اس میں اس طرح ہے تو حضرت عمرؓ، حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لائے اور ان سے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ! کیا آپ کو تعجب نہیں؟ میرا حضرت عثمانؓ پر گزر ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، حضرت ابو بکرؓ اٹھے اور حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں حضرت عثمانؓ کی طرف متوجہ ہوئے، حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اے عثمان! میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس تمہارے بھائی (عمرؓ) نے آکر یہ بات کہی ہے کہ وہ تمہارے پاس سے گزرے اور تمہیں سلام کیا اور تم نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ! میں نے ایسا نہیں کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا بے شک خدا کی قسم! تم نے ایسا ہی کیا ہے کہ تم نے سلام کا جواب نہیں دیا لیکن اے بنی اُمیہ! یہ تو تمہارا کبر ہے، میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے تو نہ آپ کے گزرنے کی اطلاع ہوئی اور نہ اس بات کی کہ آپ نے مجھے سلام کیا ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تم نے سچ کہا، خدا کی قسم! تمہارے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ تم کسی فکر اور سوچ کی وجہ سے ان کے سلام کا احساس نہ کر سکے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے کہا جی ہاں، حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ تمہیں کیا فکر ہے؟ میں نے عرض کیا حضورؐ وفات دیے گئے اور میں آپؐ سے اس اُمت کی نجات کے بارے میں نہ پوچھ سکا کہ وہ کس چیز میں ہے؛ اور اسی کا تذکرہ میں اپنے جی میں کر رہا تھا اور اپنی اس کی یعنی نہ پوچھنے پر تعجب کر رہا تھا، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں حضورؐ سے اس کو پوچھ چکا ہوں اور آپؐ مجھے وہ بتا چکے ہیں حضرت عثمانؓ نے دریافت کیا وہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے آپؐ سے پوچھا تھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! اس امت کی نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اور میرے چچا نے اس کو رد کر دیا تھا پس وہی کلمہ اس امت کے لیے نجات ہے اور وہ کلمہ جس کو حضورؐ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا اس بات کی گواہی دینی ہے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ
اور
اُن کی مثالی زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ

حضرت سعید بن سفیانؓ قاری فرماتے ہیں کہ میرا بھائی وفات پا گیا اور سو دینار اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر گیا، میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور مجھ پر ایک قبا تھی اس کے گریبان اور اس کے چاک پر ریشم کی کناری لگی ہوئی تھی، جب مجھے اس آدمی نے دیکھا متوجہ ہوا اور مجھ سے میری قبا کو کھینچا کہ اسے پارہ پارہ کر دے، جب حضرت عثمانؓ نے یہ دیکھا اس سے کہا کہ اس آدمی کو چھوڑ، چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا، اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے جلدی کی۔ میں نے حضرت عثمانؓ سے سوال کیا اور کہا اے امیر المومنین! میرا بھائی وفات پا گیا اور اللہ کے راستہ میں سو دینار خرچ کرنے کی مجھے وصیت کر گیا ہے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے پہلے کسی اور سے بھی یہ سوال کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا اگر تو نے مجھ سے پہلے کسی اور سے فتویٰ طلب کیا ہے اور اس نے مجھے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے جو میں تجھے فتویٰ دوں گا تو میں تیری گردن مار دوں گا اللہ پاک نے ہمیں اسلام کا حکم دیا ہم سب اسلام لائے پس ہم سب مسلمان ہیں اور ہمیں ہجرت کا حکم دیا ہم نے ہجرت کی پس ہم سب اہل مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں اس کے بعد اللہ پاک نے ہمیں جہاد کا حکم دیا پس تم لوگوں نے جہاد کیا تم مجاہدین اہلِ شام ہو ان دیناروں کو اپنے نفس پر، اپنے اہل پر اور جو تمہارے ارد گرد حاجت مند ہوں ان پر خرچ کرو، اس لیے کہ اگر تو ایک درہم لے کر نکلے اور اس سے گوشت خریدے تو اور تیرے اہل اسے کھائیں تیرے لیے سات سو درہموں کا ثواب ہے، اس کے بعد میں حضرت عثمانؓ کے پاس سے نکلا اور میں نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو میری قبا پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔ مجھ سے بتایا گیا کہ وہ حضرت علی بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی طالبؓ ہیں، چنانچہ میں ان کے پاس ان کے مکان پر آیا اور میں نے کہا آپ نے مجھ سے کیا دیکھا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے وہ زمانہ کچھ دور نہیں کہ میری اُمت عورت کی شرم گاہوں کو (یعنی زنا کو) اور ریشم کو حلال سمجھے گی، اور یہ وہ پہلا ریشم ہے جس کو میں نے مسلمانوں میں سے ایک پر دیکھا ہے اس کے بعد میں حضرت علیؓ کے پاس سے نکلا اور میں نے اُس قبا کو بیچ دیا۔ (ابن عساکر)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود اور حضرت عثمانؓ

(۱)

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں مکہ اور منیٰ میں قصر کرتے تھے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعت پڑھنے لگے (یعنی قصر کرنا چھوڑ دیا۔) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اس کے بعد کھڑے ہوئے اور چار رکعت ادا کی، ان سے عرض کیا گیا کہ ابھی تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور پھر بھی آپ نے چار رکعت ہی پڑھیں جواب دیا خلاف کرنا شرارت ہے۔ (کنز العمال۔ مسند عبدالرزاق)

(۲)

حضرت ابوظبیہؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ اپنے اس مرض میں جس میں انتقال کیا ہے مبتلا ہوئے ان کی عیادت کے لیے حضرت عثمان بن عفانؓ تشریف لائے اور دریافت کیا، کیا تکلیف ہے؟ حضرت عبداللہؓ نے کہا یہ میرے گناہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تو کس چیز کی خواہش ہے؟ حضرت عبداللہؓ نے کہا اپنے رب کی رحمت کی حضرت حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے طبیب نہ بلاؤں؟ حضرت عبداللہ نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ طبیب ہی نے تو مجھے بیمار کر رکھا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کہو تو میں تمہارے لیے عطیہ کا حکم دوں؟ حضرت عبداللہ نے کہا: مجھے عطیہ کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: تمہارے بعد تمہاری بیٹیوں کے کام آئے گا۔ حضرت عبداللہ نے کہا: کیا آپ کو میری بیٹیوں پر فقر کا اندیشہ ہے؟ میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جس نے ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کی اس کو کبھی فاقہ نہ لگے گا۔

(ابن عساکر)

(۳)

حضرت علقمہؓ کہتے ہیں: میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ منیٰ میں چل رہا تھا کہ عثمانؓ بن عفان سے ملاقات ہوئی اور عبداللہ کھڑے ہو کر ان سے باتیں کرنے لگے۔ عثمانؓ نے ان سے کہا: عبداللہ! کیا ہم تمہارا نکاح ایک جوان لڑکی سے کر دیں شاید (اس کی صحبت میں) تم کو اپنا گزشتہ زمانہ یاد آجائے۔ عبداللہ نے کہا: تم نے یہ بات کہی ہے تو سنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ہے: اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے (یعنی مہر ادا کرنے اور بیوی کے نفقہ کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے) اس لیے کہ نکاح نگاہ کو روکنے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور جو شخص نکاح کی قوت نہ رکھتا ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے اس لیے کہ روزہ گویا اس کو خصی کر دیتا ہے۔

(مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عباسؓ اور حضرت عثمانؓ

(١)

حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: بیعت خلافت کے بعد حضرت عثمانؓ نے مجھے حضرت عباسؓ کی طرف بھیجا اور میں انہیں بلا کرلے آیا۔ اس وقت حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا: "مجھے آج آپ کی نصیحت کی سخت ضرورت ہے"

حضرت عباسؓ نے فرمایا: "آپ ان پانچ باتوں پر ضرور عمل کریں اگر آپ ان کی پابندی کریں گے تو قوم آپ کی مخالفت نہیں کرے گی" آپ نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ حضرت عباسؓ نے جواب دیا: (وہ یہ ہیں) (١) قتل سے صبر کرنا (٢) لوگوں سے محبت کرنا۔ (٣) درگزر کرنا (٤) نرمی اختیار کرنا (٥) راز کو پوشیدہ رکھنا۔ (طبری)

(٢)

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے ان واقعات میں سے جو انہوں نے ایجاد کی اور لوگ اس پر راضی ہو گئے ایک یہ ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کسی جھگڑے میں مارا، جس نے کہ اس قضیہ میں حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی توہین کی تھی، جب حضرت عثمانؓ پر اس سزا دینے کے بارے میں اعتراض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے چچا کی تعظیم کریں اور میں ان کے چچا کی توہین کیے جانے پر رخصت دے دوں؟ جو آدمی ایسے کام پر راضی ہوئے بےشک اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ چنانچہ لوگ حضرت عثمانؓ کی اس بات سے راضی ہوگئے۔

(ابن عساکر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ

حضرت عمرؓ بن خطاب ایک دن نکلے۔ آپ کا ایک ایسی مجلس میں گزر ہوا جس میں حضرت عثمان بھی تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہارے ساتھ ایک ایسا آدمی ہے کہ اگر وہ اپنے ایمان کو لشکروں میں سے کسی لشکر پر تقسیم کرے تو ان سارے لشکر والوں کے لیے وہ ایمان کفایت کرے گا۔ اس آدمی سے مراد حضرت عثمان بن عفانؓ کو لیا۔

(ابن عساکر)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور کہا: مجھے عمر بن خطاب کے بارے میں خبر دو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: آپ کو ہم لوگوں سے زیادہ ان کی خبر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: اے ابو عبداللہ! اس کے باوجود بھی؟ تب حضرت عثمانؓ نے کہا: اللہ کی قسم! جہاں تک مجھے ان کا علم ہے وہ یہ ہے کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے کہیں بہتر ہے اور بات تو یہی ہے کہ ہم میں ان جیسا کوئی نہیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم کرے خدا کی قسم! اگر تم یہ نہ بھی کہتے تو میں تم سے زیادہ نہیں کہہ سکتا تھا۔

(ابن سعد)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عثمانؓ

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے اسلام میں تین مصیبتیں لگیں کہ اس جیسی مصیبت مجھے کبھی نہیں لگی (۱) ایک تو حضورؐ کی وفات اور میں آپؐ کے ساتھ رہا کرتا تھا (۲) دوسرے حضرت عثمانؓ کا شہید کیا جانا (۳) تیسرے مزود، لوگوں نے کہا مزود یعنی توشہ دان کی اے ابوہریرہؓ! کیا بات ہے؟ فرمایا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، آپؐ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اے ابوہریرہؓ! کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا توشہ دان میں کھجوریں ہیں، آپؐ نے فرمایا ان کو لے آ، میں نے وہ نکالیں اور آپؐ کے پاس لایا، یہ کہتے ہیں آپؐ نے اُن پر ہاتھ پھیرا اور ان پر دعا کی، پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لاؤ، میں دس کو بلا لایا انہوں نے کھایا اور چھک گئے، اسی طرح برابر آپؐ فرماتے رہے میں بلاتا رہا۔ یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھایا اور میرے پاس توشہ دان میں کھجور بچ رہے، تو آپؐ نے فرمایا: اے ابوہریرہؓ! جب تیرا ارادہ ہو کہ تو اس میں سے کچھ لے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کر کے لینا اور اسے الٹنا نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی ساری زندگی اسی میں سے کھایا اور حضرت ابوبکرؓ کی ساری زندگی اُسے کھایا اور اسی سے حضرت عمرؓ کی ساری زندگی کھایا اور حضرت عثمانؓ کی ساری زندگی کھاتا رہا، جب حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے تو میرا سامان لُٹا اور وہ توشہ دان بھی لٹ گیا، کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ میں نے اس سے کتنا کھایا ہے؟ اس میں سے میں نے دو سو وسق سے زیادہ کھایا ہے۔

(۳۹۳ کوئنٹل ۴ کلو ۹۰۰ گرام) (البیہقی)

حضرت بریدہ اسلمیؓ اور حضرت عثمانؓ

بنو بکر بن وائل کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ میں حضرت بریدہ اسلمیؓ کے ساتھ سجستان میں تھا تو میں نے حضرت علیؓ اور حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم پر اس لیے اعتراضات کرنے شروع کیے کہ میں حضرت بریدہؓ کی رائے معلوم کروں، تو حضرت بریدہؓ نے قبلہ کی طرف اپنا منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے میرے اللہ! حضرت عثمانؓ کی مغفرت فرما، حضرت علی بن ابی طالبؓ کی مغفرت فرما حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی مغفرت فرما، حضرت زبیر بن عوامؓ کی مغفرت فرما۔

راوی کہتے ہیں اس کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھ سے کہا تجھے تیرا باپ گم کرے میں تجھے خیال کرتا ہوں کہ تو مجھے قتل کرنے والا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم! میں نے آپ کے قتل کا ارادہ نہیں کیا ہے میں نے تو اسی چیز کا آپ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کیا تھا، تو فرمایا یہ ایسی جماعت تھی کہ ان کے لیے اللہ پاک کی جانب سے سبقت لے جانے والی چیزیں سبقت کر گئیں، پس اگر اللہ پاک چاہے جو ان سے فعل سرزد ہوا ہے سے معاف کر دے اور اگر چاہے ان کے نئے اختیار کردہ فعل پر انہیں عذاب دے ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ (ابن سعد)

حضرت عثمانؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ

حضرت عثمان بن عفانؓ کی خلافت میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ مدائن کے گورنر تھے حضرت عثمانؓ کے ایام محاصرہ میں ربعی زیارت کے لیے مدائن آئے تو پوچھا کہ عثمانؓ پر خروج کن لوگوں نے کیا ہے۔ ربعی نے نام گنائے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے جماعت کو چھوڑا اور امارت کو ذلیل کیا وہ خدا کے نزدیک بالکل بے وقعت ہے۔ (مسند احمد)

حضرت عثمان اور حضرت عبادہ بن صامت

حضرت عبادہ بن صامت عہد عثمانی میں شام گئے، وہاں بیع و شراء میں شرعی خرابیاں دیکھیں تو ایک خطبہ دیا، معاویہ بن ابی سفیانؓ نے دربار خلافت میں شکایت لکھی کہ عبادہؓ نے تمام شام کو بگاڑ رکھا ہے یا تو ان کو مدینہ بلائیے یا میں شام چھوڑ دوں گا، امیرالمومنین نے جواب میں لکھا کہ ان کو یہاں روانہ کر دو۔ مدینہ پہنچ کر سیدھے حضرت عثمانؓ کے کاشانہ میں پہنچے، جہاں صرف ایک شخص تھا جو مہاجر اور تابعی تھا، لیکن باہر بہت سے لوگ جمع تھے، اندر جا کر ایک گوشہ میں بیٹھ گئے حضرت عثمانؓ کی نظر اٹھی تو حضرت عبادہؓ سامنے تھے۔ پوچھا کیا معاملہ ہے۔ کھڑے ہو کر مجمع سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد امراء منکر کو معروف اور معروف کو منکر سے بدل دیں گے، لیکن معصیت میں طاعت جائز نہیں، تم لوگ بدی میں ہرگز آلودہ نہ ہونا۔ (مسند احمد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ اور حضرت عثمانؓ

موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ کی پچاس ہزار کی رقم حضرت طلحہؓ پر واجب الادا تھی۔ ایک دن جب حضرت عثمانؓ مسجد نبوی میں آئے تو حضرت طلحہؓ نے فرمایا "آپ کا مال موجود ہے آپ اس پر قبضہ کر لیں۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اے ابو محمد! وہ مال تمہارا ہے اور آپ کی مروت اور شرافت کا صلہ ہے۔ (طبری)

حضرت زبیرؓ بن العوام اور حضرت عثمانؓ

نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایسی سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کر دی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجیے۔ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا: ہاں۔ پوچھا: کس کو بناؤں؟ پھر دوسرا آدمی آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حارثؓ تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ چن لیجیے۔

حضرت عثمانؓ نے پوچھا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا: ہاں۔

دریافت کیا: کس کو بناؤں؟ پس وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا: شاید لوگ "زبیرؓ" کے لیے کہتے ہوں۔

جواب دیا۔ ہاں۔

فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان میں بہترین آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ (بخاری)

حضرت عثمان بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُب آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجیے۔
پوچھا: کیا لوگ خلیفہ بنانے کو کہہ رہے ہیں؟
اس نے کہا: ہاں! زبیرؓ کو۔
حضرت عثمان رضؓ نے تین مرتبہ کہا کہ "آگاہ ہو جاؤ کہ زبیرؓ تم میں سب سے بہتر ہیں۔
(بخاری)

حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضؓ سے کہا کہ حضرت عثمان رضؓ جہنم میں ہیں (نعوذ باللہ) حضرت علی رضؓ نے فرمایا تجھے کہاں سے پتہ چلا؟ اس نے کہا کہ انہوں نے نئی بات ایجاد کی، حضرت علی رضؓ نے اس شخص سے فرمایا تو بتا اگر تیرے کوئی بیٹی ہو کیا تو اس کی شادی بغیر مشورہ کیے ہوئے کر دے گا؟ اس نے کہا نہیں، حضرت علی رضؓ نے فرمایا تو کیا میری رائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو رائے اپنی دونوں بیٹیوں کے بارے میں ہوئی بہتر ہے؟ اور تو مجھے حضورؐ کی یہ بھی بات بتا کیا جب حضورؐ کسی کام کا ارادہ فرماتے تھے تو اللہ پاک سے استخارہ کرتے تھے یا استخارہ نہیں کرتے تھے؟ اس شخص نے کہا ایسا نہیں کہ آپؐ استخارہ نہ کرتے ہوں بلکہ آپؐ استخارہ کرتے تھے حضرت علی رضؓ نے فرمایا کیا اللہ پاک آپؐ کو خیر کی رائے دیتا تھا یا نہیں؟ اس نے کہا بے شک اللہ پاک آپؐ کو خیر کی رائے دیتا تھا، حضرت علی رضؓ نے فرمایا تب مجھے حضور کے بارے میں بتا کہ آیا اللہ پاک نے آپؐ کے لیے یہ اختیار کیا تھا کہ آپؐ اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمانؓ سے کریں یا نہیں اختیار کیا تھا؟ اس کے بعد حضرت علیؓ نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ تیری گردن مار دوں پس اللہ پاک نے منع کر دیا، سُن لے۔ خدا کی قسم! اگر تو اس مرتبہ کے بعد پھر کہے گا تو ضرور تیری گردن مار دوں گا۔
(ابن عساکر)

٭

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ

حضرت سالمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا کہ مجھ سے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک صحابیؓ ملے ان کی زبان میں کچھ لکنت تھی جس کی وجہ سے ان کا کلام صاف نہ سمجھ میں آتا تھا انہوں نے حضرت عثمانؓ کا کچھ ایسا ویسا تذکرہ کیا عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ آپ اے جماعتِ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہو کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (ان کے مناقب میں) کہا کرتے تھے "ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم" اور اب تو مال پہ بات رہ گئی ہے اگر دے دیا گیا تو رضامندی ہے ورنہ کچھ نہیں) (حلیۃ الاولیاء)

حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ

(۱)

حضرت ابوذرؓ کی جلاوطنی کی خبر عراقیوں کو ہوئی تو انہوں نے آکر عرض کیا۔ اس شخص (حضرت عثمانؓ) نے آپ کے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے اگر آپ اس کے خلاف علم بلند کریں تو ہم لوگ آپ کی حمایت پر تیار ہیں۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ:-

"مسلمانو! اس معاملہ میں تم دخل نہ دو۔ اپنے حاکم کو ذلیل نہ کرو۔ کیونکہ جس نے اپنے حاکم کو ذلیل کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اگر عثمانؓ مجھ کو سولی پر چڑھا دیتے تو مجھ کو عذر نہ ہوتا۔ اور میں اسی میں اپنی بھلائی سمجھتا اگر وہ ربذہ کے بجائے ایک افق سے دوسرے افق، یا مشرق سے مغرب میں بھیج دیتے تب بھی میں سر تسلیم خم کر دیتا۔ اور اسی میں اپنی اچھائی سمجھتا اور اگر وہ کہیں نہ بھیجتے اور مجھ کو میری قیام گاہ ہی لوٹا دیتے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مجھ کو کوئی عذر نہ ہوتا اور اس میں بھی اپنی سعادت سمجھتا۔ (ابن سعد)

(۲)

سوید بن زید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ذرؓ کو مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا تو میں نے اس موقع کو غنیمت خیال کیا بس ان کے پاس بیٹھ گیا میں نے ان سے حضرت عثمانؓ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا میں عثمان کے لیے سوائے بھلائی کے کبھی کوئی چیز نہ کہوں گا، میں نے ان کو حضورؐ کے پاس دیکھا ہے، میں تنہائیوں میں حضورؐ کے ساتھ رہتا اور آپ سے علم حاصل کرتا تھا میں ایک دن گیا تو آپؐ باہر نکلے ہوئے تھے میں آپؐ کے پیچھے چلا آپ ایک جگہ بیٹھ گئے میں بھی آپؐ کے پاس بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا اے ابو ذر کس ضرورت سے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ و رسول کے لیے آیا ہوں، کہ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے سلام کیا اور حضورؐ کی دائیں جانب بیٹھ گئے آپؐ نے دریافت کیا اے ابوبکر! کس ضرورت سے آنا ہوا؟ کہا اللہ اور رسول کے لیے آیا ہوں

اس کے بعد حضرت عمرؓ آئے اور حضرت ابوبکرؓ کی دائیں جانب بیٹھ گئے آپؐ نے دریافت کیا اے عمرؓ! کس ضرورت سے آنا ہوا؟ کہا اللہ اور رسول کے لیے، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت عمرؓ کی دائیں جانب بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا اے عثمان! کس ضرورت سے آنا ہوا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کے لیے، حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے سات یا نو کنکریاں لیں وہ کنکریاں آپؐ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں میں نے ان کنکریوں سے ایسی بھنبھناہٹ سنی جیسا کہ شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے پھر آپؐ نے ان کو رکھ دیا تو وہ کنکریاں خاموش ہو گئیں اس کے بعد آپؐ نے وہ کنکریاں حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو یہ کنکریاں اُن کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں۔ یہاں تک کہ میں نے ان کنکریوں میں شہد کی مکھی جیسی بھنبھناہٹ سنی پھر حضرت ابوبکرؓ نے وہ کنکریاں رکھ دیں پس وہ چپ ہو گئیں، پھر آپؐ نے وہ کنکریاں لیں اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں رکھ دیں وہ اُن کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان کنکریوں سے ایسی آواز سنی جیسی شہد کی مکھی میں بھنبھناہٹ ہوتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت عثمانؓ نے ان کنکریوں کو رکھ دیا تو وہ چپ ہوگئیں۔ (البزار)

بیہقی کی روایت میں ہے پھر وہ کنکریاں آپ نے لیں اور ان کو حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھا وہ تسبیح پڑھنے لگیں یہاں تک کہ میں نے ان کنکریوں کے لیے ایسی بھنبھناہٹ سنی جیسا کہ شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے پھر حضرت عمرؓ نے انہیں رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں اور اس روایت کے آخر میں یہ بھی اضافہ ہے تو حضورؐ نے فرمایا یہ نبوت کی خلافت ہے۔

اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے پھر آپؐ نے وہ کنکریاں حضرت علیؓ کو دیں اور جب حضرت علیؓ نے رکھیں تو وہ خاموش ہوگئیں۔

(بیہقی۔ طبرانی فی الاوسط)

ایک روایت میں ہے کہ اس تسبیح کو ہر وہ آدمی سنتا تھا جو اس حلقہ میں تھا۔ اور ابو ذرؓ نے فرمایا پھر وہ کنکریاں ہم لوگوں کو دیں ہم میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں بھی ان کنکریوں نے تسبیح نہیں پڑھی۔ (طبرانی فی الاوسط)

امام احمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں اس نے یہ بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت ابو ذر غفاریؓ کے لیے کچھ چیز لے کر چلے کہ یہ چیز ان کو بطور ہدیہ دیں، ہم لوگوں نے مقام ربذہ میں پہنچ کر ان کو نہ پایا، تو (لوگوں سے) ان کے متعلق دریافت کیا، بتایا گیا کہ انہوں نے حج میں شرکت کی اجازت طلب کی تھی اور انہیں اجازت مل گئی چنانچہ ہم لوگ، بلدہ یعنی منیٰ پہنچے ہم ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھی ہیں (یعنی قصر نہیں کیا) یہ بات حضرت ابو ذرؓ کو بہت گراں گزری اور انہوں نے بہت سخت سست کہا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت پڑھی ہیں اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی دو ہی رکعت پڑھی ہیں، اس کے بعد حضرت ابو ذرؓ کھڑے ہوئے اور چار رکعتیں ادا کیں، لوگوں نے حضرت ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ اسی چیز کا تو آپ نے امیر المومنین پر اعتراض کیا پھر آپ نے بھی ایسا ہی کیا! اس پر ابو ذرؓ نے فرمایا کہ اختلاف کرنا شدید امر ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد بادشاہ ہوگا اس کو ذلیل نہ کرنا اور جس شخص کا ارادہ اس کی تذلیل کا ہو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال پھینکی اس آدمی کی اس وقت تک توبہ قبول نہیں جب تک کہ وہ اسلام کے اس سوراخ کو نہ بند کر دے اور وہ ایسا نہ کر سکے گا، اس کے بعد پھر بادشاہ کی طرف لوٹے اور اس کے معاونین میں سے ہو جائے، ہم لوگوں کو آنحضرت نے حکم فرمایا ہے کہ ہم تین باتوں میں مغلوب نہ ہو جائیں (۱) لوگوں کو بھلی بات کا حکم دیتے رہیں (۲) بری بات سے منع کرتے رہیں (۳) اور لوگوں کو طریقِ سنت سکھاتے رہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام مسلمانوں کے نام خط

عبدالمجید بن سہیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عکرمہ کی روایت سے وہ خط نقل کر لیا تھا، جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عام مسلمانوں کے نام بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(یہ خط) اللہ کے بندے امیر المومنین عثمانؓ کی طرف سے مومنوں اور مسلمانوں کے نام ہے۔

السلام علیکم! میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا اور کوئی اور معبود نہیں ہے اما بعد میں تمہیں اللہ بزرگ و برتر کی یاد دلاتا ہوں جس نے تم پر نعمتیں نازل کیں اور تمہیں اسلام (کی تعلیمات) کی تعلیم دی اور تمہیں گمراہی سے راہ راست کی طرف پہنچایا اور تمہیں کفر کی طرف سے نجات دی اور تمہیں کھلی نشانیاں دکھلائیں، تم پر رزق کو وسیع کیا اور دشمن پہ غالب کیا اور تمہیں کامل نعمتیں عطا کیں جیسا کہ اللہ بزرگ و برتر حق و صداقت کے ساتھ فرماتا ہے۔

آیات سے استدلال

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو تم ان کا احاطہ نہیں کر سکو گے۔ بے شک انسان بہت ظلم اور ناشکری کرنے والا ہے۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اتحاد کی تلقین

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم مسلمان رہ کر وفات پاؤ۔ تم اللہ کی رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کا حکم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۔

اے ایمان والو! تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی تھی، اور اس کے عہد و پیمان کو بھی یاد کرو جو اس نے پختگی کے ساتھ تم سے بندھوایا تھا جب کہ تم نے کہا تھا "ہم نے (یہ احکام) سنے اور ہم اس کی اطاعت کریں گے۔"

نیز یہ کلمۂ حق بھی ارشاد فرمایا ہے۔

افواہوں سے پرہیز

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۔

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تم اس کی تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم قوم کو جہالت میں مبتلا کر دو اور پھر تم کو اپنے کام پر پشیمان ہونا پڑے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

غداری کی مذمت

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ حقیر قیمت حاصل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کا دنیا و آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ برحق قول بھی ارشاد فرمایا ہے۔

تقویٰ اور اطاعت

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا ۔

جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرتے رہو اور (احکام) سنو اور اطاعت کرو۔

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

حکام کی اطاعت

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ... الْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝

اپنے میں سے صاحب اقتدار کی اطاعت بھی کرو (اگر تم (مسلمانوں) کا کسی چیز میں جھگڑا اور اختلاف ہو جائے تو تم اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ بشرطیکہ تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ بات بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی عمدہ تر ہے۔

نیز یہ بھی ارشاد خداوندی ہے :۔

خلافت کا وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان کے ساتھ اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اپنا نائب بنائے گا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو بنایا جو ان سے پہلے تھے اور وہ ان کے دین کو جسے اس نے پسند کیا ہے غالب رکھے گا اور ان کی خوف و دہشت (کی زندگی) کو امن و امان میں تبدیل کرے گا (بشرطیکہ) وہ صرف میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور جو کوئی اس کے بعد بھی کفر اختیار کرے گا تو وہ لوگ فاسق ہیں۔

یہ برحق قول بھی اللہ نے ارشاد فرمایا ہے :۔

بیعت کی اہمیت

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ

درحقیقت جو لوگ (اے پیغمبر) آپ سے بیعت کرتے ہیں تو حقیقت میں اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پھر جس نے عہد شکنی کی تو اس نے اپنی ذات کے بر خلاف (اسے نقصان پہنچانے کے لیے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہِ فَسَیُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۔ عہد شکنی کی اور جس نے اللہ کے معاہدہ کو پورا کیا

(پارہ ۲۶ - سورۂ فتح) تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

امن واتحاد کی ضرورت

امابعد، (مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ) اللہ نے تمہارے لیے تعمیل حکم اطاعت اور جماعت (کے ساتھ رہنے) کو پسند فرمایا ہے اور تمہیں نافرمانی، نااتفاقی اور اختلاف سے منع فرمایا ہے اور گذشتہ لوگوں کے اقبال سے تمہیں آگاہ کیا ہے اللہ نے یہ باتیں تمہیں اس لیے پہلے سے بیان کر دی ہیں کہ نافرمانی کے موقع پر یہ باتیں تمہارے برخلاف حجت بن سکیں۔

باہمی اختلاف کا انجام بد

لہذا تم بزرگ و برتر اللہ کی نصیحت کو مانو اور اس کے عذاب سے ڈرو کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ کوئی قوم اس وقت تباہ و برباد ہوئی جب اس میں اختلاف برپا ہوا اس لیے قوم کے لیے ایک سردار کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی شیرازہ بندی کرتا رہے۔ اور اس کی تنظیم برقرار رکھے اگر تم یہ طریقہ جاری نہیں رکھو گے تو تم متحد ہو کر نماز کو قائم نہیں رکھ سکو گے (اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ) دشمن تم پر مسلط ہو جائے گا اور ایک دوسرے کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہے گی۔ ایسی صورت میں اللہ کا صحیح دین قائم نہیں رہے گا۔ اور تم مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ بزرگ و برتر نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرمایا ہے:-

نااتفاقی کی مذمت

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ۔ (پ ۸)

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے (اے پیغمبر) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

میں بھی تمہیں اسی بات کی ہدایت کرتا ہوں جس بات کی تمہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور تمہیں اس کے عذاب سے خبردار کرتا ہوں۔ کیونکہ حضرت شعیب (پیغمبر) علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا:-

مخالفت کا حشر

یٰقَوۡمِ لَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِیۡۤ اے میری قوم! تمہیں میری مخالفت اس حالت پر:-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۝ | پہنچائے کہ تم پر بھی (وہ عذاب) نازل ہو جو حضرت نوح علیہ السلام یا ہود علیہ السلام یا صالح علیہ السلام کی قوموں پر نازل ہوا تھا۔

امابعد۔ وہ قومیں جو اس معاملے میں گفتگو کر رہی ہیں وہ اس بات کا اظہار کر رہی ہیں کہ

فتنہ پردازی

وہ اللہ بزرگ و برتر کی کتاب کی طرف اور حق و صداقت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور ان کا مقصد دنیا نہیں ہے اور نہ وہ دنیا کی باتوں میں جھگڑ رہے ہیں جب ان کے سامنے حق بات پیش کی گئی تو لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے کچھ حق بات کو اختیار کرنے لگے مگر جب اس کا وقت آیا تو اس سے الگ ہو گئے اور کچھ لوگ حق کو چھوڑ بیٹھے اور کسی چیز کو ناحق چھین لینے کی کوشش کرنے لگے۔ انہیں میری عمر بہت طویل معلوم ہوئی اور وہ خلافت کی تبدیلی کی تمنا کرنے لگے۔ اس طرح وہ تقدیر کے کاموں میں بھی جلدی کرنے لگے۔

معاہدہ کی پابندی

ان لوگوں نے تمہیں لکھا تھا کہ وہ اس معاہدہ کے مطابق واپس ہو رہے ہیں جو میں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم ہے کہ میں نے جو معاہدہ کیا تھا اس سے میں نے سرِ مو بھی انحراف کیا ہے وہ شرعی حدود کا مطالبہ کر رہے ہیں اس پر میں نے ان سے کہا، "تم بے شک شرعی حدود اس پر قائم کرو جو ان حدود سے تجاوز کر گیا ہو نیز تم شرعی حدود اس پر بھی قائم کرو جس نے تم پر دور و نزدیک سے ظلم کیا ہو۔"

جائز مطالبات کی حمایت

وہ کہتے ہیں "کتاب اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے"، میں نے یہ کہا "جو چاہے وہ اللہ کی کتاب کی تلاوت کر سکتا ہے مگر وہ کتاب اللہ کے نازل کردہ احکام میں حد سے آگے نہ بڑھے۔"

قومی مال کی حفاظت

یہ (مفسد لوگ) کہتے ہیں "محروم شخص کو رزق دیا جائے اور مال کا پورا پورا حق ادا کیا جائے تاکہ مال کے بارے میں سنت حسنہ (عمدہ روایت) قائم ہو سکے۔ اور مالِ خمس میں دست درازی نہ ہو اور نہ صدقہ کے مال میں کوئی خلل پڑے۔" میں ان باتوں پر رضا مند ہو گیا اور اس کے مطابق صبر و استقلال کے ساتھ کام کرتا رہا۔

بزرگوں سے مشورہ

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (امہات المومنین) کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گیا اور ان سے مشورہ طلب کرتے ہوئے کہا :۔

" آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں " ان ازواجِ مطہرات نے فرمایا :۔

" تم عمرو بن العاص اور عبداللہ بن قیس کو امیر مقرر کر دو اور معاویہؓ کو ان کے عہدہ پہ بحال رکھو کیونکہ انہیں تم سے پہلے کے خلیفہ نے حاکم بنایا تھا اور وہ اپنی سرزمین میں اچھا کام کر رہے ہیں اور ان کی فوج بھی ان سے خوش ہے پھر تم عمرو ابن العاص (کو لوٹا دو کیونکہ ان کی فوج بھی ان سے خوش ہے اور ان کی حکومت سے مطمئن ہے اس لیے انہیں اپنی اراضی کو درست کرنے کا موقع دینا چاہیے"

مشورہ پر عمل

میں نے یہ تمام کام (ان کے مشورہ کے مطابق) انجام دیے (اس کے باوجود بھی) مجھ پر زیادتیاں کی گئیں جیسا کہ میں نے تمہیں اور اپنے ساتھیوں کو لکھا ہے۔

مخالفوں کے مظالم کا ذکر

انہوں نے تعدیہ کے کاموں میں جلد بازی کی اور مجھے نماز پڑھانے سے بھی روک دیا اور مجھے مسجد نبویؐ (میں نماز پڑھنے اور جانے) سے روک دیا نیز مدینہ میں جو کچھ تھا وہ سب چھین لیا۔

باغیوں کا مطالبہ

جب میں تمہیں یہ خط لکھ رہا ہوں اس وقت وہ مجھے تین میں سے ایک بات کا اختیار دے رہے ہیں ایا تو وہ مجھ سے ہر آدمی کے بدلے میں جسے میں نے صحیح یا غلط طریقہ سے سزا دی ہو قصاص لیں اور اس معاملہ میں کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ۲۔ یا میں خلافت سے الگ ہو جاؤں اور وہ میرے علاوہ کسی دوسرے کو خلیفہ مقرر کرلیں۔

اعلان برٔیت

۳۔ یا انہیں ان فوجیوں اور شہریوں کی طرف بھیجا جائے جو ان کے مطیع ہیں اور وہ میری اس وفاداری اور اطاعت سے برٔیت کا اعلان کر دیں جو اللہ نے ان پر فرض کر دی ہے۔

قصاص کا معاملہ

(اس کے جواب میں) میں نے ان سے کہا: جہاں تک مجھ سے قصاص لینے کا تعلق ہے تو مجھ سے پہلے بھی خلفاء گذرے ہیں جو صحیح فیصلے بھی کرتے تھے اور غلط بھی کرتے تھے مگر ان میں سے کسی سے کوئی قصاص نہیں لیا گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ میری جان لینا چاہتے ہیں۔

دستبرداری سے انکار

وہ چاہتے ہیں کہ میں خلافت سے دستبردار ہو جاؤں تو اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ اگر وہ مجھے سخت سے سخت سزا دے دیں تو وہ میرے لیے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اللہ بزرگ و برتر کے کام اور اس کی خلافت سے اعلان برٲت کروں۔

اعلان برٲت کا جواب

وہ یہ کہتے ہیں کہ انہیں فوج اور شہروں کے پاس بھیجا جائے اور وہ میری اطاعت سے برٲت کا اعلان کریں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ان کا وکیل نہیں ہوں اور میں نے اس سے پہلے ان لوگوں کو زبردستی اپنی اطاعت پر مجبور نہیں کیا ہے بلکہ وہ اپنی رضامندی سے میری اطاعت کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقصد اللہ بزرگ و برتر کی رضا جوئی ہے۔ نیز وہ باہمی اصلاح کے خواہش مند ہیں۔

اللہ کی رضا جوئی

تم میں سے جو دنیا کا طلب گار ہے تو اسے اسی قدر حصہ ملے گا جس قدر اللہ بزرگ و برتر نے اس کے لیے مقرر کر دیا ہے اور جو کوئی اللہ کی رضامندی اور روزِ آخرت امت اسلامیہ کی اصلاح و بہبودی کا طلب گار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت حسنہ اور ان کے بعد کے دونوں خلفاء کے طریقہ پر چلنا چاہتا ہے تو اس کو اللہ ہی جزائے خیر دے گا میں اس کو (مناسب) بدلہ نہیں دے سکتا۔

عہد شکنی کی مذمت

اگر تمہیں ساری دنیا مل جائے تو یہ تمہاری دینداری کی قیمت نہیں بن سکتی اور اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس لیے تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اسی سے ثواب کے طلب گار رہو اگر تم میں سے کوئی عہد شکنی کرنا چاہتا ہے تو میں اسے پسند نہیں کروں گا اور نہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرے گا کہ تم اس کے معاہدہ کو توڑو۔

خونریزی سے پرہیز

یہ لوگ مجھے جس بات پر مجبور کر رہے ہیں وہ تمام تر خلافت کا جھگڑا ہے اب صرف میری ذات ہے اور میرے ساتھی ہیں۔ اللہ کے حکم اور اللہ کی نعمت کی تبدیلی کا انتظار کر رہا ہوں میں نہیں چاہتا ہوں کہ کوئی بُری روایت قائم ہو۔ اور امت اسلامیہ میں اختلاف و افتراق پیدا ہو اور (مسلمانوں کی ناحق) خونریزی ہو۔

حق و صداقت کی دعوت

اس لیے میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم حق صداقت پر قائم رہو اور میرے ساتھ بھی حق کے مطابق سلوک کرو اور بغاوت و سرکشی چھوڑ دو تم ہمارے ساتھ بھی انصاف کرو جیسا کہ اللہ بزرگ و برتر نے حکم دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایفائے عہد کا حکم اللہ نے تمہیں ایفائے عہد اور اپنے حکم کی پابندی کی ہدایت کی ہے۔ چنانچہ یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۝ تم وعدہ پورا کرو کیونکہ وعدوں کے بارے میں بھی باز پرس ہو گی۔

معذرت خواہی میں نے یہ معذرت اللہ کے سامنے پیش کر دی ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کر سکو جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں اپنے نفس کو قطعی طور پر بری الذمہ نہیں قرار دیتا ہوں کیونکہ یہ نفس برائی کی طرف مائل کرتا رہتا ہے۔ بجز اس صورت کے جبکہ میرا پروردگار مجھ پر رحم کرے اور وہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

توبہ واستغفار اگر میں نے کچھ لوگوں کو سزا دی ہے تو اس صورت میں میری نیت خیر خواہی کی تھی لہٰذا میں اللہ کے سامنے ہر (برے) کام سے توبہ کرتا ہوں اور اس سے معافی کا طلبگار ہوں کیونکہ وہی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ میرے رب کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور صرف گمراہ لوگ اس کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ ان سے واقف ہے۔

اُمت کی خیر خواہی میں اللہ بزرگ و برتر سے اپنی اور تمہاری مغفرت کا طالب ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ وہ اس امت کے دلوں کو بھلائی پر متحد کرے اور ان کے دلوں میں برائی سے نفرت پیدا کرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ایہا المومنون والمسلمون۔

نامہ عثمانؓ سنانا حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔ میں نے حضرت عثمانؓ کا (مذکورہ بالا) نامہ مبارک انہیں (اہل حج کو) ۸ ذوالحجہ کو پڑھ کر سنایا۔"

حج سے واپسی عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی روایت کے مطابق حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ "حضرت عثمانؓ نے مجھے بلا کر امیر حج مقرر فرمایا چنانچہ میں مکہ معظمہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوا اور میں نے مسلمانوں کو حج کرایا اور انہیں حضرت عثمانؓ کا نامہ مبارک پڑھ کر سنایا اس کے بعد جب میں مدینہ واپس آیا تو (حضرت) علیؓ کی خلافت کے لیے بیعت ہو چکی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ امیرالمومنینؓ

حضرت عثمانؓ بن عفّان

حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارے اوپر تمہارے شریر مسلط کر دیئے جائیں اور ان پر تمہارے بھلے بد دعا کریں مگر اس دعا کی اجابت نہ کی جائے۔

(ابن ابی شیبہ ـــ کنز العمال)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن مخزومی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضؓ سے جب بیعت کی گئی تو لوگوں کی طرف نکلے اور ان کو خطبہ دیا، اللہ کی تعریف بیان کی اور اس کی ثنا کی اس کے بعد فرمایا، اے لوگو! پہلی سواری دشوار ہے، اور آج کے دن کے بعد اور بھی دن آئیں گے، اگر میں زندہ رہا تو میں تم کو خطبہ اس کے طریقے پر دوں گا، ہم خطیبوں میں سے نہیں، عنقریب اللہ پاک ہم کو اس کا علم دے گا۔ ابن سعد

(۲)

بدر بن عثمان اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب اہل شوریٰ نے حضرت عثمان رضؓ سے بیعت کرلی تو نکلے، یہ بہت زیادہ شرمیلے تھے، حضورؐ کے ممبر پر تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا، اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثنا کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا بے شک تم سب ایک بدل جانے والے مکان میں ہو اور باقی ماندہ عمر میں، اپنی موت سے پہلے بھلائی کی طرف جلدی کرو، جہاں تک تم سے ہوسکے، وہ موت تمہارے پاس صبح و شام میں لائی جانے والی ہے، سن لو! بے شک دینا دھوکہ پر لپیٹی گئی ہے۔

ترجمہ :سو تم کو دنیوی زندگانی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو وہ دھوکہ باز اللہ سے دھوکے میں ڈالے

ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو گذر گئے، اس کے بعد کوشش کرو اور غفلت نہ برتو، تو تم سے بھی غفلت نہ برتی جائے گی۔ ابنائے دنیا اور اخوان دینا کہاں چلے گئے جنھوں نے ساری دنیا چھائی اور دنیا کو آباد کیا اور اس سے ایک عرصہ دراز تک نفع اٹھایا کیا دنیا نے انہیں ڈال نہیں دیا۔ تم دنیا کو دور کرو، اس لیے کہ اللہ نے بھی دنیا کو پھینکا ہے اور آخرت کو طلب کرو اس لیے کہ اللہ پاک نے اس کے لیے ایک مثال بیان کی اور اس چیز کے لیے بھی جو اس سے بہتر ہے چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا

ترجمہ۔ اور آپ ان لوگوں سے دنیوی زندگی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت بیان فرمایئے کہ وہ ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا ہو۔ پھر اس کے ذریعے سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہو گئی ہوں، پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاوے کہ اس کو ہوا اُڑائے لیے پھرتی ہو اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہے اور امید کے اعتبار کے بھی ہزار درجہ بہتر ہے" اور لوگ آپ سے بیعت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(۳)

عنبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے بیعت کی جا چکنے کے بعد خطبہ دیا تو فرمایا، اما بعد! بے شک میں نے یہ بوجھ اُٹھالیا اور قبول کر لیا، اور بے شک میں متبع ہوں اور موجد نہیں، سن لو! تمہارے لیے میرے اوپر اللہ عزوجل کی کتاب کے بعد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بعد تین باتیں ہیں۔

(۱) ان لوگوں کا اتباع کرنا جو مجھ سے پہلے تھے ان باتوں میں جن پر تمہارا اتفاق ہو گیا ہے اور تم نے ایک طریقہ جاری کر دیا ہے۔

(۲) اور اس جماعت میں سے اہل خیر کے اس طریقے پر عمل کرنا ہے، جس کے لیے کوئی طریقہ تم نے مقرر نہیں کیا ہے۔

(۳) اور تم سے میرے لیے رُکنا ہے مگر اس معاملے میں جس کو تم واجب کر لو۔

اور بے شک دنیا سبز ہے لوگوں کی طرف مرغوب ہے اور بہت سے لوگ دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں، تم دنیا کی طرف مائل نہ ہونا، نہ اس پر اعتماد کرنا، یہ اعتماد کی چیز نہیں اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا چھوڑنے والی نہیں مگر یہ کہ کوئی خود سے اسے چھوڑ دے

(طبری)

(۴)

مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں فرمایا، اے ابن آدم! تو جان لے کہ موت کا ایسا فرشتہ جو تیرے اوپر مقرر کر دیا گیا ہے، ایسا نہیں ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تجھے چھوڑ دے اور تیرے غیر کی طرف چلا جائے جب سے کہ تو دنیا میں ہے اور گویا کہ وہ موت تیرے غیر کو چھوڑ کر تیری طرف آگئی اور تیرا ارادہ کیا ہے، لہٰذا تو اپنے تقوے کو اختیار کر اور اس کے لیے تیاری کر اور غفلت مت برت وہ تجھ سے غافل ہونے والی نہیں، اور اے ابن آدم! تو جان لے اگر تو نے اپنے نفس سے غفلت برتی اور تو نے تیاری نہیں کی تو تیرے نفس کے لیے تیرا غیر تیاری نہیں کرے گا، اور اللہ سے ملنا ضروری ہے لہٰذا تو اپنے نفس کے لیے عمل اختیار کر اور اپنے نفس کو اپنے غیر کے سپرد نہ کر، والسلام

(ابن عساکر، کنز العمال)

⑤

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا، اللہ کی تعریف اور اس کی ثنا کی، اس کے بعد فرمایا، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ اللہ سے ڈرنا غنیمت ہے، اور عقل مندوں میں سے زیادہ عقلمند وہ آدمی ہے جس نے اپنے نفس سے حساب لیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیا اور اللہ کے نوروں میں سے ایک نورانی قبر کی تاریکی کے لیے حاصل کیا اور چاہیے کہ بندہ اس بات سے ڈرے کہ اللہ اس کو نابینا کر کے اٹھائے، حالانکہ وہ دنیا میں بینا تھا اور حکیم کے لیے جامع کلمات کافی ہیں۔ بہرے کو بہت دور سے پکارا جاتا ہے اور تم جان لو کہ جس کے ساتھ اللہ ہوگا وہ کسی شے سے نہیں ڈرے گا اور جس شخص کا اللہ نگراں ہو اس کے بعد اس کو کیا تمنا رہ گئی۔

(ابن عساکر، کنز العمال)

⑥

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! اللہ سے ان پوشیدہ کاموں میں ڈرو اس لیے کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قسم اس ذات کی کہ نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے ہاتھ میں ہے جب کبھی کسی بندہ نے کوئی عمل چھپ کر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اعلانیہ کی چادر پہنا دے گا۔ اگر بھلا کیا تو بھلائی کی چادر پہنائی گئی اور اگر بُرا کیا تو بُرائی کی چادر پہنائی گئی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَرِيَاشًا اور آپ نے فرمایا وَرِيَاشًا نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ترجمہ : باریک کپڑا ، اور تقویٰ کا لباس
یہ بہتر ہے ، راوی کہتے ہیں یعنی اچھی عادت (ابن جریر ، ابن ابی حاتم ، کنز العمال)

(۷)

عباد بن زاہر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عثمان رضی کو سنا وہ خطبہ دے رہے تھے تو فرمایا میں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں بھی رہا اور حضر میں بھی ، آپ ہمارے مریضوں کی عیادت بھی فرماتے تھے اور ہمارے جنازوں کو بھی پہنچانے کے لیے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ رہ کر جہاد کرتے تھے اور آپ قلیل و کثیر سے ہم لوگوں کی خبرگیری فرماتے تھے اور بے شک کچھ لوگ مجھے آپ کی باتیں بتاتے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے شاید آپ کو کبھی دیکھا بھی نہ ہو ۔ (مسند احمد ، کنز العمال)

(۸)

ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی سے فرزدق کی بیری کے بیٹے اعین نے کہا ، اے کھوسٹ تو بدل گیا ہے ، حضرت عثمان رضی نے پوچھا ، یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا ، اعین ہے ، تو حضرت عثمان رضی نے فرمایا ، بلکہ تو اے غلام ! بدل گیا ہے ۔ راوی کہتے ہیں یہ سن کر لوگ اعین کی طرف لپکے ، راوی نے بیان کیا کہ بنی لیث کے ایک آدمی نے لوگوں کو اس سے روکا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا (ابو یعلیٰ)

(۹)

مالک نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی سے سنا کہ وہ اپنے خطبہ میں کہہ رہے تھے کہ تم چھوٹے کو کسب کرنے کی تکلیف نہ دو ، جب تم اسے کسب کرنے کی تکلیف دو گے تو وہ چوری کرے گا ۔ وہ باندیاں جنہیں کوئی ہنر نہ آتا ہو انہیں کمانے کی تکلیف نہ دو ۔ اگر تم انہیں کمانے کی تکلیف دو گے تو وہ اپنی پیشاب گاہ کے ذریعے کسب کرے گی اور تم معافی اختیار کرو جب تک کہ تمہیں اللہ معاف رکھے اور تم کھانوں میں سے وہ کھانا اختیار کرو جو ان میں سے اچھا ہو ۔

(البیہقی ۔ کنز العمال)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

زید بن صلت سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضؓ سے سنا آپ ممبر پر کہہ رہے تھے اے لوگو! تم اپنے آپ کو میسر سے بچا ؤ۔ نرد (یعنی شطرنج کی قسم کے ایک کھیل) سے۔ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ تم میں کچھ لوگوں کے گھروں میں وہ ہے لہذا جس کسی کے گھر میں ہو اسے جلا دے یا توڑ دے۔ ایک دوسری مرتبہ حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا اور آپ ممبر پر تھے اے لوگو میں نے تم سے نرد کے بارے میں کلام کیا اور میں نے تم کو دیکھا نہیں کہ تم نے اس کو گھروں سے نکال دیا ہو بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑی کے گٹھے کے لیے حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف بھیجوں، جن کے گھروں میں یہ نرد ہے اور ان گھروں کو میں ان لوگوں پر پھونک دوں۔ (البیہقی۔ کنزالعمال)

(۱۱)

حضرت سالم رضؓ سے جو عبدالرحمن بن حمید کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے منیٰ میں نماز پوری پڑھی، اس کے بعد لوگوں میں خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! بے شک سنت تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی، لیکن عام لوگ نئے نئے بکثرت آئے ہیں تو میں نے یہ خوف کیا کہ وہ کہیں اسی کو طریقہ نہ بنالیں (یعنی دو رکعت نماز ہی پڑھنے لگ جائیں۔ (البیہقی، ابن عساکر، کنزالعمال

(۱۲)

قطیبہ بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم کو حجاج بن یوسف نے خطبہ دیا تو اس نے قبر کا تذکرہ کیا اور برابر یہ کہتا رہا کہ وہ تنہائی کا گھر ہے غربت کا گھر ہے۔ یہاں تک کہ خود رویا اور ان لوگوں کو رلایا جو اس کے آس پاس تھے۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے عبدالملک بن مروان سے سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمان رضؓ کے اس خطبہ میں جو انہوں نے ہم کو دیا فرمایا جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو دیکھا یا اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ رو دے۔

(ابن عساکر۔ کنزالعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن مسیب رضؓ نے بیان کیا ہے میں نے حضرت عثمان کو سنا اور وہ ممبر پر خطبہ دے رہے تھے، فرما رہے تھے کہ میں کھجوریں یہود کے ایک خاندان سے خریدا کرتا تھا جن کو بنی قینقاع کہا جاتا ہے۔ پھر میں ان کو نفع کے ساتھ بیچ دیا کرتا تھا جب یہ بات حضورؐ کو معلوم ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا، اے عثمان! جب تو خرید چکے تو کیل سے ناپ لے اور جب تو بیچے تو پھر بھی کیل سے ناپ۔ (مسند احمد)

۱۴

حسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اپنے خطبہ میں کتوں کے مار ڈالنے کا اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے۔

(مسند احمد)

۱۵

بدر بن عثمان اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا نے فرمایا، وہ آخری خطبہ جو حضرت عثمان رضؓ نے ہم کو جماعت میں دیا تھا (یہ ہے) بے شک اللہ عزوجل نے تم کو دنیا محض اس واسطے دی تھی کہ تم اس کے ذریعے آخرت طلب کرو اور تم کو اس لیے نہیں دی تھی کہ تم اس کی طرف مائل ہو جاؤ۔ دنیا فنا ہو جائے گی، اور آخرت باقی رہے گی تم کو فنا ہونے والی چیز اتراہٹ میں نہ ڈال دے اور تم کو باقی رہنے والی چیز سے بے پرواہ نہ کر دے لہذا باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔ دنیا ختم ہونے والی ہے اور بے شک اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ عزوجل سے ڈرو، پس تحقیق کہ اللہ کا تقویٰ اس کے ڈر سے ڈھال ہے اور اس کے نزدیک وسیلہ ہے اللہ کی غیرت سے ڈرو اور اپنی جماعت کو لازم پکڑ لو۔ اور مختلف جماعتیں نہ بن جاؤ۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ سے إِخْوَانًا تک (سورۃ ۳ ع ۱۱) ترجمہ: اور تم پر جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی سو تم خدا تعالیٰ کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے

(مسند احمد۔ تاریخ طبری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیثِ نبویؐ

راوی حضرت عثمانؓ بن عفان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا ثواب

حضرت عثمان غنی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز میں شریک جماعت ہوا سے آدھی رات تک عبادت میں کھڑے رہنے کا ثواب ملا۔ اور جس نے عشاء اور فجر دونوں کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھیں اُسے تمام رات قیام کرنے کا ثواب ملا۔ (ترمذی)

مسجد بنانے کا ثواب :

حضرت عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے اللہ کے لیے مسجد بنائی۔ اللہ تعالےٰ اس کے لیے جنت میں اسی کی شکل ایک مکان بنا دے گا۔ (ترمذی)

سب میں اچھا :

حضرت عثمان بن عفان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں اچھا یا زیادہ فضیلت والا وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سیکھ کر دوسروں کو سکھایا۔

(ترمذی)

روٹی، کپڑا اور مکان :

حضرت عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چیزوں کے علاوہ اور کسی چیز میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لیے ایک گھر، جن اعضائے بدن کا چھپانا ضروری ہے ان کو ڈھانکنے کے لیے کپڑا، بغیر سالن کے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب سے غداری :

حضرت عثمان بن عفان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عرب سے خیانت اور دغا و فریب کیا، وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ اُس کو میری محبت ملے گی۔ (ترمذی)

توحید :

حضرت عثمان بن عفان رضؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس اعتقاد پر وفات پائی کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے قابل نہیں ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

وضو کی صفت اور کمال وضو کا بیان

حضرت عثمان رضؓ کے آزاد کردہ غلام حمران رضؓ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے وضو کا پانی طلب کیا اور (اس طرح) وضو کیا کہ (پہلے) دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلّی اور ناک میں پانی دے کر اس کو صاف کیا پھر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر سر پر مسح کیا پھر داہنے پاؤں کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضورؐ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا تھا اور وضو کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ، جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) اس طرح ادا کرے کہ ان میں اپنے دل سے کوئی بات نہ کرے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

حمران رضؓ کہتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح) وضو کر کے حضرت عثمان رضؓ نے فرمایا" خدا کی قسم میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر کتاب اللہ میں ایک آیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتی تو خدا کی قسم میں اس حدیث کو تم سے بیان نہیں کرتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "جو شخص اچھی طرح وضو کرے (یعنی اعضائے وضو کو خوبی کے ساتھ دھوئے) اور پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ جو اس نماز سے دوسری حصہ نماز تک اس نے کئے ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ عمرؓ وہ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی۔ (ترمذی)

عمرو بن سعید بن العاصؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور فرمایا "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان فرض نماز کے وقت آنے پر اچھی طرح وضو کرے اور پھر خشوع وخضوع کے ساتھ (فرض) نماز کو ادا کرے تو (اس کی یہ نماز) ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جو اس نے نماز سے پہلے کیے ہوں بشرطیکہ وہ گناہ کبیرہ نہ ہوں اور یہ ثواب ہر زمانہ میں قائم رہتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں (ایک روز) ہماری اصل نماز سے (یعنی عصر کی نماز سے) فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ جو مسلمان طہارت حاصل کرے یعنی طہارت کو ان فرائض وارکان کو پورے طور پر بجا لائے جو خداوند تعالیٰ نے اس پر واجب کئے ہیں اور پھر ان پانچوں نمازوں کو (خضوع وخشوع) سے ادا کرے تو یہ نماز ان گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی جو اس نے ان نمازوں کے درمیان کیے ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس وضو کو اس طرح کمال کے ساتھ کریں جیسے کہ خداوند تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے تو یہ پانچوں نمازیں اس کے ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں جو اس نے ان نمازوں کے درمیان کئے ہوں

(ترمذی)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا "جو شخص اس طرح (یعنی کامل طور پر) وضو کرے اور پھر صرف نماز ہی کے ارادہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد کو جائے (یعنی نماز کے سوا اس کی اور کوئی غرض شامل نہ ہو) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "جس شخص نے نماز کے لیے اچھی طرح وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے ارادہ سے (مسجد کو گیا) اور لوگوں یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھی تو خداوند تعالےٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔

(ترمذی)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "پنجگانہ نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان کیے گئے ہوں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو۔

(ترمذی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المؤمنین

حضرت عثمانؓ بن عفان

کے مناقب

صحیح بخاری میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ!
تم پر مصیبتیں آئیں گی

یوسف، ابواسامہ، عثمان بن غیاث، ابوعثمان مہدی، حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کے کسی باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دروازہ کھولو اور اس (آنے والے) کو جنت کی خوشخبری دو میں نے دروازہ کھولا، دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس پر ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف کی اور شکر ادا کیا، پھر ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھلوایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو، اور اس کو بھی جنت کی خوشخبری دو، چنانچہ میں نے دروازہ کھولا، دیکھا تو حضرت عمر تھے۔ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے باخبر کیا۔ اس پر انہوں نے بھی خدا کی تعریف کی، اور شکر ادا کیا، ان کے بعد پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دو، اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ ان معیبتوں پر جو اس آنے والے کو پہنچیں گی، میں نے دروازہ کھول دیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے، میں نے ان کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا دیا۔ اس پر انہوں نے بھی خدا کی تعریف کی، شکر ادا کیا، اس کے بعد کہا اللہ ہی میرا مددگار و ناصر ہے۔

(بخاری)

تمہیں جنت مبارک ہو:

سلیمان، حماد، ایوب، ابوعثمان، حضرت ابوموسیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا، پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اجازت دے دو اور اس کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو، دروازہ کھول کر میں نے دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے پھر ایک اور شخص نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا، اس کو بھی آنے دو، اور اس کو بھی جنت کی خوشخبری دے دو، دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ تھے۔ پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے، اور اس کے بعد فرمایا کہ اس کو آنے کی اجازت دو، اور اس کو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت پر جو اس کو پہنچے گی، دیکھا تو حضرت عثمان بن عفان تھے۔ اور عاصم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے، جہاں پانی تھا، آپ نے اپنے دونوں گھٹنے یا ایک کھول دیئے تھے پھر جب حضرت عثمانؓ آئے، تو آپ نے اُن کو چھپا لیا۔

(بخاری)

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ :

عبیداللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کا درجہ نہیں سمجھتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے تھے، یعنی ان میں باہم کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دیتے تھے۔

(بخاری)

تمہیں شہادت مبارک ہو :

مسدد، یحییٰ، سعید، قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) احد پہاڑ پر جارہے تھے، اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی تھے جب وہ (جوش مسرت)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہلنے لگا، تو آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا، خیال ہے کہ آپ نے اس کو ٹھوکر لگائی، اور فرمایا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیکرِ شرم وحیا

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں اپنی دائیں یا بائیں پنڈلیاں کھولے بیٹھے تھے کہ ابوبکر رضؓ نے حاضری کی اجازت چاہی۔ حضور نے ان کو اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے اور باتیں کیں۔ پھر عمر رضؓ نے اجازت چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے اور ان سے باتیں کیں پھر عثمان رضؓ نے اجازت چاہی، حضورؐ ان کی آواز سن کر فوراً بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے کو درست کر لیا۔ (یعنی رانوں یا پنڈلیوں کو ڈھانک لیا) عثمان رضؓ آئے اور حضورؐ سے باتیں کیں۔ جب سب چلے گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا، کیا بات ہے ابوبکر رضؓ آئے تو حضورؐ نے جنبش نہ کی اور پروا نہ کی۔ پھر عمر رضؓ آئے تو حضورؐ نے حرکت نہ کی اور پروا نہ کی، پھر عثمان رضؓ آئے تو بیٹھ گئے اور کپڑے کو درست کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر عائشہ رضؓ کی چادر اوڑھے لیٹے تھے۔ جب عثمان رضؓ آئے تو حضورؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا "اپنے کپڑے درست کر لو" پھر جب عثمان رضؓ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے تو عائشہ رضؓ نے کہا: یا رسول اللہ، ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ کے آنے سے میں نے آپ کو گھبرایا ہوا نہیں پایا۔ عثمان رضؓ کے آنے پر اس قدر گھبرا گئے۔ حضورؐ نے فرمایا: عثمان رضؓ حیا دار آدمی ہیں۔ مجھ کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں اسی حالت میں بلاؤں تو وہ حیا شرم سے کہیں واپس نہ چلے جائیں اور اپنی ضرورت کو مجھ سے بیان نہ کر سکیں۔ (مسلم)

جنت کی بشارت:

حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ میں تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ اور لکڑی کو کیچڑ اور پانی میں گاڑ رہے تھے (یعنی شغل کے طور پر ا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں ایک آدمی نے باغ کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ حضورؐ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔ حضورؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ عمرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔ حضورؐ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ان مصائب پر جو اس کو پہنچیں گے، جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ عثمانؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور حضورؐ کے ارشاد سے آگاہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے حضورؐ کا ارشاد سن کر کہا۔ اے اللہ مجھ کو صبر عطا فرما اور تو ہی مددگار ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ کا بیان یہ ہے کہ "میں اپنے گھر میں سے وضو کر کے باہر نکلا اور دل میں یہ کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا اور دن بھر رہوں گا۔ چنانچہ میں مسجد میں پہنچا، اور لوگوں سے حضورؐ کو دریافت کیا۔ لوگوں نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا حضورؐ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ میں پوچھتا ہوا حضورؐ کے نشاناتِ قدم پر روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ آپ ادیس نامی کنویں پر پہنچ گئے۔ میں کنویں (یا باغ) کے دروازہ پر جو کھجور کی شاخوں کا تھا بیٹھ گیا۔ حضورؐ نے حاجت سے فراغت کی اور پھر وضو فرمایا۔ میں دروازہ سے اُٹھا اور حضورؐ کے پاس پہنچا تو آپ چاہ ادیس کی من پر کنویں میں پاؤں لٹکائے تشریف فرما ہیں اور تہہ بند کو پنڈلیوں سے اوپر چڑھا لیا ہے یعنی پنڈلیوں کو کھول رکھا ہے۔ میں نے حضورؐ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں کہا آج میں حضورؐ کی دربانی کروں گا۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے انہوں نے کہا۔ ابوبکرؓ۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرو۔ اس کے بعد میں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ابوبکرؓ، حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو، میں نے واپس آ کر ابوبکرؓ سے کہا اندر آ جاؤ، حضورؐ تم کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ ابوبکرؓ اندر آ گئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور کے داہنی جانب (کنویں کی من پر) بیٹھ گئے۔ اپنے دونوں پاؤں کو کنویں میں لٹکا لیا، جس طرح حضورؐ لٹکائے تشریف فرما تھے اور تہہ بند کو اوپر چڑھا کر اپنی پنڈلیوں کو کھول دیا۔ میں پھر دروازہ پر جا بیٹھا۔ میں جب گھر سے چلا تھا تو اپنے بھائی کو وضو کرتے چھوڑ آیا تھا جو میرے پیچھے آنے والے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا، اگر خدا نے فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا تو وہ اس کو بھی یہاں لے آئے گا۔ معاً ایک شخص نے دروازہ کو دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ انھوں نے کہا عمرؓ بن خطاب۔ میں نے کہا ذرا ٹھہرو۔ یہ کہہ کر میں حضورؐ کے پاس گیا۔ سلام کیا اور پھر کہا عمرؓ حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت سنا دو۔ میں عمرؓ کے پاس آیا اور آنے کی اجازت دی اور کہا، حضورؐ تم کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ عمرؓ کنویں پر پہنچے اور حضور کے بائیں جانب کنویں کی من پر پاؤں کنویں کے اندر لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں واپس آیا اور پھر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں کہا: اگر خدا نے فلاں شخص (یعنی میرے بھائی) کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے تو خدا اس کو یہاں لے آئے گا۔ معاً دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں نے پوچھا: کون ہے انھوں نے کہا: عثمان بن عفان۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہرو۔ یہ کہہ کر میں حضور کے پاس گیا اور کہا عثمانؓ اجازت چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت دے دو اور ان مصیبتوں میں جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے واپس آکر کہا۔ اندر آجائیے حضورؐ نے آپ کو ان مصائب پر جن میں آپ مبتلا ہوں گے جنت کی بشارت دی ہے عثمانؓ اندر پہنچے اور دیکھا کہ من پر جگہ نہیں ہے تو وہ سامنے کے رخ پر بیٹھ گئے۔

اس حدیث کے راوی سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ تینوں حضرات کی قبریں ایک جگہ ہوں گی۔ (یعنی حضرت عثمانؓ ان کے ساتھ نہ ہوں گے۔ (مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید:

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیر کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا: ٹھہر جا۔ تجھ پہ نبی صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ (مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعائیں

جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے عزیز از جان صحابی کو

دیں اور اُن سے اظہارِ خوشنودی

فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعائے رحمت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے کہ انہوں نے اپنی بیٹی سے میرا نکاح کیا۔ اور مجھے ہجرت میں اپنی اونٹنی پر اسوار کر کے لے گئے اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کیا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں۔ اگرچہ کڑوا ہو (لوگوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو) حق نے ان کو اس حال میں کر دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ عثمانؓ پر رحم کرے ان سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں اللہ علیؓ پر رحم کرے۔ اے اللہ! تو حق کو ان کے ساتھ کر دے جدھر وہ گھومیں حق بھی ادھر ہی گھوم جائے۔ (ترمذی)

عثمان شہید :

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حراء پہاڑ پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ رونق افروز تھے اتنے میں پہاڑ ہلنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا ٹھہر جا۔ کیونکہ تجھ پر نبی صدیق یا شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ (ترمذی)

دو شہید :

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد (پہاڑ) پر چڑھے اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی چڑھے۔ پہاڑ ان سب کے ساتھ ہلنے لگا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ احد ٹھہر جا۔ ہل مت۔ کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفیقِ جنت :

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی)

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ :

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات تھے اس وقت ہم کہا کرتے تھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ۔ (ترمذی)

جو عثمان کا دشمن، اللہ اس کا دشمن :

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک جنازہ لایا گیا۔ اس لیے کہ آپ اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں۔ مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو (اس طرح) کسی جنازے کی نماز چھوڑتے نہیں دیکھا (اس کی کیا وجہ کہ آپ نے اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی ؟)، آپ نے فرمایا یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے اس سے بغض رکھا۔ (ترمذی)

میرے یار کو جنّت کی بشارت دے دو :

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ حضورؐ انصار کے ایک گھنے باغ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنی حاجت پوری کی۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ ابوموسیٰ دروازے پر کھڑے رہو۔ میرے پاس کوئی بغیر اجازت نہ آنے پائے۔ اس کے بعد ایک شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے۔ کہا میں ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! یہ حضرت ابوبکر ہیں۔ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ان کو آنے دو۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو بہشت کی خوشخبری دے دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے۔ اس کے بعد دوسرے شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا۔ میں عمرؓ ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! یہ عمرؓ ہیں۔ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے یئے بھی دروازہ کھول دو۔ اور ان کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ حسب الارشاد میں نے دروازہ کھولا اور وہ اندر آئے تو میں نے جنت کی بشارت دی۔ اس کے بعد ایک شخص اور آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں عثمانؓ ہوں۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہؐ! حضرت عثمانؓ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ ان کے یئے بھی دروازہ کھول دو۔ اور جنت کی بشارت دو ایک مصیبت پر جس کا یہ شکار ہوں گے۔ (ترمذی)

عثمانؓ، دس جنتیوں میں سے ایک :

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ جنت میں، عمرؓ جنت میں، عثمان رضؓ جنت میں۔ علیؓ جنت میں، طلحہؓ جنت میں، زبیرؓ جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ جنت میں، سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں، سعید بن زیدؓ جنت میں اور عبیدہ بن جراحؓ جنت میں۔

(ترمذی)

عثمانؓ! جنت میں :

عبدالرحمان رضؓ کے والد حمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید نے ایک جماعت میں مجھ سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دس آدمی جنت میں ہیں۔ ابوبکرؓ، جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں اور علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمانؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہیں۔ حمید راوی کہتے ہیں کہ سعید بن زید نو شخصوں کے نام گنا کر خاموش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں کا نام نہیں لیا۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ ابوالاعور (یعنی سعید بن زید) ہم تمہیں اللہ کی قسم دیتے ہیں (بتاؤ) دسواں کون ہے؟ (حضرت سعید بن زید رضؓ نے) فرمایا۔ تم نے مجھے اللہ کی قسم دی ہے (تو سُن لو کہ) ابو الاعور بھی جنت میں ہے (یعنی دسواں میں ہوں) ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہے۔

(ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیم مسلمان قاضیوں کا بے لاگ عدل

اور

حکمرانوں کے خلاف فیصلے

مصنف

سید عبدالصبور طارق

عہدِ ماضی کے ۲۴ جلیل القدر مسلمان قاضیوں
کے بے لاگ عدل اور
حکمرانوں کے خلاف دلیرانہ فیصلے

اس کتاب کا مطالعہ ہمارے عدلیہ کے جج صاحبان
اور وکلاء صاحبان کے لیے ضروری ہو گا۔

قیمت ۲۵ روپے

حرا پبلی کیشنز۔ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19576

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ امریکی سامراج کی قیادت میں نئی صلیبی سازشوں کی مفصل کہانی

☆ اسلامی احیاء کو روکنے کے لئے یہودی منصوبوں کی چشم کشا تفصیلات

☆ عالم اسلام کے حکمرانوں کے عاقبت نااندیشانہ رویوں کی روداد

اور

☆ صلیبی عزائم کے خاتمے اور احیائے اسلام کے لئے امت مسلمہ کے اندر فروغ پذیر رجحانات اور امکانات کا مفصل تذکرہ

"ہلال و صلیب کا نیا معرکہ"

ممتاز اہل قلم شفیق الاسلام فاروقی کے قلم سے

مرتبہ: ملک عباس اختر اعوان

آج ہی اپنا آرڈر بک کرا لیجئے!

297.64 م 526 ا
19574-EU-64

حرا پبلی
۲ / ۱۴ ار فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور